

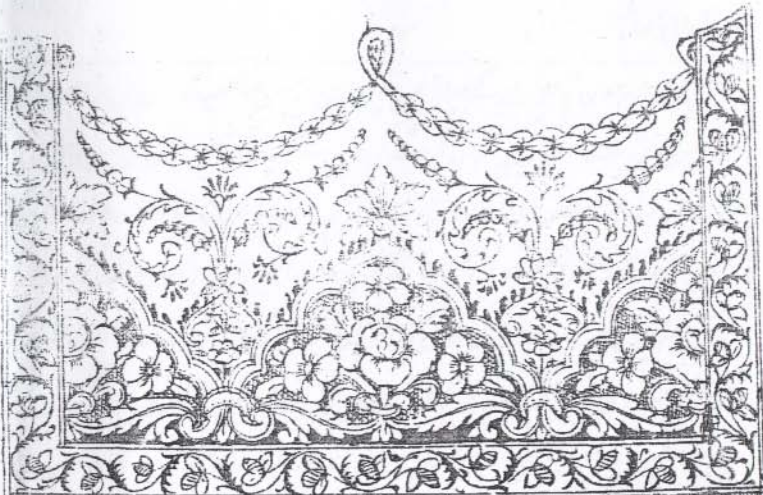
اَوْعِي كَ فِضَائِي بِتِلْكَ الْيَقِينِ
بِشَرِّهِ الْإِنِّ فَسُوقِي لِي

الْحَمْدُ لِلَّهِ فَضْلُ كِتَابِهِمُ الثَّالِثُ طَعْنٌ فِي ضَلَالِ رُذُوفِ قَوْمِ الْمَشْرِقِ



طَبْعُ بَيْتَانِ كَثِيرٍ بِتَرْجُمَةِ تَرْجُمَةِ تَرْجُمَةِ
طَبْعُ بَيْتَانِ كَثِيرٍ بِتَرْجُمَةِ تَرْجُمَةِ تَرْجُمَةِ

وَعَاثِمَانِ قُلُوبَ الْبَحْبُوحِ لَنَا وَلَا
وَعَاثِمَانِ قُلُوبَ الْبَحْبُوحِ لَنَا وَلَا



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ۚ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلَكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۚ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۚ رَبَّنَا افْخُ بِلَيْسِنَا وَبَلِّغْ قَوْمَنَا يَا أَحْيَىٰ وَأَنْتَ خَيْرُ الْفَاتِحِينَ ۚ وَمَنْ يُبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ۚ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۚ

حضرت الباقیہ فیہ حفظہ اللہ شریف علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اس زمانہ پر آشوب و فساد میں ہر طرف جہل کا چرچا ہے قہر دان علم و دین غنقا ہے ایک عالم آدم میں اسیر ہے ہر عالم بزم غم و فاضل بے نظیر ہے کبر و نخوت کی گرم بازاری ہے تیس کشمی ہر کس و ناکس کی زبان پر جلدی ہے زمانہ قہر و غم و فاضل و یس و کل فی حق جہول فان اجیتہ فیہ ارتقا عام ہو گا تو جہاں میں با حق و حق جہنہ دو چار کتابیں اردو فارسی کی دیکھ لیکن علامہ دوران ہے او کو کتاب و عطا کہ کتابی لگایا تو اس جیسا فاضل چہر کہاں ہے لگدا چون یافت روزی خوش را و اند سلیمانے براسی سور سنگ آسیا تخت روان باشد جو عربی فارسی کتابوں کا ترجمہ کر دے گو سو جگہ غلطی کرے نگاہ عوام میں ملک العلماء بلکہ علم و سکا خانہ ناد ہے اور جسے حدیث کی سند حاصل کر لی یا نور الانوار اور توضیح تلویح پڑھ لی اگرچہ فہم معنی کی استعداد و اہلیت نہ ہو بہت ہی وقت و ابواب حق ہستاد ہے کچھ لوگ

فرمایا رسولی نہ برسوں پہر لوگوں کے خیال میں آیا مولوی امیر حسن صاحب کو نانوتوی صاحب کی تحریر
اورادہ کی تقریر سے مطلع کیجئے جبکہ ٹوٹنے کی خبر سن کے کیا کہتے ہیں اونکی ہی سن لیجیے اونکی
فرزند دلبند نے بہت غصہ فرمایا آخر صاحبزادے سے تھک چکے نہ بنایا سایہ پرزدہ اچھا طاق آت
کہ رو بہا مبارزان بقبال قسمت باز و جہل می ننگند پنجہ باز آئینہیں چکل مولوی عبدالحی صاحب کا
مسلم اختیار کیا مجبور ہوئے اپنی مخالفت کا دامن لیا انکار ثالثت و اقرار فضیلت آنحضرت صلی علیہ
والک وسلم پر مہر کر دی چہ خاتم النبیین دیگر طبقات میں قرار دیے اسی بر قیامت کی اونکو دالہ زکوا
مولوی امیر حسن صاحب نے ہی اسے مسلم کہنا نانوتوی صاحب کے حقیق بہت کلمات سخت لکھے
مگر صاحبزادے پر کچھ اعتراض نکھیا احمد نذر عہد سالہ سہل طور پر ملی ہوئی اب صرف غیر انسانی
نبوت اور شرکت فی الخالق میں گفتگو رہی امر اول بر خلاف مذہب جمہور اہل سنت ہی اور عقیدہ
ناشیہ خمر باری کا مہر غضب الہی کی علامت ہے كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهٍ لَا يَسْمَعُ
يَقُولُونَ اَلَا كَذِبًا نَكَدَ السَّمَوَاتُ تَفْطَرُنَ مِنْهُ وَتَشَقُّ اَلْاَرْضُ وَخَرَّ السَّجَدُ
هَذَا اگرچہ مولوی نانوتوی صاحب کو کسی بات پر ثبات و قرار نہیں کہیں لکھتے ہیں یہ عقیدہ یہ بھی
کہتے ہیں مجبور اصرار نہیں کرتا ہے تحریر شریف کو بدریاج و بیستان ٹھراتے ہیں تبر و زانی کلام کو ایک
نعرے سے فرماتے ہیں لیکن جو جاہل نانوتوی صاحب پر ایمان لائے کب باقی میں اب بھی عصمت پر
اصرار و شتم علما و دیندار سعادت جاتی ہیں سے زفیض بہرہ نیا بدضمیر کج طبعان کجا مبارکند
سبز شاخ آہورا اس بخت تازہ کا مثلاً اور آتش فتنہ کا بھنا ناضر و زلما چہ سطور اجمال بکوئی تفصیل
میں لکھنا منظور تبیہ اجمال بالماہ الباسط المتعال اس سال کا نام ہے اور ہی سکی
آرٹ آغاز و انجام ہی و انسول بن امدان یوفیقی لانا تمام نہ قریب مجب و ما توفیقی اے باللہ
علیہ توکل و الیہ ائینب قبل از شروع مطلب نظرین رسالہ کی خدمت میں دو التماس ہیں
اول جس روز سے نانوتوی صاحب فی شہار مطبوعہ مساجد میں آویزان کرایا جسی اونکو اتباع
اور برخواستہ ہوں تو بوناہ مشہور کیا آواز دکر او سکانشاء اللہ غرض آویگا اس جانب سبھی طرح کی
نزع و حبث نہونی مگر نانوتوی صاحب نے اس کے بعد رسالہ حاجی قاسم صاحب چہاپ کر پھر اسی
عقیدہ کو شہرت دی تہہ ملین ہی اونکی تحریرات اور عقیدہ کی کیفیت ظاہر نہ ضرور ہونی اور چونکہ سال کا

سوا چند لائل مردودہ کے بحث علمی سے خالی اور خیالات فاسدہ اور دام باطلہ اور تمہیدات فی سواد پاور
تشکیلات سبیل سببی مبینی کے انداز تفصیلی اور سکا ضرور نہیں صرف نتیجہ حاصل سے تعرض کافی اور تحریر
نانو نوی صاحب ہی جاری رد و حق کی محتاج نہیں ایک تحریر دوسری کے درمیان کفایت کرنی ہر قوم
اس فرقہ کے مصنفین خصوصاً مولفین تنویر الضرار و مشاطرہ احمدیہ اور نصر المومنین سے کہتی بات اس
تکثیر و تومین اس جانب کہ فقلا و علما کے نسبت و تمنا کر گئی اور رسالہ فاسمیہ میں بھی کہ مولوی محمد حسن صاحب
ذاتی مطلع میں چھاپا اور مشہور کیا ہے ہم لوگوں پر بہت زیادتی اور شرت کی ہے تو ان صاحبوں کو مقابلہ
ہمیں بھی ان باتوں کی گنجائش تھی لیکن ہم نے اکثر جگہ اذ فح یا لیتی تھی احسن پر نظر رکھی اور ان کے
خرافات سے چشم پوشی کی ۵ ولقد ارم علی اللہیم یسینی فضیلت شہ قت لا ینینی اور بعض مقام پر
جواب ترکی تیر کی مناسب تھا وہ ان کے یہ کہ قعا قبی یا عیشل ہا عو قیہم وہ پر عمل کیا اور کلمات
کوئی الزام میر قائم نہیں ہو سکتا کہ ہر بات اور طرف سے ہے والا ثم علی البادی ۵ الا کلین علی
تفصل فوق جبل الجالینا یا ذوالاشرع فی المقصود متوکل علی ربہ الخیر الذی دواہ و انہ خیر منہم فی جسر عبودہ

واضح ہو کہ

رسالہ ناظرہ احمدیہ طبعہ مشعلہ طور کا پتھر کے صفحہ ۳۹ میں لکھا ہے چہ شخص مثل حضرت آدم اور ایسی ہی
مثل حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ اور جناب رسالت تاب علی نبینا وعلیہم الصلوٰۃ والسلام
موجود و متحقق ہیں اور صفحہ ۳۸ میں نانو نوی صاحب کی طرف نسبت کیا ہے کہ ان کی نزدیک ہی معتقد ظاہر شد
سلمہ صحیح الاحقاد ہے اور تکفیر اور سکا کافر اور بی ایمان مولوی احمد حسن صاحب اور مولوی امیر محمد صاحب
حال تو سب جانتے ہیں کہ وہ چہ مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہ طلبقات زمین میں موجود
و متحقق ہاتھ ہیں میں برس ہو گئے کہ رسالہ تراویہ ایک شاگرد کے نام سے تالیف کیا اور وقت سے علماء و دینی
اس عصیہ فاسدہ پر تشنیع لمیغ کی تحریر و تقریر الزام دیا نانو نوی صاحب کی بھی خوش فہمی اور استعداد علوم
مذہبی مسائل میں مسابقت امر دین میں درانت کسی عقیدہ پر قائم نہ رہا ہر ایک سوا سکے موافق غرضی کہینا
اور اسی طرح کے حالات اور کئی تالیفات و مقالات سے خواص کو معلوم تھی لیکن یہ کبھی نہ متانتا کہ ذات شریف
امثال کے بھی قائل اور مولوی احمد حسن صاحب کے تقلیدین ہیں داخل میں لغت ناقیل ۵ درجہ گفتن خطابی
جاہلان پوز شد و تیر کچ چون ارکان ہر دن و دھڑا سو اسٹوڈنڈ اندر لیکہ تحریر سفارہ نانو نوی صاحب

میں برا جانتا ہوں اور جس مضمون پر مہر کی ہر اسکی تفصیل مجھ کو یاد نہیں مگر غالباً مہر سے
یہی مطلب سمجھ کر مہر کی سب سے قطع کتبہ محمد حسن الصدیقی مصدقہ علیہ السلام بسا ائینہ جواب ظاہر ہو گا کہ فتویٰ
صاحب نہ کرنے سے صحت انکار کر سکے اور بخوبی شورش عوام اور مواخذہ خواص اور اراکین ہر سبب

نہ سمجھ لہذا نیا طرز اختیار کیا مہر کا اقرار اور امثال سے بظاہر انکار کیا مضمون کے نسبت لکھا اسکی تفصیل
مجھ کو یاد نہیں مگر غالباً مہر سے یہی مطلب سمجھ کر مہر کی ہر وہ کیا عمدہ سمجھ ہے قائلین بالامثال
کی تحریر سے انکار مماثلت سمجھنا حضرت ہی کا کام ہے سچ تو یہ ہے جسے عقیدہ بھی یاد نہ رہے اسکی تقدس اور
بزرگی میں کیا کلام ہے ع برین عقل و دانش بیاید گریست + اور جو در حقیقت وہ مضمون اس تحریر
سے مطابق ہوتا تو مؤلف رسالہ مناظرہ احمدیہ او نہیں جماعت مولوی عبدالحی صاحب میں جنکا اس
جواب میں تتبع ہی شمار کرتا یہ مسلک حضرت کا قرار نہ دیتا اس کے طرز تحریر علی الاعلان گواہی دیتا ہے
کہ اصل عقیدہ حضرت کا تحقق امثال ہی سوال دیکھ کر گہرا لئے کچھ بن نہ پڑا تو مولوی عبدالحی صاحب کا
واحد پکا اسی لہجہ الفاظ مؤلف رسالہ نے نسبت کی رعایت اور انکی محو نظر ہی تا اس تحریر کی اس مضمون سے
جس پر مہر کی ہی تطبیق ہو سکے متفق ظاہر حدیث کو صحیح الاعتقاد لکھتی ہیں گو معنی میں تصرف کرتی ہیں
اور مگر معنی مولوی عالم علیہ صاحب کو برا لکھنا تا کافر اور بی ایمان کہنے کی گنجائش رہے بیان انصافیت
حضرت رسالت میں وہ طریق اختیار کیا جس میں مثل متنازع فیہ کا انکار لازم نہ آوے کہ یہ فضیلت ہر فرد
حتی کہ نافوتوی صاحب کے لیے بھی ثابت ہو غایت مافی الباب یہ کہ جناب نبوت سب آدمیوں سے اکرم
اور افضل اولاد آدم ہیں یہ پہر ہر اظہار انکار اور پردہ اقرار دیکھ کر دوسرے سوال بھی گیا اور جس مضمون کو
نافوتوی صاحب نے گول کیا تھا اسکی تصریح اور مخلوقات دیگر طبقات کی تفصیل چاہی تے
عقیدہ کفر و کجی اطلاع کر دی نافوتوی صاحب سمجھ فقرہ نہ چلا اور مولوی عبدالحی صاحب کی اس کے
بھی کام نہ نکلا ع اسی داعی سے تاکہ شذائین را می ہم سقط اب بھی اعتراض سے رٹائی نہیں جی ش
کاسہ میں موجود ہی نیا عقیدہ ہی محض مردود ہی کہ جس فتویٰ کا اس جواب میں تتبع کیا ہی او سمین بجا کہ اگر
تعلیمی و تبلیغی امور کوئی طبقہ دفرخ کے بھوکوں اور کوئی گندہ کپ کے پتھرین اور ایک ہواون اور سالون
باتفاق ہر دو کتاب شیطان اور اسکی لشکر دن کا قرار دیا ہے ان جنبا خمس سبب میں نبی اور خاتم النبیین
ہو سکے اگر کچھ بھی خون خدا اور روز جزا ہوتا تو بد کرتے کیا کریں تو فیق نصیب نہ ہوئی اور عوام کی با اعتقاد

گوارا نفرمانی کا لینا فون کو مہ لائیٹر سے ذہول اور حضرت انس علی الحدیث عمل مہوا وہ دیا
 اسی کو کہتے ہیں ویدار ایسی ہی ہوتے ہیں ۵ ہزار ان آفرین ہرست مردانہ انگس کہ عار و نبوی را
 بدتر از نار سقر و اند لطف یہ ہے کہ دو سر مضمون منہج سوال ثانی کا بھی جو اندازہ تصدیق اس امر کی نفرمانی کہ نبی
 مولوی اجیر حسن صاحب کی استغفار پر فقط مہر کی تھی کیچہ عبارت بھی لکھی اور اہمیں فضیلت حضرت رسالت
 صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار اور مخالفت کا انکار کیا تھا صرف تعدد خاتم النبیین پر حسب طبقات زمین اقصاء
 عقدہ گنجل جانا گوارا سنوایہ اغراض اور جواب سے اعراض بھی ایک عمدہ قرینہ ہے کہ حضرت فی حقیقت
 تعدد امثال پر مہر کی تھی ورنہ اس امر کی تصریح سے کون مانع تھا تصریح کسکی اور جواب کی سارہ گول لفظ
 ہی جن کی توضیح چاہی تھی اور اعتقاد امثال پر دال تو سوا اقرار مہر تحریر مطبوعہ سے کم کر دے خوب چھٹی پائی
 دوسری چال چلے معتقدین فرمایا ہم سوال چپا کر اور شہرہ دنا کو بھیجتے ہیں دیکھو وہانکے علماء کیا لکھتے
 ہیں تا وہ بیچارے انتظار میں ہیں جماعت نہ ٹوٹے + امامت نہ چوٹی ایک عرصہ دراز کیا انتظارا شد
 سن الموت کا صدمہ اٹھایا مگر مقتدیوں کو کوئی پرچہ سوا تحریر اودن حضرات کی جو امام کے مقتل میں نظر
 نہ آیا اور اکثر جگہ سے جواب خلافت مراد پایا کہ امام نے مقتدیوں کو نہ دکھایا و تعدد در سن قال ۵ عجوز
 تمننت ان تصیر فقیہ + وقد میں الجنبان واحد و ب النظر + فجارت الی العطار بر ما شریہ + ولن یصلح العطار
 ما افسد لہ ہر آب ایک جواب اپنی رشتہ دار مولوی محمد قاسم صاحب صدیقی نانوتوی لکھو اگر چہ پاپا چوہدری
 برعایت رشتہ داری زبانی نانوتوی صاحب کی حمایت میں بیفائدہ کمال جانفشانی اور عرق ریزی کی ہے
 اور ایک بڑی لبنی تقریر بے سرو پا سدائتمیدات و تمثیلات پر شمل لکھی ہے متعلق مسئلہ کے وہی دو چار باتیں
 جو مناظرہ احمدیہ اور تحریر مولوی عبدالحی صاحب میں موجود ہیں اور جن کا رد سوچا ہی باقی کچھ خیالی ہو سکے
 کچھ باتیں خارج از بحث جن سے تمام کلام مجذوب کی بڑھ ہو گیا ہے خواجہ جانے اس خط و خلط سے کیا فائدہ
 خزانکہ طعنہ زند خلق و خدا اطفال + ایک صاحب جو حاجی قاسم صاحب کے انداز تحریر سے واقف ہیں
 یہ را می دیتی ہیں کہ حاجی صاحب کو مناظرہ میں اصلاً دخل نہیں سئل و عرض میں فرقی نہیں کرتے
 اسقدر نہیں جانتی کون بابت خصم پر حجت ہوتی ہے کون نوعی ٹھٹھرتی ہے مناظرہ کیا ہے نقص منع کسی کہتے ہیں
 کس طریق سے دعویٰ ثابت کرتے ہیں جواب کس طرح دیتی ہیں یا سہمہ مہوٹوں اور رشتہ داروں کے
 او نہیں اڑایا ہے علم و فضل و زہد و روح میں ہمیشہ شہر ایا ہے اور جو کہ حاجی صاحب مولوی اسماعیل صاحب مولوی

بالجملہ ان اسباب سے حاجی صاحب زرعہ خود مرجع انام بن بنیے اب تو ہر بات میں خل و دروغ و لات ضرور ہوا تو
یہ انداز اختیار کیا کہ جو بات کہیں اور سے خلط ملط کر کے خارج از بحث تقریروں سے ایسا اور بجا دیکھتا
عوام متقدمین اور سکے بچہ سے عاری ہو کر یہ اعتقاد کریں کہ حاجی صاحب فی ثریا نازک و باریک بات
لکھی ہے جس سے جاری عقل اور اک نہیں کر سکتی اور یہ خاصہ کل اس فرقہ کا ہے کہ تمام بہت اپنے گروہ کی
عوام میں صرف کرتے ہیں اس سے کچھ کام نہیں کہ خواص بھی کہیں گے اس تحریر میں اس قدر تپا تو چلتا ہے
کہ حاجی صاحب فی اثر ابن عباسؓ کو ماننا بلقاات زیرین میں انبیاء و خاتم موجود جاننا مقتضای محبت
سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اس سے انکار خلاف طریقہ محبت سید ابراہیم قرار دیا ہے کہ عظمت اور
بڑائی حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اس سے زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور نہ اس سے شان سرور
انفس جان العیاذ باللہ گھٹ جاتی ہے جو جو تقریر واسطے اثبات اس مطلب کے بنائی ہے بحیثیہ تقویۃ الایمان
وارد ہو کر سارا فقرہ کاو خورد کردیتی ہے شاد م کہ از قیابان دامن کشان گذشتی و گوشت
خاک ماہم برباد رفتہ باشد مؤلف تقویۃ الایمان نے جبکو مشرک قرار دیا اور نہیں خوب موقع مانتہ آیا کہ
جس طرح صرف سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خانم ماننا عظمت جناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
نقصان اور چہ خاتم اور مان کر اگوسب سے افضل جاننا جناب کے علو شان کا موجب ہے گویا پہلی صورت میں
صرف بادشاہ اور دوسری تقدیر پر بادشاہوں کا بادشاہ ٹھرایا اس طرح جو انبیاء و اولیاء سے علم قدرت
مسلوب سمجھتا ہے خدا کی عظمت گھٹاتا ہے کہ اوسے صرف علیم و قدیر ماننا ہی اور جو انکو لیے علم و قدرت ثابت کرنا ہے
جناب احدیت کی کمال عظمت پر ایمان لاتا ہے کہ اوسے ایسی قادرون اور علم والوں کا پیدا کرنا اور انہیں
علم و قدرت بخشی والا جانتا ہے بلکہ بت پرست اسی تقریر سے اعلا مہلہ عرض کر سکتے ہیں کہ وہ مجبور مطلق کو
اپنی خداؤں کا مالک اور خدا جانتے ہیں بنی قضاہم ہم مصر اور قرقر من المطر و وقف تحت المیزاب کا مضمون
بیان صادق آتا ہے یہی بات بنانی میں سارا گہ بگڑ جاتا ہے وادہ حضرت کیا عمدہ مائید فرمائی یہ تقریر تو زیہ و بجا
کو بھی نہ بنائی مخصوص بات والا صفات ہی سچ ہے بڑوں کی بڑی بات ہی نہیں تحریر سے کچھ تو
معلوم ہوا حضرت کی دوسری تحریرات و تالیفات سے تو اس قدر تپا بھی نہیں چلتا جماعت ثانیہ کے اہلین
جو تحریر حاجی صاحب کی ہے اوس سے یہ نہیں کہتا کہ آپ کے نزدیک جماعت ثانیہ کردہ تحریر ہی ہایت نہیں
یا محض نا جانہر طرف دڑتے ہیں کہ کسی بات کو مدلل کرتے ہیں کہیں اوسے چھوڑتے ہیں اور سارا تقریر پر لپکتا

دلپذیر کے معتدا کی تو خبر اپنے مانتہ ہی نہ آئی ہر چند سافت طویل قطع کی ہر طرف ڈھونڈنا کمین شانی
آخر مبنیہ ہی ناقص چھپوا دیا اور اب تک ناقص ہی ہی فقط یہ تقریر اہل صاحب کی اس تحریر کے بکینوسے
کہ جواب سوال زید لکھی تہایت ٹھیک معلوم ہوتی ہی اگر انھوں نے اس تحریر کی تفصیل بیان کیجاوے
ایک کتاب تیار ہو مگر بقیہ کون وقت ضائع کرے اس جگہ بھی کافی ہے کہ زید جسکی حمایت میں جامی صاحب
نے یہ مصیبت اٹھائی اونکی تاویلات و توضیحات قبول نہیں کرتا بالذات اور بالعرض کے قصہ کو
نہیں مانتا یہ توجیہ توجیہ القول بالایضی بہ قائلہ ہی بلکہ اس بناوٹ کو تصریح بکاڑتا ہی لفظ خاتم معنی
خاتم الہادین اور سوال مطبوع میں فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دیگر خواتم پر جو مباحثات
قرار دیتا ہی جامی صاحب زید ہی کے کواحق بہکاتے ہیں ایک بلا میں مبتلا ہی دوسرے کھڑے تعلیم فرماتے
ہیں ہر مبتدی کی کم استعداد جانتا ہی کہ متصف بالعرض حقیقہ و فی الواقع لا متصف ہو تا ہی تو نبوت اور انبیاء
جامی صاحب کی طور پر برائی نام ہے جب طرح بقول جامی صاحب اونکا اسلام ہی کیوں نہو وہ شاہد
ختم نبوت کی معنی خوب سمجھو سو خاتم بالذات کی سب کی پیغمبر ہی منکر ہو بیٹھے یہ تائید زید یا دوسرے سرپرست
ڈھونڈنا ہی سچ ہے نادان دوست ہی بہتر دشمن دانا ہے سع دوستی بخیر خود دشمنی ست اس طرح جواب
مولوی عبدالحی صاحب زید کی کچھ بھی مفید نہیں کہ وہ خاتم اضافی حقیقی کا فرق نہیں ٹھہراتا نہ باعتبار
تناہی سلسلہ ہر زمین میں خاتم ہوتا ثابت کرتا ہی یہ جواب نہ زید کی مفید نہ فی نفسہ صحیح اور استفہامی سوت
وغیرہ زید فی خود نقل نہ کیے ظاہر انافش کے لئو دو چار شہروں کے نام لکھ دیو اگر بقول اوسکے حاصل
اونکا بھی ہی ہے تو عدم افادہ میں ہی حال اونکا ہی شاید دیوبندیوں نے اجٹہ و شیاطین میں پیروی
ثابت جانکر حمایت زید میں کچھ لکھا ہو تو بعد نہیں مگر و نا نکاہر سہ اور وہ لوگ نانو تو یوں ہی ایک تعلق
خاص رکھتے ہیں جن کے سبب یہ عقیدہ عالم میں پھیلے اب سوال مطبوع اور وکی

خوبیان ملاحظہ کیجئے

استفتاء کیا فرماتے ہیں علمائے دین اسباب میں کہ زید نے بتبع ایک عالم کے جسکی تصدیق
ایک مفتی مسلمین نے بھی کی تھی دربارہ قول ابن عباس رضی اللہ عنہ جو در منشور وغیرہ میں ہے
ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کا ذکر و نوح کنو حکم و ابراہیم کا براہمکم و موسیٰ کو سیکم علیہ
کعیسکم و نبی کنسکم کے یہ عبارت تحریر کی کہ میرا عقیدہ یہ ہی کہ حدیث مذکور صحیح اور معتبر ہی اور زمین مطبوع

تقریر خداوندی
ساتھ حسین بن علی
میں ایک آدم
تو آدم کو
اور ایک نوح
نوح کو
اور ایک ابراہیم
ابراہیم کو
اور ایک موسیٰ
موسیٰ کو
اور ایک
اور ایک
اور ایک

۴۰۰ عیسوی جامع مسجد شہر ربی میں حاضرین کو دکھایا سچا جواب سوا الکر کافی مجتہدین

محکم دلائل سے مزین

چونکہ نبی بکثیر انسان کے اور کوئی نہیں ہوتا اور باقی طبقات کی مخلوق جنس بشر نہیں ہوا ان میں انبیاء کے ہونے کی باتیں کا ہونا مراد ہی اور خاتم سوغرض خاتم الہادین پس جو کوئی خاتم انبیاء حقیقی سوا ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دوسری کو جانے وہ بیشک خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہے فقط کتبہ محمد حسن العدیقی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہر چند اس عبارت میں جواب سابق کے مفاد کو صحیح کھڑا کیا ہے لیکن دین گوئی پکائی کہ ہم نبی کی مراد ہی اور خاتم سوغرض خاتم الہادین ارادہ فرمایا ہے سبحان العجب تاویل کے عرش معلیٰ سے مراد رو ذیل ہی سب کوئی حضرت کی پوشیدہ کہ آپ فی لفظ نبی کنیکم سے استدلال کر کے انبیاء اور خاتم الہادین ہر جواب سوال رحمت حسین خان صاحب لکھا تو جب جبریل علیہ السلام وحی ساتویں زمین تک لائی تو کسی نبی کی سیطرہ لاتی ہو گئے آیا ان تحریرات میں نبی اور خاتم الہادین ہی مراد تھی اور نبی و خاتم وحی ہی آتی ہے اور کیا وجہ شبہ ختم ہدایت اور مشبہ بجناب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باعتبار وصف خاتم الہادین ہیں اس تقدیر پر کیا کہ کرام اور علماء و مشائخ عظام نبی نہ تھے اور امام مہدی کا خطبہ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہو چکا یہ دوسری قیامت ہی صورت پر ہو گیا حشر پر یا ہوا وادہ ری تاویل جس کا یہ ادنیٰ شعبہ ہے یہ سب جانے دیجیے پھر مرے میں سن لیجیے اگر جناب کی بھی مراد تھی تو پہلی سوال کے جواب میں افضلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بوجہ رسالت و نبوت اور خاتون پر کیوں نہ ثابت کی کریمہ و لقا کہ کرمنا نبی آدم اہ حیثیت انسانیت کی ذکر کی کیا حاجت تھی اب جناب کی خدمت میں ایک سوال ہے کہ جس حالت میں آپ دیگر طبقات میں بشر نہیں مانتے ہیں اور نبوت خاصہ انسان جانتے ہیں یا انہما و نہیں نبی اور خاتم قرآن اور دیگر وحی مصطلح آنا ہی تسلیم کیا تو آپ غیر نبی کو نبی کہا تو جو ایسا کہو اس کا حکم کیا ہے خود ہی فرما دیجیے تو بہتر ہی علماء و پوچھ بیگا تو پھر وہی بلا سر پر وہ تو یہی فرمائیں گے شفا سے قاضی عیاض میں لکھا ہے جس کتاب کو آپ خود چھاپا ہے اور تقریظ میں اس کی بہت تحریف لکھی ہے گو لفظ و لقا اجداد من تقوہ فی تقریظ تحسینہ سے اس دیکھی گئی لکھ لی ہے و قال احمد بن ابی سلیمان صاحب سخون من قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اسود فقتل و قال فی رجل قیل لہ لا و حق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فضل اللہ برسول اللہ کذا و کذا و ذکر کلاما قصی فقتل یا ما تقول یا عدو اللہ فقال لہ اشد من کلامہ الاول ثم قال انما اردت

ابن سلیمان صاحب سخون
فراتہ میں جو شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
والد اصحاب و دیگر
سباہ رنگ کے
نہیں کیا جادوی اور دیگر
شخص کے قصیدے پڑھا
میں گے گاہی بچے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں سکا کی تادیب
نہا کر کے اس سوال پر
سے اب اس سوال پر
ایک ہی بات کی سو
ادنیٰ لکھا گیا کہ
میں اس کے دشمن
تو یہاں سے ہی پڑا
کشت بات لکھا ہے
کہ نبی کا بن سفا
باقی ترجمہ یہاں
صفحہ پر ہے

اور دیگر عمائد و وسای شہر اور ہزاروں مسلمانوں نے اونکی امامت پر دستخط کر دیے اور سوقت نماز تو جیسا
 سمجھو کسی تبریر سے امامت کی بھی تو سوا چند و بابیہ کے اقتدا کون کریگا مجبور ہی کہنہ لگے لوگ ہماری امامت
 سزا راض بنیں تو ہمیں بھی اصرار نہیں خیر ہماری امامت نہیں ٹھکرتی تو مولوی لائق علی صاحب بھی امامت
 نکرتی قاضی صاحب شہر پاسید احمد شاہ صاحب پرنسپل ہر چند یہ کہیں جہت اور نفسانیت تھی کہ بی بی امینہ
 کے بچے پرنسپل پڑھنے کی ٹھری تو مولوی لائق علی صاحب کی امامت میں کیوں مرج تھا سوا اسکی کہ جسے بی بی پرنسپل کیستے
 وہ بھی نہ پڑھاوی کچھ تو ہماری ہی ضد رہی اس درخواست سے کیا فائدہ نقل درخواست یہ ہے
 ہم یہ امر قطعاً جانتے ہیں کہ اگر سید احمد شاہ صاحب عید گاہ میں پڑھا دیں گے تو کسی طرح کنازع اور تکرار
 پیش نہ ہو گا نہ ہماری طرف سے نہ ہمارے دوستوں کے طرف سے اور در صورت نہونی یا انکار کرنے سید صاحب کے
 قاضی غلام حمزہ صاحب کا امام ہونا مناسب ہے اس پر بھی کچھ تکرار نہوگی اگر انہوں نے یہی قبول نکلیا تو کبھی
 کچھ بحث نہیں کسی کی امامت سے ہماری طرف سے کنازع نہوگی محمد حسن عفی عنہ اس درخواست میں
 صاف صاف اقرار ہے کہ فساد ہمارے اور ہماری گروہ کی جانب سے تھا اگر جناب میان صاحب پرنسپل کے
 تو ہم کنازع و تکرار نہ کرینگے لیکن یہاں تو نفسانیت اصلانہ تھی واسطے رفع کنازع اور تکرار کے کارندہ بانی عید
 فی درخواست مانو تو ایسا صاحب کی منظور کی اور حضرت شاہ نظام الدین حسین صاحب اور جناب فاضل ربیو
 اور جناب نواب صاحب نے بھی اپنی دستخط ثبت فرمائے کاش عید الفطر کے روز مانو تو ایسا صاحب اصرار فرماتی
 کسی دوسرے کی امامت پر راضی ہو جاتے تو یہ طول نہوتا مناسب اس حال کے ایک شعرا و آیا قلم نے
 اس قدر لکھ کر انچہرہ وانا کتبہ پاس اوبانگی قدم ادا ٹھمایا۔ خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا رست حسین خان صاحب
 دو سر سوال اور مانو تو ایسا صاحب کا جواب دیکھو اس میں کیا کچھ فرماتی ہیں مادیون کو کس طریق سے نبیا
 بناتے ہیں سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم طبقہ اول کے اور چہ خاتم اور طبقات کے
 جب صحیح قرار پایا اور آنحضرت کو قرآن شریف زبان عربی نازل ہوا اور حضرت جبریل لائے ان چہ نبی
 طبقات کے واسطے کون کون کتاب کس کس زبان میں علیحدہ علیحدہ نازل ہوئی اور کون فرشتہ لایا نام
 کتبہای سماوی ہر نبی پر جو نازل ہوئی اور نام فرشتہ لائیو الی کا ارقام فرمائیے جو کہ مضمون سوال ہے
 جو مولوی مفتی علی خان صاحب نے یہی جانتا اس میں مندرج نہیں ہے اور کچھ کچھ عبارت بھی ان کتب
 ساوی کی لکھ دیجیو اور ہم لوگ بی علم ہیں یا سواسطی اسکی تصحیح چاہتے ہیں تاکہ اطمینان حاصل ہو

افزیدہ ہی ارقام فرمائیے کہ وہ چہ فائز کس کس نہیں سے ہیں مبتدئہ و جبر و ابتداء محمد رحمت میں چنان
اور جو کتاب کلام ہر جواب سوال نہ عنایت فرمائی ہے یہ کہ استقدر علم اگر ہو تو آپ سے کیوں برایت
چاہتے صاف صاف جواب مرحمت ہو کہ ہم کو کوئی فہمیدناقص میں ایجاد و اور کوئی دقیقہ نہ تحت
سوال نہ جواب ثبت فرمائیے اور انکو بھی موجب حسنات کا ہو گا اور ہم کو کوئی بدایت ہوو گی سبندہ
محمد رحمت میں چنان۔ جواب جناب عالی ان سوالوں کا جواب مفصل محکم معلوم
نہیں مگر انبیاء کا وجود طبقات زمین میں کتب تفسیر سے معلوم ہوتا ہے خلیفہ تفسیر حلالین میں سے
اللہ الذی خلق سبع سموات ومن الارض مثلهن یغفر سیئراتہن یتزلزل الکمر

الوحی یکون من السموات والارض یزل بہ جبریل من السماء السابعة یعنی
الندیہ ہی جسے سات آسمان پیدا کرو اور زمین میں مثل او کے یعنی سات زمینیں اور تبارک و تعالیٰ وحی اور آسمانوں
اور زمینوں میں لانا ہم اسی وحی کو جبریل ساتوں آسمان ساتوں زمین تک انتہی تو جبریل وحی
ساتوں زمین تک لاتے تو کسی نہ کسی کی طرف لاتے ہونگے۔ اور باقی کتابوں کے نام اور زبان کا
ذکر کسی جگہ میں نے نہیں دیکھا بلکہ سوائے قرآن مجید کے اور کتابوں کی ایک روایت بھی کوئی نہیں
کاہلہ سکتا فقط محمد حسن عفی عنہ قرآن اس مقالہ ضلال کے اول باب شد و حدیث کو صحیح و
معتبر قرار دینا ثابت کیا بالآخر ایسا کہ لفظ لکھا یا یا ان شورا شوری یا یا بن بے نیکی استفہاجی
بجھ کر حضرت جبریل علیہ السلام کا اور پیر وحی لانا تو ثابت کر چکے اب بھی نبوت میں کچھ شک رہا جو تو
ہیں کسی نہ کسی کی طرف لاتے ہوئے خدا ہی حضرت وحی کس چیز کو جانتی ہیں کہ نزول اس کا بواسطہ
جبریل علیہ السلام ناوی غیر نبی پر مانتی ہیں اور باوجود اسکی فرماتے ہیں میں نے کچھ سچا نہیں لکھا میرا
مطلب ہی کوئی نہ سمجھا سچ ہے اگر نا تو لو صاحب پکار کو ہوا تب میں اور درخت کو فرشتہ تباہین تو
کون سمجھتا اور سدا مدین ہر بار ایک نیا مضمون فرماتے کہیں کہیں کچھ ٹھہرتے ہیں تو بالی غیر
حضرت کا سطح متعین ہو گا ایسی عمدہ مضامین و معانی دیگر طبقات زمین کی مخلوق سمجھ تو سمجھ اس طبقہ
تو سمجھو والا یا اب ہر سطح ہر کشور بانی دیگرست بہلا علما و فضلا سمجھ تو کوئی خاک سمجھیکا فضلا
را میور تحریر فرماتے ہیں یہ عقیدہ زید کا فاسد و اسواطیکہ بخلاف نص قرآن کے قائل ہوا سا خاتم النبیین کا
اور نص قرآن سے ایک ثابت ہے اور وہ ایک منہم ہر ذات بابرکات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں

اور وہ نص یہ ہر ما کان محمد اباً احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و

خاتم النبیین اور نیز قول زید کا مخالف جماع کے ہر ایسے کہ از صحابہ تا ایدم کوئی مفسر اور محدث

وجود تعدد و خاتم النبیین کا مقرر نہیں شاید کہ حدیث شاہد کہ قسطلانی وغیرہ میں مرقوم ہوا اس سے اس

قائل نے اجتہاد کر کے باعانت و وسوسہ شیطان کی قائل اس تعدد کا ہوا ہوا اور یہ اجتہاد او سکا بخیر و وجہ باطل

ہو اور بعد بیان وجہ کو کہتے ہیں پس اس تصور میں زید خارج از مذہب اہل سنت و جماعت ہو بلکہ جمیع فرق

اہل اسلام سے خارج ہو کہ سوا سنی کے کوئی فرقہ قائل اسکا نہیں کہ سات خاتم النبیین میں فقط یہ جواب

مولوی محمد نور الدینی صاحب فی تحریر فرمایا ہے اور اس پر ہر جناب مولوی محمد سید الدین صاحب خلیفہ

حضرت مولانا محمد رشید الدین خان صاحب مغفور اور مولوی ولی الدین صاحب در سید حسن شاہ صاحب

محدث اور جناب مولانا محمد حیدر علی صاحب اور جناب مولانا محمد علی درویش صاحب کی موقوف کہ اس پر

میں تشریف رکھتی ہیں اور دستخط جناب مولوی عبدالحق صاحب خلیفہ جناب مولانا فضل حق صاحب

مرحوم اور مولوی عبد العلی صاحب مدرس اور مولوی محمد حقوب علی صاحب اور مولوی انور الدین صاحب

کے ثبت ہیں اور مولوی عبد الکریم صاحب فی بھی تعدد مصدق خاتم النبیین کو باطل اور خلاف جماع کہتا

اور اسی پر مہر و دستخط مولوی عبدالقادر صاحب کو ہیں اور عبارت مفتی محمد ریاض الدین صاحب کی یہ ہے

تعدد خاتم النبیین کا قول کسی شخص کی طرف منسوب علمای اہل سنت و جماعت سے میں نے نہیں دیکھا نہ کسی

سنا بیشک یہ قول خلاف جمہور اہل سنت و جماعت ہو فقط باجملہ اگر لفظ خاتم مقولہ زید میں خاتم الہادین

یا کسی اور معنی پر ہوتا تو یہ اکابر معنی خاتم النبیین نہ ٹھہراتے دوسرے معنی کا احتمال صحیح نہ تھا علمائے نقد

خاتم النبیین حقیقی کو قائل کا حکم بیان فرمایا زید کو علماء شرکات چاہیے کہ خاتم ہو خاتم الہادین یا کچھ اور

معنی کیوں نہ سمجھیں سائل چار کیا تصور ہے ۱۔ ملا اسمین کیس کا جرم کیا ہو ۲۔ نصیبیوں کی شجہ و نسب کا

اقرار مافیہ الزام حضرت کا فاضل بریلوی پر کہ اوہوں نے بھی فرمائش کی جس عجیب ہو نا تو تو صاحب فیہ مقبول

کہ مجھ پر الزام نہیں کوئی مجھ سمجھا دیکھا تو میں ان لوگزاربہ العارفین حضرت شاہ نظام الدین حسین صاحب سے

بیان کیا تھا اور جواب رقمہ رحمت حسین خان صاحب میں فاضل بریلوی پر الزام قائم کیا ہے ۳۔ خیر و خیریت

سعدی خدیجیہ الایامہا الساقی اور کاساؤا دلہا ۴۔ لوگوں کے مجنون کو کوئی خرچ نہ ہو ۵۔ شیرین کی یہ فریاد تھی کلکتہ میں سب سے علاوہ ازین دوبارہ سوال ثانی آپ کی پاس بھی گیا فساد عقیدہ دوم

ختم نبوت
میں خاتم النبیین
باب کیا ہے
اردن سے
دیکھیں خدا کا
رسول ہے
اور خاتم نبی
پیشوا کا

مطلع کیا گیا سمجھو نہ تھے تو جواب ہی کیون انکار کیا پھر حکیم وزیر علی صاحب فی کمال ہی جا کر آپ دس آدمی جو ہر طرح
 آپ کو باشتہ میں تدوین ساتھ لیکر اتفاق اونکے فاضل بریلوی سے تقریر خواہ تحریر کر لیجیے عوام بجا پر ہنگامی
 میں پڑے ہیں اور ہر جہم کچھ صاف انکار ہوا پھر مولوی ہدایت علی صاحب فی اس عقیدہ کا رد نکلا طبع خاص
 اکیلو الزام دیا نہ تو یہ کی شہری نہ آپ نے اس کا جواب دیا خدا جانی سمجھانیکا اور کیا طریق تھا البتہ فاضل
 بریلوی کا یہ قرینہ نہیں کہ کتاب بغل میں لپی لکر گھر گھر پھریں صاحبو مجھ سے عقیدہ صاف کرو اگر فی الواقع سول
 ثانی سے متنبہ نہ ہوتے اور تحقیق حق مقصود تھی فاضل بریلوی کے پاس اگر انہی شکوک بیان کرتے اور نہ
 جناب ممدوح نہ سمجھاتے تو شکایت اونکی لوگوں کو لکھتی مثل شہور جو پیاسا کوئین کے پاس جاتا ہے کو ان
 پیاسے کو پاس کب آتا ہے **۵** بد مہندی کہ خواست مولوی آپد بسارش ورہ نماید تشریتہ برود کنار دیا
 سائل بدر کریم آید خیر مہین اس امر کی شکایت نہیں زید اپنی عادت سے مجبور ہی حضرت کا اور ونکے ساتھ ہی
 یہی دستور ہی آپ کرتے ہیں اور ون کے سردہرتے ہیں ایک عالم جاتا ہے صد نا آدمی کتنی ہیں کتاب
 کا ڈفری سگینس کا خود ترجمہ کیا ہی حیات الاسلام نام لکھا ہے میان فضل رسول صاحب عالم کالج بریلی
 اور ایک ہندو سوامی لی ہے آپ چپانی ہے آپ اسکی اشاعت کی ہے مگر اس خیال سے کہ لوگ دیکھیں گے تو غرور
 کر نیگے ترجمہ میں اپنا نام نہیں لکھا منشی عبدالودود کو مترجم قرار دیا سابق میں کسینی ایک انگریزی کتاب کا
 جسدین بن اسلام راعراضات اور حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی جنابین تو میں کے کلمات تحریر
 ترجمہ کر کے چھپوایا وہی امداد علی صاحب فی علم سوسٹفسا کیا کسینی اس فعل پر تشنغ کسینی تکفیر کی مولوی
 محمد حسین تمنا مراد آبادی بعد نقل روایات کہ لکھتی ہیں اس صورت میں کلمات تو میں و مکتوب حضرت سید لاوی
 والاخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی جسیر سوال میں مذکور میں زبان انگریزی سوار و میں ترجمہ کرنا اور اسکا رواج
 دینا بے گراہ بادشاہ کے بلاشبہ کفر ہے اور نصرت محض اور ذیل استغنا میں خود حضرت نے یہ عبارت
 لکھ کر مہر کی ہے امداد الا فاق مولفہ ڈی امداد علی صاحب میں چہی ہے اس جواب صحیح و لمدور لمحبیب المصیب اللہم لا یفل
 مصیبتنا فی دنیا والا تحبل دنیا اکبر مننا ولا یبلغ علینا ولا غایہ رغبتنا و نحو ذلک من علم لا یفیع ومن شر کل
 غیبی یطیننا کتبہ محمد حسن الصدیقی **۱۲۹۹ھ** اب نام اپنا کسطح لکھتی اور پہلی تحریر ہی کیا جواب
 دیتی وہ تین سو روپیہ کیواسطے دین فروشی اور جس فعل پر حکم کفر تسلیم کر چکی اسکی کا از کتاب کام کسکا
 ترجمہ کر نیکی بلا بیچارے عبدالودود ہی کے سر سہی چپا پڑا درشتہ کرنے کا جواب کیا ہے **۵** چشم باز و گوش باز

باداؤین کا غیرہ ام و چشم بند ہی خدا کا کتاب گا ڈھری گئیں میں جہنم نہایت عیسا اور مسیح طریقت سے
 نظر عوام میں اسلام کی تائید بھی ہو لیکن حقیقت وہ تائید عین دہی و پوری لوگ کبھی حضرت رسالت علیہ
 الصلوٰۃ والسلام کے اخلاق کریمہ دعوات حمیدہ پر اعتراضات بنی سہ و پاکرتے ہیں اور کبھی انہیں حکیمانہ اور
 بغایت پسندیدہ مان کر نتیجہ نکالتے ہیں کہ ترقی دین اسلام و گردیدگی انام صحت ان وجوہ سے ہوتی نہ بحیثیت
 الہی و امداد غیبی مصنف نے یہی طریق اختیار کیا ہے اور براہ چالاک کی نتیجہ اکثر جگہ صاف صریح نہ لکھا مگر ترجم
 اور قیامت برپا کی کہ اس شخص کو دین محمدی علیہ السلام کا غامی اور انصاف دوست غیر متعصب
 اور اسکی کتاب کو نہایت خوب و عمدہ اور جواہر کو جوش ملی کا مقتضی اور اسکی لانیوالے اور کشمور
 کرنیوالے یعنی سید احمد خان صاحب بہادر سی ایس آئی کو اجر عظیم کا مستحق قرار دیا عوام بیچارہ اس شد و مد
 کی گواہی سے اور سپر اطمینان کی کرینگے اور جب بنظر عقیدت اسوی دیکھینگے خواہ مخواہ وہ نتیجہ ہی دلون میں ہوکر
 ہوگا جسکی بدولت اسلام سی ما تہ دہو بیٹینگے تو یہی ہے کہ ترجم نے قرآن مجید پر کئی اعتراضات مصنف
 دیکھ کر عبارت لکھی جن اعتراضات کا جواب مصنف نے اس کتاب میں دیا ہے یہی ہے اور مقدم اعتراض میں چند باب اسلام پر
 عیب لائی گئی ہیں اور حق یہ کہ اس کتاب کی مصنف نے اکثر اعتراضات کا جواب نہایت عمدہ اور بہت خوب دیا اور وہ جواب بالکل
 مسلما نو مذہب کے مطابق ہیں شاذ و نادر و ایک مقام پر ایسی گفتگو بھی کی ہے جو مسلمانوں کے عقائد مسلمہ کے موافق نہیں چنانچہ
 قرآن مجید کی نسبت جو کچھ لکھا ہے وہ سب ایسا ہے مگر ہم مسلمانوں کو اس پر خیال کرنا نہیں چاہیے کہ مصنف اس کتاب کا مسلمان
 نہیں بلکہ ایک آزاد رائ کا آدمی ہے اور جو کچھ اسکی خیالیں آئی ہیں وہ اسکی لکھا ہے ہم مسلمانوں کو اس مصنف کی اس محنت و فیاضی کا شکر
 کرنا چاہیے کہ اسنے وہی معاملہ میں ہی بلا تعصب نہایت انصاف کو اہم قدر فرمایا ہے اور اس عقائد و سوت کی تحریر میں
 ہم مسلمانوں کو خدا صفا و مع ما کدر پر عمل کرنا چاہیے انتہی اس کلام سے عوام کی نگاہ میں سواد و ایک مقام کی جگہ
 تبصرہ اسلام اعتراض میں تمام کتاب واجب التسلیم ہو گئی اور ترجم کی شہادت سے خوب اطمینان حاصل ہوگی کہ اگر
 سوا ان مقامات کو کسی جگہ کوئی بات مضر اسلام کے ہوتی بالضرورت صریح اسکی کردیتا و ایک مقام پر
 اعتراض لکھائی کتاب کی خوبی دلون میں جما گویا خیر زہر میں جھبا کرنا واقفون کے گلے پر پڑنا ہے مردار اور
 نمی آید ندوی عقائد و پیچیدہ دین و شہادت اور ترجم کی دیانت اس امر سے ظاہر ہے کہ تمام کتاب میں ان
 تعظیمی سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر خیر کے ساتھ نہ لکھی اور یہ عذر مبیان کیا کہ ترجم
 نے ترجمہ کرنے میں حتی الوسع کمی بیشی نہیں کی تھی کہ الفاظ تعظیمی جو معمول اہل اسلام میں

ایک کتاب قلم انداز کیا تا کوئی یہ سمجھ کر مترجم نے اپنی مذہب کی غرنداری کی ہوگی آہی بلفظہ سبحان اللہ کیا مکتوب
 عذر ہے اگر اس امر میں اتہام اور تعظیم سرور انام علیہ الصلوٰۃ والسلام بدل منظور تھی تو بجای اسکے یہ عبارت کہ مکتوب
 حتی الوسع ترجمہ میں کی پیش کی البتہ الفاظ تعظیفیہ کے معمول اہل اسلام میں اور ہمارے نزدیک اور نکات کیا جاز یا نہ کرے
 او نہیں کوئی مصنف کی طرف سے سمجھ اس تقریر سے بھی مدعا حاصل تھا ظاہر الفاظ تعظیفیہ کا چھوڑنا ہی مکتوب
 تھا اور یہ جلد دفع منظرہ عوام کے لیے ہی اس سے ہی عمدہ تر عذر نہ تو نصیحا صاحب کا سینہ حضرت ذی کتاب زاد الخدرا
 بطبع انعام کو منسٹ واسطے تعلیم نسوان کی بیان حقوق بن مالیف کی اور چہا پتی وقت حقوق پیغبران کی فصل آہن
 سے نکال ڈالی جیسا اس امر کا چرچا ہو سنا کہ بعد لکھنؤ کے نکال ڈالنا حقوق پیغبران کا مسلمان صحیح الامان
 سے دشوار ہے اور جو دملین جلاوت ایمان و جوش دین نہیں تو یہ عمامہ وجہ بیکار ہے **د** لغت بچہ کار آمد و
 تبسیج و مرقعہ خود راز علمای نگوہیدہ بری دار حاجت بکلاء برکی داشتنت نیست + درویش صفت باش
 کلاہ تری دار + یہ حال دیکھ کر پانچ سو جلد اس فصل سے خالی سرکار میں بھیج دیں اور پانچ سو جلد کے اول میں شجر
 میں فروخت کی واسطے کہ میں نہیں فصل مذکور کے اوراق لگا کر حاشیہ پر یہ فقرہ لکھا یا چونکہ سرکار نے حقوق انبیاء کو
 بیان نہیں ہی تصور فرما کر کتاب سے خارج کر دیا اس لیے سرکاری کتابوں میں اسکو صرح نہیں کیا اور ہمیں یہ جہاں
 صفحات پر بند نہ نہیں لکھا گیا عذر بدتر از گناہ اسی کو کہتی ہیں ای حضرت سرکار نے کہی کسی اور کتاب سے ہی کوئی
 امر مذہبی خارج کر لیا ہے یا یہ حکم خاص اسی کتاب کے لیے صادر فرمایا ہے سرکار تو کہیں کیسے امر مذہبی میں سے انداز
 نہیں کرتے اور نہ کسی کی تالیف و تصنیف سے کچھ غرض رکھتی ہے البتہ اگر اپنی خریداری اس امر مذہبی کے منافی نہ ہو
 فرمائی ہو عجب نہیں بطبع فروخت پانچ سو جلد کے اپنا امر مذہبی خارج کرنا اور یہ لکھنا کہ سرکار نے خارج کر دیا محال
 دلیری و جرات ہے ایسا ہمیشہ جری اگر عایار ہمت لگاتے کیا جاتی سکات جو اشتہار مہری مطبوعہ مطبع
 صدیقی مساجد شہر بریلی میں آویزان کر لیا ہے او میں بھی اس وضع کو نباہا ہے **نقل اس کی یہ ہے**
 عید الفطر کے روز سے شہر میں یہ چرچا مہر مانتا کہ مولوی نقی علی خان صاحب ذی ایک استفتا رامپور سے منگوایا ہے
 جس کے رد سے میری تکفیر مشترکہ وہ استفتا میری نظر سے بالتفصیل نہیں گذرا تھا بعد تشریف آوری مولوی محمد
 یعقوب علی خان صاحب کو اسکی نقل منی مفصل دیکھی سو اس عقیدہ والی کی تکفیر میں ہی علماء کے ساتھ
 متفق ہاں یعنی جو شخص خاتم النبیین ہوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دوسرے کو جانی اور آپ کی نبوت کو انھیں
 کسی طبقہ کے ساتھ مانے وہ شخص میری نزدیک بھی خارج از دائرہ اسلام اور کافر ہے لہذا بنظرہ در کرنے منظرہ عوام کے

استفتا

یہ اشتہار دیا ہوں کہ میرا عقیدہ یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانہ کوئی نبی خاتم النبیین ہوا
نہو گا پس غلات اس عقیدہ کو غیر صحیح اور غلط تصور کیا جاوے

مستندہ ۲۴۰
مجلد اول

عقیدہ سابقہ سے توبہ سمجھتی ہیں اور نہیں جانتے کہ نانو تو ایسا صاحب اور نہیں عامی غلط فہم قرار دیکر توبہ کا
حکم فرماتی ہیں یہ کہان لکھا ہے کہ محسوس غلطی ہوئی اب تا تب ہوتا ہوں بلکہ کہتی ہیں عوام کا گمان غرض
کرتا ہوں یہ سب جانی دودور کرنا منظر عوام کا پرگزشت توبہ کی نہیں باوجود تصریح غرض غایت کے
اوسے توبہ ٹھکانا کب صحیح ہے البتہ اگر بخوف خدا و روز جزا اپنی فساد اعتقاد کا اقرار کر کے لکھتی اب میرا عقیدہ
یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوانہ کوئی نبی خاتم النبیین ہوا نہ ہوگا تو کسی کو اور نہ کسی کو
یہ شہتا رسا رسا وٹ اور پیر ہمارے مال مال ہے کوئی فقرہ اسکا چالاکی سے خیالی نہیں چرچا اس امر کا کہ نانو تو
صاحب فی تحقیق و وجود امثال پر مہر کی اوس دوسری سوا جب سے اہل سنت و جماعت فی مناظرہ احمدیہ دیکھا
اور جب بہار رمضان حضرت فی سربطہ زمین میں ایک خاتم بمقابلہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم موجود مانا اور
یہ مضمون جسکی کفر کہتی ہیں اب علماء کے ساتھ متفق ہوتی ہیں اپنی مہر و قلم خاص سے تحریر کر دیا ہر جگہ چرچا ہوا
کہ آنپرو دوسرا عقیدہ اختیار اور لوگوں فی اسی لہو اقتدا سے اختیار کیا اور رامپور کو سوال بھیجا جواب بھی رمضان
ہی میں آگیا اور رمضان ہی میں اس امر کی کہ علمی رامپور اس عقیدہ پر تشنیع کی ہو شہرت ہوتی سو چند غیر
ندہوں کے بچھڑاق سے نگر گفت آن حکیم و رائے لیش کہ نہر چہ پیش شمن پیش + فاضل بریلوی سے
سو عقیدت کہتی تھی یہ کہانی لکھا کہ جناب مدوح نے اونکی تکفیر شہرت کی عمدہ شہرتی اس شہر میں نانو تو لکھا
کے واسطے مخصوص ہی مطبع اپنا موجود ہے جسکی نسبت جو چاہا لکھ کر شہتا دیا در باب مدرسہ ایک شہتا قلمی
قلمی جملین فاضل بریلوی اور مولوی سخاوت حسین صاحب پرازمات بی سرو پا قائم کی ہیں دوسرا مطبوع
سرا سر غلط مضامین پر مشتمل جاری کیا اور کتب عادت قدیمہ اس شہتا میں اپنا منصب فاضل بریلوی کو عطا
فرمایا مولوی صاحب مدوح کو کسی کی تکفیر شہرت کرنے سے کیا غرض تھی نہ اونکی یہ عادت مسائل جو مہر کو واسطے
آتی ہیں اگر صحیح ہوتے ہیں مہر ثبت فرماتے ہیں اور جو خلاف کتاب ہوتی ہیں جواب علیحدہ لکھ دیتی ہیں کسی
تحریر سے تعرض نہیں کرتے خاص نانو تو ایسا صاحب کے ساتھ سد مابارہ معاملہ ہوا کہ بھی اس امر کی شہرت نفرمائی
کہ مولوی محمد احسن نے خطا کی تو انہم انکے یازم اندرون کسی جسود رچہ کفم کو خود برنج درست البتہ یہ مسئلہ
عقائد سے تھا اس نظر سے اپنی تحقیق کو اسکا کافی بیان فرمایا اور درحقیقت اگر فاضل بریلوی اسباب میں

اخلاق کو کام فرماتے تو ہزاروں آدمی گمراہ ہو جاتے جس طرح سالما اور عقائد بالہ عوام کو پوچھنا
تعلیم دینے پر ہر سید علیہ السلام عالم دین پیل مباحی سے برآن کردہ حرامت غاشی صاحب ہر کار خلاق
توانند از زبان سازند + فاضل بریلوی کی حسن نیت فی سربلی کیا بہت شہروں سے کشفتہ کو بجا یا جس میں
کو دیا یا اپنی اصل نہ سب سے دست بردار ہو گیا اسکو سو اچھے بن نہ آیا اور انو تو ایسا حب کہ مقابلہ میں کسی
بات کی حاجت ہی نہ تھی کہ ایک غصہ من کہنتو + دوسرے روزاوسی خود رو کر تے کہی کسی عقیدہ کو نظر نہ کرتے
کہی او سپر ایمان لاتی۔ ایسی شخص کے قول سے تعرض کسی فی سلم کا کام نہیں فاضل بریلوی کیا تعرض فرماتے
اس قدر امر بربط ممدوح کو مشہر تکفیر کا خطاب دینا از اقراسی اس طرح یہ تحریر کہ استغنا میری نظر سے

بالتفصیل نہیں گذر تا بعد تشریف آوری مولوی محمد یعقوب یعنی صاحب کی اسکو نقل میں نے تفصیل دیکھی محض
غلط نقل اور استغنا کی خانقاہ شریف سے ایک معتقد خاص حضرت کا لگیا قبل تشریف آوری مولوی محمد
یعقوب یعنی صاحب کو آپ فی اوسین تا ویلات بسرو پاکین اور سطون سے جواب اون کے دی گئے اور اپنی
تکفیر کے استغنا کو بظرا جمالی دیکھنا اور اس کے مضمون میں اجہی طرح غور نہ کرنا قرین قیاس نہیں البتہ اگر
یہ غور نہ کرتے کہ ہر چند استغنا علمای راہپور کا مینی بغور نہ کیا لیکن بسبب استعدادی کے کلام علما اجہی طرح
میری سمجھ میں نہ آیا جب مولوی یعقوب یعنی صاحب نے سمجھایا تو سمجھا تو کہ یہ قدر قابل اعتبار کے ہوتا
والنعم ما قبل سے نمبر اگر چشمہ بدوزد بکتاب + متواند دید وی سنی و خواب + کی غور کنند و سخن بے نظر

غواصی بخرست مقدور جبارت بعد اسکا کہ اس سواس عقیدہ والی کی تکفیر میں ہی علماء کے ساتھ متفق ہوں
یعنی جو شخص خاتم النبیین سوائے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دوسرے کو جانی اور اپنی نبوت کو مخصوص کسی

طبقہ کے تہ پانی وہ شخص میرے نزدیک بھی قاریج از دائرہ اسلام اور کافر ہے اس عبارت کے ساتھ یہ
لکھنا ضرور تھا کہ وہ شخص میں ہی ہوں جو اول اس عقیدہ فاسدہ کا قائل ہو اگر آپ تصریح نہ کرینگے تو آپ کی تحریر
عمری حسین یہ عقیدہ مصرح ہے اور جسکی نسبت علمانی یہ حکم لکھا ہے خصم کو پاس موجود ہے اس میں ہر پاس سے
کیا بتو تا کیا تو بہ بناوٹ کا نام ایسی تو براج تک و کبھی نہ سنی سادہ لوحوں نے اس اشتہار کو تو بہ نامہ سمجھا
کہ جب اتنی عقیدہ سابقہ کو غور نہ کیا تو بہ ہو گئی اور انو تو ایسا حب کہ ہوا خواہوں نے ہی شہر میں شہر کیا
کہ ہمارے مولوی صاحب فی توبہ کر لی حالانکہ عقیدہ سابقہ کو غور نہ کرنا کفر کا اقرار کرنا ہے توبہ اور جو بالفرض وہ
توبہ تھا تو جس روز سالہ توبہ سکون یعنی جواب پڑی نا تو تو ایسا صاحب مولوی محمد قاسم صاحب کا آیا ہے وہ اقرار کیا

کا اصرار ہو گیا اب ہر اسی عقیدہ پر اصرار اور وجود خواہم کا اصرار اور وہی شور و غوغا ہے تو بڑی کڑوا
و آمیز بار ساقی کو بہ شکستہ آرزو ست کیا لطف ہے کہیں اس عقیدہ کو کفر قرار دے ہیں کہیں اس پر اصرار کرنے
ہیں کہیں کہتی ہیں ہر عقیدہ یہ کہ تمام اہل کوئی مطلب ہی نہ سمجھا جواب علمای اہل ہند کا صحیح اور مطابق ہو اگر
ہی میری عبارت ایک صفحہ پر تھی سائل نے دو سو کا سوال بھیج کر اسے جواب دیا اور اس میں عقل نے
ار تفر کو لکھ دیا کہ عبارت خارج از بحث نقل کرنا سائل کو کیا ضرورت تھی اس قول زید بن جابر اسے جو تھا
تحریر کیا جو الفاظ کہ زید کی طرف نسبت کی ہیں اور علمائے اہل ہند نے فرمائی مقولہ زید بن جابر سے موجود باوجود
سوال میں کلام محض متعلق ہے ہر عوام ہر اس شخص سے تھا میں بھی اسی بات کی رعایت ہے کہ جواب سے ہر وقت
اور درپردہ سوال کی شکایت ہے ہر چند یہ امر قابل لحاظ نہ تھا لیکن بنظر تسکین عوام کے سوال علمائے اہل ہند کی نسبت
میں بھیجا گیا اور اس میں تمام کمال عبارت زید کی لکھی ہے وہی آتش کا سدھ میں رہے نہ بخشد اضطراب
از غم خلاصی بغیبیان را بہان در بحر ماند گرچہ کشتی بر کنار آید نقل سوال مذکور مع جواب علمائے اہل ہند

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اور مفتیان مخرج شیعہ جاس سید میں کہ زید کہتے ہیں ہر عقیدہ یہ کہ حدیث مذکور
صحیح و معتبر ہے اور زمین کے طبقات جدا جدا ہیں اور ہر طبقہ میں مخلوق الہی ہے اور حدیث مذکور ہر طبقہ میں انبیا
کا ہونا معلوم ہوتا ہے لیکن اگرچہ ایک خاتم کا ہونا طبقات باقیہ میں ثابت ہو گیا وہاں کا شامل ہونا ہمارے
خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے ثابت نہیں اور نہ میرا عقیدہ ہے کہ وہ خاتم مائل حضرت علیؓ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ہیں اس لیے کہ اولاد آدم جس کا ذکر و نقل کرنا بیجا اذہر میں ہر سبب مخلوقات سے افضل ہے وہ اسی طبقہ
کے آدم کی اولاد ہی بالاجماع اور ہر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سبب اولاد آدم سے افضل میں تو بلاشبہ
اپنے تمام مخلوقات سے افضل ہوں پس وہ ہر طبقہ کے خاتم جو مخلوقات میں داخل ہیں ان کے مائل کی طرح نہیں
ہو سکتی پس جو کوئی ظاہر حدیث کے بموجب ایک خاتم ہر طبقہ میں اعتقاد کری اور ان کو مائل خاتم الانبیا صلی
اللہ علیہ وسلم کا نہ جانے بلکہ تنبیہ مذکور فی الحدیث کو تفہیم کے لیے اور صرف خاتم ہونے میں شرکت کو واسطہ
سمجھو وہ ہمیشہ مسلمان صحیح الاعتقاد ہی اور اسکے کافر کہنے والیوں میں برا جاتا ہوں اور جس مضمون پر
مہر کی ہر اس کی تفصیل مجھ کو یاد نہیں مگر غالباً میں اس سے یہی مطلب سمجھ کر مہر کی ہر فقط آیا عقیدہ زید
کا صحیح ہے یا نہیں اور سو اجنب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے طبقات ارض میں در کوئی خاتم ہو سکتا ہے یا نہیں

اجواب والہ سبحانہ الموفق للصواب

یہ عقیدہ زید کا کہ حدیث مذکور صحیح ہے اور معتبر اور برہنہ برہنہ زمین میں اس حدیث سے ایک ایک خانہ کا ہونا ثابت
 سرسرخ غلط اور مخالف ہے عقیدہ اہل سنت و جماعت کے اور مخالف ہے نص قطعی و لکن رسول اللہ و خاتم
 النبیین کی اعلان صحت حدیث کا مسوطیک حدیث مذکور مخالف ہے نص قطعی مسطور کے بالکلہ تصحیح میں اس کو
 ائمہ حدیث میں ہی نہیں کی پس ایسی حدیث موقوف غیر صحیح المتن مخالف نص قطعی غیر ماول و غیر مخصوص بالا بیان
 اور مخالف احادیث صحیح مرویہ بخاری و مسلم و غیر ہم کہ جو صحیح و معتبر ہوگی بالغرض اگر حدیث مذکور صحیح المتن ہو تو
 جب ہی بمقابلہ نص قطعی احادیث مرویہ بخاری کا عدم ہوتی ہے جائید غیر صحیح المتن ہو اور تصحیح بیغی اور حاکم کی بصرت
 راجع ہی طرف اسناد کے کما ہوا الظاہ میں روایت احادیث اور صحت اسناد اگر شاؤ نہ وجوب ہی صحت متن حدیث کہ شری
 نہیں بالکلہ اسناد مذکور شاؤ ہے چنانچہ قسطلانی تیرہ سوین پارہ بخاری کے باب ثانی کی شرح میں فرماتے ہیں
 قال ابن جریر حدثنا عمر ابن علی و محمد ابن سنی قالہما حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عمرو ابن مرة عن ابی الضحی عن
 ابن عباس فی ذہ الا یہ قال فی کل ارض مثل ابراہیم و نوحا علی الارض من الخلق کذا اخرجه مختصرا و اسنادہ صحیح و درجہ
 احاکم و البیہقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا و لا اسی سبع ارضین فی کل ارض آدم کا و کونج
 کنو حکم و ابراہیم کا براہیمکم و عیسیٰ کہ عیسکم و نبی کہ نبیکم قال البیہقی اسنادہ صحیح لکنہ شاؤ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ السلام
 انتہی فقیہانہ لا یزعم من صحۃ الاسناد و صحۃ المتن کما ہو معروف عند اہل ہذا الشأن فقد تصحح الاسناد و یكون فی المتن
 شذوذا و علتہ تقدح فی صحۃ و مثل ذہ لا یمیت باحدیث الضعیف و قال فی البدایہ و ہذا محمول ان صحیح نقلہ علی ان
 ابن عباس ان غزوہ من الاسرار علیات انتہی اور ابن کثیر کہ امام معتبر ہیں فن حدیث میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اور شا
 اسکی جب تک صحیح ہو اسناد و سکی طرف معصوم کے مردود ہی اور قائل کے اور غیر معتبر ہے کما نقل عنہ فی الکمالین
 نقسیر لہ پر جبریل الخ کہنا فسرہ البیہقی ویدل علیہ ما اخرجه ابن جریر و احاکم و البیہقی من طریق ابی الضحی عن ابن عباس
 فی قولہ و من کل ارض مثلک من قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کہ نبیکم و آدم کا و کونج کنو حکم و ابراہیم
 کا براہیمکم و عیسیٰ کہ عیسکم قال البیہقی اسنادہ صحیح و لکنہ شاؤ لا اعلم لابی الضحی علیہ السلام متابعا قال ابن کثیر بعد غزوہ لابن جریر
 و ہو محمول ان صحیح نقلہ عن ابن عباس علی انہ اخذہ من الاسرار علیات و ذلک و امثالا فان لم تصح سندہ الی معصوم
 فهو مردود علی من قال انتہی و قال النیشاپوری فی تفسیرہ و قيل انہما سبع ارضین من کل واحد منہما الی الاخری سیرۃ
 خمسۃ عام کما جاء فی ذکر السماء و فی کل ارض منہما خلق من قال ان فی کل منہما آدم و نوح و ابراہیم و ہم شہاد

یہ حدیث صحیح ہے اور معتبر اور برہنہ برہنہ زمین میں اس حدیث سے ایک ایک خانہ کا ہونا ثابت
 سرسرخ غلط اور مخالف ہے عقیدہ اہل سنت و جماعت کے اور مخالف ہے نص قطعی و لکن رسول اللہ و خاتم
 النبیین کی اعلان صحت حدیث کا مسوطیک حدیث مذکور مخالف ہے نص قطعی مسطور کے بالکلہ تصحیح میں اس کو
 ائمہ حدیث میں ہی نہیں کی پس ایسی حدیث موقوف غیر صحیح المتن مخالف نص قطعی غیر ماول و غیر مخصوص بالا بیان
 اور مخالف احادیث صحیح مرویہ بخاری و مسلم و غیر ہم کہ جو صحیح و معتبر ہوگی بالغرض اگر حدیث مذکور صحیح المتن ہو تو
 جب ہی بمقابلہ نص قطعی احادیث مرویہ بخاری کا عدم ہوتی ہے جائید غیر صحیح المتن ہو اور تصحیح بیغی اور حاکم کی بصرت
 راجع ہی طرف اسناد کے کما ہوا الظاہ میں روایت احادیث اور صحت اسناد اگر شاؤ نہ وجوب ہی صحت متن حدیث کہ شری
 نہیں بالکلہ اسناد مذکور شاؤ ہے چنانچہ قسطلانی تیرہ سوین پارہ بخاری کے باب ثانی کی شرح میں فرماتے ہیں
 قال ابن جریر حدثنا عمر ابن علی و محمد ابن سنی قالہما حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عمرو ابن مرة عن ابی الضحی عن
 ابن عباس فی ذہ الا یہ قال فی کل ارض مثل ابراہیم و نوحا علی الارض من الخلق کذا اخرجه مختصرا و اسنادہ صحیح و درجہ
 احاکم و البیہقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا و لا اسی سبع ارضین فی کل ارض آدم کا و کونج
 کنو حکم و ابراہیم کا براہیمکم و عیسیٰ کہ عیسکم و نبی کہ نبیکم قال البیہقی اسنادہ صحیح لکنہ شاؤ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ السلام
 انتہی فقیہانہ لا یزعم من صحۃ الاسناد و صحۃ المتن کما ہو معروف عند اہل ہذا الشأن فقد تصحح الاسناد و یكون فی المتن
 شذوذا و علتہ تقدح فی صحۃ و مثل ذہ لا یمیت باحدیث الضعیف و قال فی البدایہ و ہذا محمول ان صحیح نقلہ علی ان
 ابن عباس ان غزوہ من الاسرار علیات انتہی اور ابن کثیر کہ امام معتبر ہیں فن حدیث میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اور شا
 اسکی جب تک صحیح ہو اسناد و سکی طرف معصوم کے مردود ہی اور قائل کے اور غیر معتبر ہے کما نقل عنہ فی الکمالین
 نقسیر لہ پر جبریل الخ کہنا فسرہ البیہقی ویدل علیہ ما اخرجه ابن جریر و احاکم و البیہقی من طریق ابی الضحی عن ابن عباس
 فی قولہ و من کل ارض مثلک من قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کہ نبیکم و آدم کا و کونج کنو حکم و ابراہیم
 کا براہیمکم و عیسیٰ کہ عیسکم قال البیہقی اسنادہ صحیح و لکنہ شاؤ لا اعلم لابی الضحی علیہ السلام متابعا قال ابن کثیر بعد غزوہ لابن جریر
 و ہو محمول ان صحیح نقلہ عن ابن عباس علی انہ اخذہ من الاسرار علیات و ذلک و امثالا فان لم تصح سندہ الی معصوم
 فهو مردود علی من قال انتہی و قال النیشاپوری فی تفسیرہ و قيل انہما سبع ارضین من کل واحد منہما الی الاخری سیرۃ
 خمسۃ عام کما جاء فی ذکر السماء و فی کل ارض منہما خلق من قال ان فی کل منہما آدم و نوح و ابراہیم و ہم شہاد

یہ حدیث صحیح ہے اور معتبر اور برہنہ برہنہ زمین میں اس حدیث سے ایک ایک خانہ کا ہونا ثابت
 سرسرخ غلط اور مخالف ہے عقیدہ اہل سنت و جماعت کے اور مخالف ہے نص قطعی و لکن رسول اللہ و خاتم
 النبیین کی اعلان صحت حدیث کا مسوطیک حدیث مذکور مخالف ہے نص قطعی مسطور کے بالکلہ تصحیح میں اس کو
 ائمہ حدیث میں ہی نہیں کی پس ایسی حدیث موقوف غیر صحیح المتن مخالف نص قطعی غیر ماول و غیر مخصوص بالا بیان
 اور مخالف احادیث صحیح مرویہ بخاری و مسلم و غیر ہم کہ جو صحیح و معتبر ہوگی بالغرض اگر حدیث مذکور صحیح المتن ہو تو
 جب ہی بمقابلہ نص قطعی احادیث مرویہ بخاری کا عدم ہوتی ہے جائید غیر صحیح المتن ہو اور تصحیح بیغی اور حاکم کی بصرت
 راجع ہی طرف اسناد کے کما ہوا الظاہ میں روایت احادیث اور صحت اسناد اگر شاؤ نہ وجوب ہی صحت متن حدیث کہ شری
 نہیں بالکلہ اسناد مذکور شاؤ ہے چنانچہ قسطلانی تیرہ سوین پارہ بخاری کے باب ثانی کی شرح میں فرماتے ہیں
 قال ابن جریر حدثنا عمر ابن علی و محمد ابن سنی قالہما حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبۃ عن عمرو ابن مرة عن ابی الضحی عن
 ابن عباس فی ذہ الا یہ قال فی کل ارض مثل ابراہیم و نوحا علی الارض من الخلق کذا اخرجه مختصرا و اسنادہ صحیح و درجہ
 احاکم و البیہقی من طریق عطاء بن السائب عن ابی الضحی مطولا و لا اسی سبع ارضین فی کل ارض آدم کا و کونج
 کنو حکم و ابراہیم کا براہیمکم و عیسیٰ کہ عیسکم و نبی کہ نبیکم قال البیہقی اسنادہ صحیح لکنہ شاؤ بمرۃ لا اعلم لابی الضحی علیہ السلام
 انتہی فقیہانہ لا یزعم من صحۃ الاسناد و صحۃ المتن کما ہو معروف عند اہل ہذا الشأن فقد تصحح الاسناد و یكون فی المتن
 شذوذا و علتہ تقدح فی صحۃ و مثل ذہ لا یمیت باحدیث الضعیف و قال فی البدایہ و ہذا محمول ان صحیح نقلہ علی ان
 ابن عباس ان غزوہ من الاسرار علیات انتہی اور ابن کثیر کہ امام معتبر ہیں فن حدیث میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اور شا
 اسکی جب تک صحیح ہو اسناد و سکی طرف معصوم کے مردود ہی اور قائل کے اور غیر معتبر ہے کما نقل عنہ فی الکمالین
 نقسیر لہ پر جبریل الخ کہنا فسرہ البیہقی ویدل علیہ ما اخرجه ابن جریر و احاکم و البیہقی من طریق ابی الضحی عن ابن عباس
 فی قولہ و من کل ارض مثلک من قال سبع ارضین فی کل ارض نبی کہ نبیکم و آدم کا و کونج کنو حکم و ابراہیم
 کا براہیمکم و عیسیٰ کہ عیسکم قال البیہقی اسنادہ صحیح و لکنہ شاؤ لا اعلم لابی الضحی علیہ السلام متابعا قال ابن کثیر بعد غزوہ لابن جریر
 و ہو محمول ان صحیح نقلہ عن ابن عباس علی انہ اخذہ من الاسرار علیات و ذلک و امثالا فان لم تصح سندہ الی معصوم
 فهو مردود علی من قال انتہی و قال النیشاپوری فی تفسیرہ و قيل انہما سبع ارضین من کل واحد منہما الی الاخری سیرۃ
 خمسۃ عام کما جاء فی ذکر السماء و فی کل ارض منہما خلق من قال ان فی کل منہما آدم و نوح و ابراہیم و ہم شہاد

[illegible][illegible][illegible][illegible][illegible][illegible]

احادیث موضوعہ کی تصحیح کردہ فی ہن اور یقینی فی ہن بعض جاؤں کی پیروی سے حدیث صحیحہ کو صحیح قرار دیا
 مقدمہ ہاشمہ دربارہ اعتقاد و اعتبار یقین کا جوہر ظن کا اور علماء فراموشی ہن کسی شخص کے جب تک
 نبوت و سکی ستوار نہ ہوئی کہنا چاہی مقدمہ حادیہ عشر روایات درباب مخالف طبقات زیرین
 باہر تنہا ایک روایت تو حضرت ابن عباس سے یہ ہے کہ میں تمہارے سامنے اگر کریم اللہ الذی
 خلق سبع سموات الہیہ کی تفسیر بیان کروں تو تم کا نہ ہو جاؤ دوسری روایت و نہیں
 یہ ہے کہ طبقات زیرین میں جن میں یا فرشتے اور انہیں سے تیسری روایت یہ بھی کہ جو کچھ اس طبقہ
 زمین پر جو سیادون طبقوں میں موجود ہے سب اسطرح اور بہت روایات و حکایات میں کہ قابل التفات
 نہیں مقدمہ ثانیہ عشر حدیث متنازع فیہ یعنی امی سبع انہیں فی کل ارض آدم کا و کلمہ نوح کہ کلمہ
 الی قولہ و نبی کہ نبیکم انیس جہ سے ہرگز قابل استناد و احتجاج نہیں ہے بعد ملائکہ غناط شداد و انیس لائل
 قاطعہ و برابین ساطعہ او سکر عدم صلاحیت و اعتبار کی بیان فرمایا جن جملہ مسالک مختصرہ یکبارگی
 مترفع اور پنج برکنہ کچھ اور سب لن ترانیاں اور بالاخر انیان ان حضرات کی خاک میں ملائین طبقات
 زیرین میں خواہ حضرت کہ تھے مثل مائنی یا انہیں خاتمیت میں برابر اور خطاب رسالت مآب کو صلی اللہ علیہ
 وسلم ان ہی دیگر خصائص میں افضل جانیے خواہ اس جناب کو خاتم حقیقی اور انہیں صافی شہرائی
 یا آپکا ختم بالذات اور انکا بالعرض تصور فرمائیے سب بہاؤ منشور آہو کہ سند و حجت ان سب حضرات
 سوا اس قول شاذ کے اور کچھ نہ تاجب ہی قابل اعتبار نہ تو عنایت الہی سیکے ہاتھ خالی اور و امتناع
 یاس ہی پر ہو گئے و الحمد للہ رب العالمین و قیل بعدا للفقوم الظالمین اصل موجب
 اس فتویٰ کی حضرت سیدنا و مولانا امامنا و مقتدا ملاذنا و ما و منا حضرت مولانا عبدالرحمن سراج
 بن عبدالسراج مفتی معشر حنفیہ یکے مشرفہ محییہ بین متبع المومنین بطول بقائے و اعلیٰ اعلام اسلام
 بحجہ و اعتناء اور باقی تین مذہب کی مفتیوں اور نیز دیگر علمائے اوسپرانی ہوا میر و مستحق ثبوت
 فرماتے اور بدع و ستائش جواب و محیب عبارتیں تحریر میں لائے جس روز سے یہ فتویٰ آیا نہ تو
 صاحب مسئلہ میں تو کچھ کہہ نہیں سکتے لیکن ہوا خواہ او کے بغیر اسرار اذائیں انسان طال لسان
 فاضل بریلوی اور انکو موافقین پر و اعتراض ہے سر و پا اختراع کر سکتے ہیں کہ مولوی عبدالحی صاحب
 لکھنوی وغیرہ بھی اسی مضمون کے معتقد ہیں اونس کوئی تعرض نہیں کرتا سو کو محمد حسن حبیبی کی تحریر

اعتراض کرتے ہیں درحقیقت یہ نزاع مدرسہ ہر سہلی بات کا جواب یہ کہ یہ لوگ راہ دین
 میں ہی اس لیے لگام و شتر سبے ہمارے کی طرح چلتے ہیں بڑا دریافت حقیقت حال جو ہنہ میں آتا ہے کہتے ہیں
 فاضل بریلوی فی اسی رمضان میں مولوی امیر احمد صاحب اور انور الدین مولوی امیر حسن صاحب نے آنحضرت
 صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت پر مہر کرائی برسوں سے اس مسئلہ میں مباحثہ ہوتا تھا جانیں یہ تحریر ہوئی اور
 بمقام میرٹھ ان والد مولود اور مولوی محمد عمر صاحب نے پھر مسوان میں مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی
 عبد الصمد صاحب سے تقریر ہوئی فضلاء را میور و مراد آباد بریلی و دہلی و ٹونک و بہوپال وغیرہ نے
 ان کے رد میں فتویٰ تحریر کیے لیکن لفظ مثل کی طرح چھوڑا سخن پروری سے منہ نہ پڑا اب اس عقیدہ
 انکار اور فضیلت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار ہی مولوی عبدالحی صاحب کی خدمت میں درخط سید
 حامد علی صاحب سے بھواتے پہلے خط کے جواب میں تو مولوی صاحب ممدوح نے معنی حقیقی خاتم چھوڑ کر
 طبقات میں خاتم اصنافی ٹھراتے در سری خط میں جب آئمضمون پر بھی اعتراض ہوا جواب اس کی صاف صریح
 اس لفظ کی خرابی کا اقرار کیا تحریر مہری مولوی امیر احمد صاحب اور مولوی امیر حسن صاحب اور خطوط مولوی
 عبدالحی صاحب اور اس طرح اہل کل تحریر انکی جن کا اس مختصر میں حوالہ ہی موجود جو جا ہی دیکھ لے بخلات
 مولوی محمد احسن صاحب کہ کہ ان سے کچھ تعرض ہی نہیں کیا جب انہوں نے سرور زنی بات بیان فرمائی
 آپ کہے آپ غلط ٹھراتے تو بحث ایں سے غلات و اب علم سمجھ کر بھجوائے لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمُ اَعْمَالُكُمْ
 سَلَامٌ عَلَيْكُمْ لَا تَبْغِي الْجَاهِلِينَ قلم روک لیا دوسری اعتراض کا جواب
 یہ ہے کہ نزاع مدرسہ کو اس مسئلہ سے کیا علاقہ اور اتفاق محبت خواہ مناشہ و مناہت کو
 رد و قبول عقیدہ میں کیا دخل اگر مدرسہ میں اتفاق رہتا تو کیا فاضل بریلوی نا تو تو لیا جس کے نسخہ
 ہو جاتے یا اپنا عقیدہ بیان فرماتے یہ لوگ علمای اہل سنت و جماعت کو حضرات و دامیہ پر قیاس کرتے
 ہیں کہ وہ اپنی مذہب کی امر ناحق میں ہی تائید اور اس کے منفعت کر لیے جھوٹی شہادت با تباہ خطائیں
 سمجھتے ہیں اور ہر جاہل و نابینا فاضل متبحر اور فاضل سنی المذہب کو جاہل ٹھراتے ہیں یہ شیوہ علوم
 اہل سنت کا نہیں فضلاء و علما کا کیا ذکر ہے کارپا کان را قیاس از خود گیر + دہمباند در نوشتن
 شیر و شیر + اگر یہ امر جو نزاع مدرسہ ہوتا تو فاضل بریلوی مولوی عبدالحی صاحب کو کہہ سوا اس
 مسئلہ کے اور مسائل میں او کی موافق اور سنی المذہب میں درخط کیوں بھجواتی اور مولوی محمد عقیق جلیلی

کہ ام مدرسہ میں نافو تو لیصاحب کو شریک میں فاضل بریلوی کے ساتھ کب اتفاق فرما کر علاوہ انہیں اگر نزع مدرسہ اہل قرار دیا جوی تو وہ نزع ہی نہ بھی ہر اپنے نفس یا دنیا کی واسطی نہیں خود مولوی محمد حسن صاحب بحواب خط مولوی محمد تقی علی خان صاحب تحریر فرماتی ہیں شاہ شورش اراکین اختلاف معتبرہ بھی ہر ان کی جانب سے

شورش موقوفی تو البتہ ایسی جلد نوبت برخواستگی موقوفی مگر جو باتیں مدرسہ اہل صاحب کی سنی گئیں اور اثر برطرفی بیشک ہوتا اور وہ باتیں یہ لکھیں اوگ مدرسہ صاحب کو متعصب صاحب تالیف لکھتی ہیں مدرسہ صاحب نے ہوشنگ آباد میں درباب عقیدہ عبداللہ خان صاحب سے مباحثہ کیا مدرسہ صاحب ہم لوگوں کے عقیدہ کی نسبت یہ الفاظ لکھتی ہیں قطع نظر صحت و عدم صحت ان کی نافو تو لیصاحب کو اسباب کا کہ علت موقوفی مدرسہ یعنی جو کہ سخاوت حسین صاحب فی الحال و بالمال اختلاف عقیدہ ہر صاف صاف قرار ہے اختلاف ہو سکے پروا نہ موقوفی میں اور اس فریق کے اہل چندہ سے اور تحریر میں لانا ایک وجہ لی اصل یعنی کمی رقم وصول چندہ کا علمای و نیدار سے بس بعید سے غرض صدائے فرین برظرفت اسی مردہ اسکے سوا بہت باتیں اس جانب کی کہ غرض دربارہ مدرسہ ہستی سنہین و کمین قابل تعرض ہیں لیکن ہم صرف سترہ الزام کا ذکر اری مدرسہ پر وادہ کر دتے ہیں جو اسی تحریر و دیگر تحریرات و دستخطی نافو تو لیصاحب سے کہ بحث ہم خود و کمین ثابت ہیں یا جبکا انکار نہیں کر سکتے آؤں خط مذکور کی اسی عبارت سے جو ابھی منقول ہوئی ظاہر کہ اس وقت موقوفی مدرسہ صاحب محض بشورش اراکین

ہوئی حالانکہ اسی خط میں ارقام فرماتی ہیں ارباب شورش میں یہ بات قرار پاتی تھی کہ امر متنازع فیہ میں جو چہ بعد مباحثہ فکر یا دیگا او سپر عمل ہوگا اراکین کا مشورہ نہ لیا جائیگا سبحان اللہ تعالیٰ معاہدہ اسی کو کہتی ہیں و ہم نافو تو لیصاحب مدرسہ صاحب موصوف کو کہ علمای اہل سنت سے ہیں اپنی عقیدہ کا مخالف اور متعصب و صاحب تالیف لکھتی ہیں تو یہ بات بخوبی ظاہر ہو گئی کہ نافو تو لیصاحب کا اور سہارا عقیدہ جلد ہی اس صوبہ میں رامی دو صاحبوں عقیدہ واحد کی خصوصیت میں حال میں وہ بجرم عقیدہ کسی کو موقوف کرنا چاہیں ہرگز نہیں اور نہ اقرار نامہ میں نزع فریبی کے نسبت یہ شرط لکھی ہے تو الزام اس فریق کا کہ فاضل بریلوی باوجود اتفاق دورای کے برخلاف اقرار نامہ کار بند ہوتے سرسبز یا با اجتماع و اشباع نافو تو لیصاحب نے کہ وقت تحریر اقرار نامہ سے ملقب ہوا اراکین ہوتے فاضل بریلوی سے اور نہ کراستہ وقت حضرت قدوۃ العارفین شاہ نظام الدین صاحب سے عہد واثق کر لیا کہ درباب مدرسہ کسی عقیدہ کی ترجیح ملحوظ نہ ہوگی تو وہ صاحب اسطرت کا اور ایک اسجانب کا ارباب شورش سے مقرر ہوئے اور اقرار نامہ تحریر ہوا اور نہ ایسا ہرگز نہ ہوتا مسیحو ہم اراکین نافو تو لیصاحب

برخلاف عمد سابق بار بار نزاع نہی کو دخل دیا تین درس اس فریق کے مقرر ہوئے اس جانب سے کسی نہی
 نکلیا اور اوپر سے رشتہ تقرر مولوی سید کلب علی شاہ صاحب اس درجہ شورش ہوئے کہ نوبت معاہدہ جدیدہ کی
 پہنچی کہ آئندہ غلہ و شنبہ وغیرہ میں اراکین داخلت کریں گے لیکن درباب تقرر مولوی سخاوت حسین صاحب
 پچھرا عہد ہی کان لم یکن ہو گیا اور یہاں تک نزاع کو طول دیا کہ اس کے علمائے بھی بخاطر اونکی اپنی راضی منسوخ
 کر دی اور بلا وجہ حکم موقوفی مدرس متا صلا و فرمایا جب یہ امر بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اس طرفت کے علماء اور اراکین کو
 مدرسہ میں اجراء نہیں عقائد کا اور سب درس اپنی ہی مذہب کو رکھنا منظور تو ناچار فاضل بریلوی فرمایا فریقین
 شریک چندہ میں تخصیص ایک جانب کی حکم ہے تینوں درس تحت ایک طریق اور مدرسہ اول دوسری فریق کا
 ہو دو نون امر سے جو چاہو اختیار کر لو اول تو اقرار کر لیا لیکن آخر کار وہی گفتگو پیش ہوئی کہ مولوی سخاوت حسین
 صاحب کی موقوفی منظور کرو فاضل بریلوی کو مولوی سخاوت حسین صاحب سے کچھ حلقہ بلکہ تعارف بھی تھا مگر یقیناً
 صرف بزم عقیدہ موقوف ہو تو سترے یہ امر گوارا نہوا چہاں ہم نا تو تو بے صاحب اسی خط میں ارقام فرمائے ہیں
 اراکین کی بحث کا علم آگیا بھی ہے کہ ہر امر میں خلاف اقوا نامہ بحث کرتے رہے۔ پھر لکھتے ہیں اپنی طرف سے نزاع درباب
 تقرر مولوی سخاوت علی وغیرہم کے نہیں ہوا اور نہ تشدد امتحان میں واقع ہوا البتہ تقرر حافظ احمد حسین صاحب
 میں عذر کی چندہ پیش ہوا تھا آپ کو جانب سے ہر تحریر کرتے ہیں میں نے حسب وعدہ مولوی صاحب (یعنی
 مولوی یعقوب علی صاحب) سے حسب قدر گفتگو کی ملاک اسکا مصاحبت تھا مگر میں اس میں کامیاب نہوا اور
 اب بھی اقرار کو پسند نہیں کرتا لیکن توقع اصلاح کی نہیں نا تو تو ایسا کہ عباس جانب سے کچھ نزاع اور امتحان
 میں تشدد نہونا اور اپنی فریق کا برخلاف معاہدہ ہر امر میں بحث کرنا اور اوپر سے درخواست مصاحبت اور اوپر
 انگار اور تفریق پر اصرار تسلیم ہے مصر عمرت دراز باد کا سینہ غنیمت است + البتہ اس لفظ سے قلم رو
 لیا کہ جیسا و سطرف سے اصلاح کی توقع نہی تو ہم بھی با پس عقیدہ دیدہ و دانستہ اونکی شرکت اختیار کر لی
 اور خط مورخہ سلخ جب موسومہ فاضل بریلوی میں صاف لکھتے ہیں امتحان اقرار ملین گیا اور حضرت اراکین
 کی بھی زیادہ خدمتگداری ضرور نہیں صرف اس قدر جو اونکی مخدوم نا تو تو ایسا کہ فی نظر سید القوم خادم
 کر دی کافی اور یہ رسم جامع مانع اونکی تعریف میں نہایت وافی فی الواقع ان حضرات نے برخلاف معاہدہ
 ہمیشہ مفیادہ نزاع کی جو عمد کیا اس پر قائم نہی خرابی مدرسہ انہیں کی سعی کا نتیجہ ہی باوجود اسکے جو لوگ
 بمقابلہ تحریات و تخطی نا تو تو ایسا کہ اونکی زبانی باتو نہی کہ علمائے اہل سنت کی نسبت کہ میں اور اوپر از امت نام

تاکم کرتی من اعتبار لادین یا اختلاف عقائد اور حمایت حق کو نزاع بیجا یا نفسانیت اہل علم پر محمول کر کے
فریقین کو برابری یا اختلاف فقہا کی طرح سہل سمجھا جائے کہ جو حق پر نظر آئے تو جواب اس نا انسانی کا محکمہ
حشر من خدا سو یا ونگے فاصبحی و احشی حکم اللہ و بدیننا و هو حکم الخ کلمین ○

پنجم دوسرے خط میں لکھا واقع میں امور مشترکہ میں ترجیح اہل جانہین کو نہیں ہو سکتی اور
جب فاضل ریلوی نے انہیں پنج مقرر کیا تو وہ تقسیم کی جوت تک دیکھی نہ سنی یعنی اشیای قدیم
رہے اور جو چیزیں قابل تقسیم نہ تھیں سب آپ کے لیے لیں اور تالاش کرنا یا قسمت لیکر دوسری
بنوانا اس فریق کے حصہ میں آیا ایک شاعر نازک خیال نے یہ چند شعرا اس عمدہ تقسیم کے حاملین میں
کئے نظر سکھ کہ بہت لایجری اذان میں آبادی دو عالم صحر اذان توہ این مہر و سیاہ
برنجی اذان میں وہاں تمیش سیم مصفا اذان توہ این اہل چندہ چند کسان ہم اذان میں وہاں لاد پاک
اوم و حوا اذان توہ بہر حصول چندہ بریلی اذان میں ایران و روم و شام و بخارا اذان توہ از جلد پاک
مخطوط اذان میں اجزای سادہ چون پنج زیبا اذان توہ باقی ہر پنجہ ماند ز از صرف مدرسہ جملہ اذان ما
و تقاضا اذان توہ ششم نافو تو مصباح فی مدرس کو خود بلایا ہر مضمون اشتہار کے جسکی تحریر
صرف مولوی محمد یعقوب علیخان صاحب کیطرت نسبت کی پیام رسان پنج خود بلانا اور خود تفسیح چاہنا اور
ایسی بے اہل امور کی شہرت دنیا کس مذہب ملت میں روا ہی سہماں ابد مسافر نوازی اور اپنے
مددگاروں کے ساتھ وفاداری اسی کو کہتی ہیں رع این کا از تو آید و مردان چنین چندہ لطف ہے
کتاب وہ اشتہار غائب ہی نقل اسکی ہر چند طلب کی نہ دی کہ سید خراسانہ اسکا بخد ف الفاظ مکرر یہ کہ سہجا
اور نقل دینی کا بھی وعدہ کیا مگر الفای وعدہ نصیب اعداے کانت مواعید عرقوب لہا شایہ و ما لو عید
الاباطیل اور ایک امر پس عجیب ہے کہ شہدائے کور میں ہاں مولوی مقبول حسین صاحب نہایت طمطراق سے
مندرج اور عبارت مولوی سید غلام امام صاحب میں اپنی مطلب پر دستہ اقتدار ہی حقدردیج و شاعر
کی اونہوں نے لکھی قلم انداز کر دی ہشتم مدرسہ بخرن تعلیم کتب درسیہ جاری ہوا تھا مدرسہ اول کی کوئی
کھیا اور اوکی جگہ آج تک دوسرے شخص مقرر نہ ہوا اور طلبہ ہر جہ اول کہ مدرس صاحب کو پاس جمع ہو جاتے
منتشر ہو گئی ایسی کالہ داتی مدرسہ دیوبند و اگرہ و کانپور وغیرہ مدرس میں بھی ہوتی ہی یا نا تو تو صاحب
ہی کہ حصہ میں آئی ہشتم مرزا غلام قادر سیک صاحب ہمت نے کاغذات حساب مدرسہ سہ شہادت کر دیا

کہ او سطر آمدنی تنخواہ مدرسین معہ مدرس اول و کرایہ مکان وغیرہ مصارف سے زیادہ ہو کر اصرار بہستور ناہیسی
 غلط بات جسکا ابطال کاغذات سے ظاہر معاملہ دینی میں لکھنا بہر اصرار کرنا کام کسکا ہے
 بہ ماہ جمادی الاولیٰ صرف چھپیس ہزار روپے علماء و چندۃ اراکین و معمول ہونے اور سوقت مدرس بلایہ گئے
 اور جب بہ ماہ جمادی الثانی ۱۰۷۱ آئے تو بوجہ ثبات مقدار و معمولی حکم سوقتی صادر ہوتا ہوا وہ
 کیا کہنا ہے وہ ہم سوقت باتفاق ارباب شوریٰ تنخواہ مدرس اول سے ماہوار تک منظور
 ہو کر شہتار جاری ہوا آمدنی چندہ کس قدر تھی اور بہ ماہ جمادی الاول مولوی عبدالغنی صاحب بمشاور
 علم طلب ہوتے اور نہیں تنخواہ کہاں سے دی جاتی یہ سب امور بامید ترقی چندہ تو بوجہ تشریف اور
 مولوی سخاوت حسین صاحب وہ امید کسب و معسر منقطع ہو کر مایوس کلی ہو گئی کریمہ و لا تیسار سوا
 مِنْ شَوْحِ اللَّهِ پیر ہی نظر نہ کی یا زور ہم اگر فی الواقع تخفیف صرف بنظر اصلاح
 کار مدرسہ بلایہ عایت و طرفداری کسی ذریعہ عقیدہ کے منظور سوقتی تو مدرس دوم جن سے انصاف کیا
 مدرس اول و شوارب مدرسین و نگاہی کام کر سکتے ہیں تخفیف میں آئے نہ مدرس اول و دوازدہم
 چہ مہتر مدرس اول کی تالاش ہی اشتہار چھپا خطوط جابجا گئی جب مدرس آئے تو یہ ٹھہری کر انہیں
 سوقوف کر کے کوشش کیجا وری وادہ کیا تجویز اور کیا کوشش ہے مع آفرین باد برین ہمت مردانہ
 سینر و ہم شہتار مطبوعہ میں کہ بعد تفریق مدرسہ مطبع صدیقی میں جہاں اپنے مدرسہ کو سب مدار
 شہر سے پہلے اور سبکے اجرا کا سبب قرار دیا ہے ایسی غلط بات کہ تکلف لکھ کر چھاپ دینا حضرت ہی کا
 کام ہے صد نا آدمی واقف ہیں کہ مدرسہ اکبری جو ابلیہ انہ اکبر حسین خان صاحب مرحوم نے خاص اپنی صرف
 جاری کیا ہے اور مدرسہ سے مقدم ہے اگر انکو حوصلہ عالی کو کہ باوجود تہواری ریاست کو تنہا کھیل اس
 کا ذخیرہ ہو گئیں اور دینداری اور بلند ہمتی میں بڑے بڑے رئیسوں اور مردوں سے فائق ہو گئیں
 اور دن کی مشوق و رغبت کا باعث کہا جاوے نہایت بجا ہر نانہ تو لیا صاحب ناحق دال علیٰ تخیر بقیہ میں پرایا
 منصب غضب کرتے ہیں اور مدرسہ نانہ تو لیا صاحب اور مدرسہ اہلسنت و جماعت دونوں نمبر لہ اجزای تحلیلیہ
 مدرسہ مصباح التہذیب میں ایک کو درگزر سے مقدم کہنا صحیح نہیں اور مدرسہ شریعت بھی تفریق مدرسہ سے مقدم
 ہے اور مولوی ہدایت علیہ جب ہمیشہ سے بڑے بڑے میں ہیں مدرسہ نانہ تو لیا صاحب جسٹیت سے کہ او نکاہ
 ہی تقدم نہیں کہتا چہار و ہم مدرسہ اکبری کو بطور کتب لکھتے ہیں جانا کہ یہ مدرسہ نانہ تو لیا صاحب کی بڑی مدرسہ

درسہ سہی باعتبار استقامت و مدرس اول و طلبہ کمین اچھا کائنات تو ایسا جب فرمائیں کہ مصباح التہذیب میں
 شرح شمسۃ و حاشیہ سید سید کو فی پڑھتا ہو یا انکو مدرس اعلیٰ یہ کتابیں پڑھا سکتے ہیں و مان سوانہ طلبہ
 صرف نحو خوان اور لکھنؤ قرآن خوان کو کون پڑھتا ہو اور سچوم اطفال پ حضرت کو پڑھنا ہی بوجہ جامعہ کتب
 کو پڑھ سوا و ان اس قدر لڑکے ہمیشہ پڑھتے تھے تباہی مصباح التہذیب کے اجرا میں مسلمانوں کو کیا فائدہ حاصل
 ہوا یا نہ ہو ہم اپنے مدرسہ کی دو شاخیں شہر کمین میں قرار دی ہیں صرف اوٹھا آدنی شہر کمین ہی ہے
 گونا گونا گویا جب کہ مشربون فر کہ اوٹھیں زیادہ دخل رکھتی ہیں واسطہ نائش مدرسہ نانو تو ایسا جب
 برای نام اوس سے متعلق ٹھہرا و جس سے نگاہ عوام میں صرف مدرسہ پڑھانیکا موقع مانقہ آبا شتان و ہم
 اسم نویسی شرکائی چندہ میں کمال نمائش کی تا اہلسنت و جماعت کی شرکت ثابت اور لوگوں کو غربت
 حالانکہ بہت صاحب ہرگز مصباح التہذیب میں چندہ نہیں دیتی بلکہ مدرسہ اہلسنت میں شریک ہیں اور
 عمائد شہر کمین کا چندہ دیا نہ کہ مدرسہ سہی متعلق ہو اور بعض صاحب محض برہایت و خاطر داری اہل شور
 و آہلین مصباح التہذیب یا بوجہ بلال و خصوصیت معاملات دینیوی کہ فاضل بریلوی اور محترم مدرسہ اہلسنت
 سہی کہتی ہیں اوس طرح شریک ہیں کچھ لوگ ابھی اس حال سے واقف نہیں کہ نانو تو ایسا جب مدرسہ بوجہ
 اختلاف عقیدہ مدرسہ اہل سنت سے علیحدہ کر لیا اور بعض حضرات سہی سے اختلاف عقیدہ فریقین کو
 اختلاف مسائل خیرئہ کے قبیل سے سمجھتے اور فریقین کو ہم عقیدہ جانتے ہیں بی بصیرت رہا باشد
 در حق و باطل تمیز + کوریک و اند عسای سحر و اعجاز کلیم + ہر عقیدہ ہم اسی شمار میں بعد اسم نویسی
 شرکائی چندہ تحریر فرماتے ہیں یہ سب کے سب بعینہ نقل امام اعظم کو فی رحمۃ اللہ تعالیٰ اور معتقد طرق
 اربعہ حضرات درویشان صوفی ہیں اس عبارت سے دفع مظنہ خلق جو نانو تو ایسا جب اور انکو مدرسہ
 کی نسبت ہو منظور سو وہ مظنہ یہ ہرگز نہیں کہ آپ کو سب شرکاء غیر مقلد اور حضرات اولیا سہی بے اعتقاد ہیں
 یہ فرمائیے کہ آپ تقویۃ الایمان اور اوسکی مصنف کو مانتے ہیں یا نہیں اور اس کتاب اور کتاب تقویۃ
 عبد الوہاب میں کیا فرق ہے جس کے طرف داریہ نسبت کی جاتے ہیں صرف اس اعتقاد و تقلید سے کیا ہوتا ہے
 ۵ طبع دون ازہ تقلید نہ یکان نرسد + پا اگر خواب کند چشم تخراند اور + ہم نے ایک تحریر
 آپ کی در باب تقویۃ الایمان و نصیحتہ المسالین دیکھی ہے بلغظہ نقل کیا جاتی ہے
 ۶ تحریر نانو تو ایسا جب در باب تقویۃ الایمان و نصیحتہ المسالین

تنبیہ بجا بالہام الباطل
تغیر حقیر در کتاب را دیدہ ام جانے خلاف شریعت و در انہا یافتہ و بعض امور کہ مخالف طبع انبیا و انصار
بل گورستان بخت شعار مندرج اندیا از قبیل تعدید باید شد یا تسامح را در تصور جا باید او و از حضرت
مولفین آنہا کہ عمر و تحصیل رضای مولی صرف نمودہ اند از سن شان از گرد طعن عامین با کسبت ہر کہ ایشان
گمراہ گوید یا در پی کفر ایشان پوید خاکش بدین باد او خود گمراہ است کہ خدا خواہد کہ پر وہ کس در

میل او در طعنہ پاکان برد + کتبہ محمد حسن الصدیقی
اصحاب اجنا
خدا جانے اہل نوتہ خود اپنی کلام کو نہیں سمجھتی یا تغلیط عوام کے لیے دو نون طرح کی بات لکھ رہے ہیں
کہ وقت پر حبس موقوف ہو کہ مدین گو خواص پوچھیں کہ فان کنت لاتدری فتکلم بصیئہ + وان
کنت تدری فالصیئہ اعظم + جس حالت میں وہ اس عقیدہ مجیب کو موافق ہیں گو مخالف گور پرستوں کے
ہوں تو اونکی صحت کا اقرار واجب تھا عذر تسامح و تعدید محض مجمل اور کیا تسامح اسکی کو تھی ہیں کہ
قرآن و حدیث کو اپنی رائے سے تفسیر کہ احکام اقتراع کرین اور انبیا و اولیا کی نسبت جو دلعین آوے
لکھیں مستحبات و سباحت کو محض و شرک شرا کر مسلمانوں کو کافر و مشرک کہیں اور تمام کتاب اس قسم کی باتوں
خالی نہو با اینہما اگر عذر تسامح و تاویل کو گنجائش ہے تو کوئی کلام کسی مجنون کا غلط نہیں اور کتاب مذکورین
انبیا و اولیا سے برباکی اور زبان درازی اور اونکی کسر شان میں نہایت محنت اور جانفشانی کی ہے
کیا عوام پر تعدید و تشدد کا بھی دستور ہے یا ہمسایوں کی ایذا پہنچانے کے لیے اپنا گھر جلانا اور پرائی شگون
کے واسطے چہرہ سپاٹ بنانا ضرور ہے خدا جانے مجیب اور اونکے ہم مشربوں کو کیا ہو گیا ہو لفظ تعدید
و تشدد و تسامح کے معنی یک نہیں جانتے اور لکھنی پر تیار ہیں اس قدر بھی نہیں سمجھتے کہ ضرورت و عہد
عذر تسامح و تعدید کیا ہے بلکہ رعایت جانب حضرت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم اہم و لذات تو یہ سب

قبول نہیں کرے درختار میں سے و ہذا ہوا الذی یلزم التعویل علیہ فی الاقواء والقضائر رعایت بجانب حضرت
المصطفی صلی اللہ علیہ وسلم خود مولوی اسماعیل نقویۃ الامیان میں تحریر کرتے ہیں کہ ایسی جگہ تاویل کو
داخل اور نیت کا اعتبار نہیں ہے معنی کلام کو ٹکڑے ٹکڑے جو اس سے متبادر ہو و نگوی تو اونکے کلام کو تاویل
اور تسامح پر متحول کرنا تو یہ القول بما لا یرضی بہ فانکہ یہ وہی مثل ہے مدعی سست گواہیست
و اس طرح کہ زنا بہ عبد الوہاب بخدی کے طرف منسوب ہیں جسے خواجہ معز لہ ظاہر یہ وغیرہم
اہل بدعت و اہل اہل خدا اور کچھ اپنی طرف سے ایجاد کر کے ایک مجموعہ سہی کتاب التوحید لکھا حاصل

۱۵
سید احمد علی
نیر افندہ لائبریری
فتویٰ نیر افندہ لائبریری
بن حضرت محمد مصطفی
صلی اللہ علیہ وسلم
کی طرف داری کا
بیلہ ۱۲

شیعوں سے امید زیادہ ہو اور باتہ المتقدمین میں تو کہ امیر بن عیسیٰ مولوی امیر احمد اور مولوی حسین صاحب اپنے شاگرد مولوی عبدالباری کے نام سے تالیف کر کے چھپوائی تو عبدالوہاب بخاری اور اسکے عقائد کی بھی نہایت مزاح و طنز کی ہے اور مولوی بشیر الدین صاحب فتویٰ نے صواعق المیہ میں نجدیہ کو ساتھ بن حزم اور بن قییم اور بن تمیمہ وغیرہم ظاہری کی بھت تعریف لکھی ہے اور مولوی نذیر حسین صاحب عیار الحق میں واؤ و ظاہری کو مجتہدین المہجی سے شمار کرنے میں شاہ عبدالغفر رضا رجم الشیاطین میں فرماتے ہیں واؤ و ظاہری و متابعانہ اذ اہلسنت شمر دین درجہ مرتبہ از سبقت است اہلسنت اور مترک ساختہ اند و باختلال عقل و فساد عقیدہ نسبت کردہ ابن حنبلان اپنی تاریخ میں ابن حزم کی نسبت لکھتے ہیں و کان کثیر الوقوع فی العلماء المتقدمین لایکاد یسلم من لسانہ احد ففترت عنہ القلوب استمدت لفقہاء وقتہ قتما آوا علی نقضہ ردوہ اولوہ و اجمعوا علی تفضیلہ و شغلوا علیہ و حذرہ و اسلطعہم انہم اور ابوالعباس بن جریر نے نقل کیا ہے کان لسان ابن حزم و سیف الحجاج شقیقین انما قال ذلک کثرة وقوعہ فی الاکثرہ اور علامہ ابن حجر کی اور اکثر کابر ابن تمیمہ اور اسکے عقائد فاسدہ پر سخت تنبیہ و علامت کرتے ہیں اور ظاہریت او سکی اور اسکے شاگرد ابن قییم کی اور اصرار و نکاح اثبات حجت پر نہایت ظاہر یا ائمہ یہ حضرت سنی ہونیکا دعویٰ رکھتے ہیں اور بعض مسائل و عقائد اور صحاح سستہ وغیرہ کتب اہل سنت کو مانسی میں اتفاق اس نے فرقہ کا اہلسنت و جماعت کے اور اس طرح سنی کہنا اپنے فرقہ کو سنیت کی علامت نہیں اور اہل بدعت و اہل اہل بعض مسائل و عقائد میں شیعوں سے اتفاق رکھتے ہیں اور بعض صحاح سستہ وغیرہ کو بھی مانتے اور اپنے فرقہ کو سنی کہتے ہیں اور جمہور معتزلہ فرقہ میں جنفی المذہب ہیں بلکہ خلاف ان حضرات کا اور ان کے خلاف سنی کہیں زیادہ ہے کہ اکثر عقائد اور فرقوں کے اعتقاد کر کے جو دلائل اور ہونے قائم کیے بخلاف جواب اہلسنت کہتے ہیں اولیٰ یا گذرہ بروزہ علاوہ ہے ۵ طرفہ شاگرد کہہ میگے یہ سبق کو استاد و ہر چند یہ مذہب بعض بے بنیاد و لیکن توجہ کامل اور اتفاق تمام اور نکات ترویج عقیدہ اور حمایت اعانت ہندوہوں میں کہ بڑے چھوٹے امیر فقیر عالم جاہل سب اس کام میں کیدل ہیں اور بے پروائی فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کی اپنے مذہب اور ہم مذہبوں کے امداد اور اعانت سے اس کی ترقی کا موجب ہے ہذا آدمی اور ان کے عقائد بے بنیاد و دیات میں وعظ کہتے پرتے ہیں جہاں جاتی ہیں ہم مذہب اور ہندو آسمان پر اور اہل حق و باطل متعجب یا عارت کامل ہرگز

تنبیہ اجماعیہ
میں تو کہ امیر بن عیسیٰ مولوی امیر احمد اور مولوی حسین صاحب اپنے شاگرد مولوی عبدالباری کے نام سے تالیف کر کے چھپوائی تو عبدالوہاب بخاری اور اسکے عقائد کی بھی نہایت مزاح و طنز کی ہے اور مولوی بشیر الدین صاحب فتویٰ نے صواعق المیہ میں نجدیہ کو ساتھ بن حزم اور بن قییم اور بن تمیمہ وغیرہم ظاہری کی بھت تعریف لکھی ہے اور مولوی نذیر حسین صاحب عیار الحق میں واؤ و ظاہری کو مجتہدین المہجی سے شمار کرنے میں شاہ عبدالغفر رضا رجم الشیاطین میں فرماتے ہیں واؤ و ظاہری و متابعانہ اذ اہلسنت شمر دین درجہ مرتبہ از سبقت است اہلسنت اور مترک ساختہ اند و باختلال عقل و فساد عقیدہ نسبت کردہ ابن حنبلان اپنی تاریخ میں ابن حزم کی نسبت لکھتے ہیں و کان کثیر الوقوع فی العلماء المتقدمین لایکاد یسلم من لسانہ احد ففترت عنہ القلوب استمدت لفقہاء وقتہ قتما آوا علی نقضہ ردوہ اولوہ و اجمعوا علی تفضیلہ و شغلوا علیہ و حذرہ و اسلطعہم انہم اور ابوالعباس بن جریر نے نقل کیا ہے کان لسان ابن حزم و سیف الحجاج شقیقین انما قال ذلک کثرة وقوعہ فی الاکثرہ اور علامہ ابن حجر کی اور اکثر کابر ابن تمیمہ اور اسکے عقائد فاسدہ پر سخت تنبیہ و علامت کرتے ہیں اور ظاہریت او سکی اور اسکے شاگرد ابن قییم کی اور اصرار و نکاح اثبات حجت پر نہایت ظاہر یا ائمہ یہ حضرت سنی ہونیکا دعویٰ رکھتے ہیں اور بعض مسائل و عقائد اور صحاح سستہ وغیرہ کتب اہل سنت کو مانسی میں اتفاق اس نے فرقہ کا اہلسنت و جماعت کے اور اس طرح سنی کہنا اپنے فرقہ کو سنیت کی علامت نہیں اور اہل بدعت و اہل اہل بعض مسائل و عقائد میں شیعوں سے اتفاق رکھتے ہیں اور بعض صحاح سستہ وغیرہ کو بھی مانتے اور اپنے فرقہ کو سنی کہتے ہیں اور جمہور معتزلہ فرقہ میں جنفی المذہب ہیں بلکہ خلاف ان حضرات کا اور ان کے خلاف سنی کہیں زیادہ ہے کہ اکثر عقائد اور فرقوں کے اعتقاد کر کے جو دلائل اور ہونے قائم کیے بخلاف جواب اہلسنت کہتے ہیں اولیٰ یا گذرہ بروزہ علاوہ ہے ۵ طرفہ شاگرد کہہ میگے یہ سبق کو استاد و ہر چند یہ مذہب بعض بے بنیاد و لیکن توجہ کامل اور اتفاق تمام اور نکات ترویج عقیدہ اور حمایت اعانت ہندوہوں میں کہ بڑے چھوٹے امیر فقیر عالم جاہل سب اس کام میں کیدل ہیں اور بے پروائی فرقہ ناجیہ اہلسنت و جماعت کی اپنے مذہب اور ہم مذہبوں کے امداد اور اعانت سے اس کی ترقی کا موجب ہے ہذا آدمی اور ان کے عقائد بے بنیاد و دیات میں وعظ کہتے پرتے ہیں جہاں جاتی ہیں ہم مذہب اور ہندو آسمان پر اور اہل حق و باطل متعجب یا عارت کامل ہرگز

اعتقاد اداون کا عوام کے دلون میں جماتی مین بہت جگہ داریں اور کما مین علیہ کو تعالیم عقائد جوئی
جب یہ جماعت فارغ ہو کر عالم مین پھیلے گی ایک جہان کو اپنے طریق پر کر لیکر عالمی بہت سی کوئی
باقی ہی رہا تو سوچا جس کو مقابلہ میں اسکی کون سنیگا اور ہر یہ کوشش اسطورت یہ نفلت اگر کسی کیفیت
توجہ دہرین مذہب بہت تلک ہندو شخصت ہوسے علاج باقیمہ قبل ازہ توقع باہر کرو + درین سود
نادر و چوکارفت از دست + افسوس تو یہ کہ ان صاحبو کو واسطہ نکل عرق ہریزی و جانفشانی اور وہ
چیم ہندو کی پاسداری و مکیہ کہ ہی خیال نہیں کیا کہ ہم ہی کوشش کریں تا روزش اس نطاب پر حساب
کہ تم نے باوجود قدرت ترویج علم و حفظ مذہب مین سعی کئی کجات رہے اور یہ مذہب کہ صحابہ کرام و علمائے
عظام نے ہزار محنت و مشقت سے قائم کیا و رہم و رہم نہ ہو جائے **وَاللّٰهُ الْمَوْفِقُ وَبِهِ تَسْتَعِينُ**
وَمَا عَلَيْنَا اَلَّا الْبَلٰغُ لِلْبَيِّنَاتِ وَالْخُرُوجُ لِنَا اِنْ اَحْمَدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ
وَالصَّلٰوةُ عَلَى خَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَرَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ وَاَكْبَرُ الْاَوَّلِينَ
وَالْاٰخِرِينَ مُحَمَّدٌ وَّآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِينَ تَذِيْلُ ان دنوں مخالفین
کے دوسرا نظر سے گذرے ایک قسمی یہ نفس المؤمنین فی رد قول المجاہدین و سہرا چھوٹے ساڈر ہندو
جسکا بڑا نام تنویر الضریعین یعرف البصیر فی فتاویٰ فی نظیر گھنٹا مصنف کا تحریر کہ مولوی امیر حسن اور
مولوی امیل احمد نے مطبع مطبع نور کا پیور مین چھپوا کر شتہ کیا ہے سن کر تو دہو کا ہوا تھا اور سات تالیفیں
اور امثال سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ پڑھنے والوں نے نہایت ملطراق سے شہرہ کیا تھا
کہ فتاویٰ بے نظیر کا جو مطبع اسدی نئی است کے رد میں چھپا ہے جواب آیا لیکن دیکھنے سے معلوم ہوا کہ
بزرگ طبل جنگ آواز بلند اور شکم خالی ہے فقط پانچ شخصوں کی بعض باتوں پر جو بحث سے بے علامہ محض
ہیں اعتراض و اصل بحث سے بالکل غرض ہے **بِاِشْرَارِ سُنَّتِہِ** پہلو مین دل کا + جو چاہا تو ایک قطر
خون نکلا + بالفرض اگر وہ اعتراضات صحیح ہی ہوں تو کیا فتاویٰ بی نظیر رو ہو گیا یا امثال و حواکم
ہو گئے پڑنا حق خوش ہونا کہ ہننے فتاویٰ بی نظیر کا و اور اس سے اعتبار کر دیا جو جس جنون اور بالہو
نہیں تو کیا ہے خواص ایک طرف اس حرکت پر عوام ذی فہم ہی ہستی مین کہ اس سے تو فتاویٰ بی نظیر کی
رفتہ بڑھ گئی اعتبار زیادہ ہو گیا کہ عیسائیوں مین کو بھی بعد شخص مانع کوئی اعتراض اسو خارج از بحث
کے سوا تاہم نہ آیا و نہ ضرور لکھتا اور کشیدہ مطالب ضروری پر تطویل لا طائل کو ترجیح نہ دیتا بیکار باتوں پر

اس قدر موافقہ اور اسد رجہ و اولیاء ہر اگر کوئی بات مفید حاصل مطلب پائے کر سکتے تھے اگر اسی وقت
نقدہ آخر کتاب پر اقتصاد و تامل و ماسوا ان مقامات کو باقی کلام اثن صاحب کا جن پر غلط فہمی کیا اور نیز
تحریرات و دیگر غلط اور سب کو یک ہی مناسبت سے سالم میں سے و اس قدر شدت و تعدد و تفصیل و غرض حاصل شد
بہ الامعان کیا وہ تحریر میں اس قدر مفید و کمال ابطال و در مذہب ختم کے استیصال میں کافی نہیں تھے۔
رسالہ موسسے نبوت و ختم نبوت انبیاء و مفرضین ہر تا وقتیکہ ایک اعتراض مخالفین کا باقی رہ گیا تھا
منظرہ و دعویٰ اسکا تا حشر ثابت نہ ہو گا پھر اس تعریف سے سوال کیا کہ عداوت کی نگاہ میں یہ صفت جو تو نہیں
اور باقی بغیر مذکورہ باتوں سے سیاہ کر کے اور نہیں خواہ مخواہ تنابہی بنیظیر و قرار دے اور کیا نامہ کہ اسکا
صفحہ ۱۔ صفحہ ۳۰ سے **صفحہ ۱۰** تک مولوی عبد الغفار صاحب کو ایک نکتہ خطا
پر جسکا ماخذ تھنا عشریہ یہ مولوی عبدالحی صاحب کا اعتراض غصب کر کے بہت شور و شب کیا ہے
اور بلا ضرورت داعیہ بہت حد تکین کمدرین تانا واقعہ سمجھیں یہ رسالہ بڑے محنت کا ہی دلائل مولوی
عبد الغفار صاحب اس میں مختصر نہیں کہ اسکی غلط سہو جانی سے دعویٰ میں ہرج واقع ہو تو اعتراض کو
اس قدر طول و دنیا محض بیکار و در بساط مکنت دانان خود منہ و منشی شرف و منیت یا سخن دانستہ
گویا مرد و غافل یا جوش و فہر تو یہ ہے کہ اس سے سن کر مصنف اور اس کے ہم مشربوں کو روکنے و کڑی ہو کر
تمام بدن کا نہ گیا حدیث صحیحین فائزہ افضل و افاضل و یاد آئی مولوی صاحب کو اسکا مصداق اور اولیاء
بنو عبد الرحمن خان صاحب کو جو ہم چہا پنے فتاویٰ بنیظیر کے العیاذ باللہ نسبت کفر و ارتداد کرنا بلا طرقت
جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جمعین کے قرار دیا اور مرتد و کافر بنایا
حالانکہ اصل اس تقریر کی مختصر انا عشریہ میں موجود مالک جعفر و جمال و مقام سوال جواب و حق پیغمبرین
کلیہ گفت قال علیکم اوصا حیکم کذا و این امانت بسوی اہل اسلام تہ بخود شیوہ کافران و مرتدین و زنا
یونہ اور یہ کہ کسی کے رنگ و کمر سے ہوتے شراب کی کچھ یہ حدیث یاد آئی کہ سینہ جناب رسول خدا قدس سرہ و نیز
کو مصداق اسکا اور مور۔ ان احکام کا ٹھہرایا اور موجود ہونا لفظ بنیکم اور اس کے امثال کا
کلام بلا غفلت لطاف سرور نام علیہ الصلوٰۃ و السلام میں خود اعتراض نہیں تو ذکر حدیث ابی داؤد و ابن
عز و جل ابارک من تحت خیال ان لا یراعو علیکم بنیکم مقام سے اجنبی اور تمام نامی جناب کا صحابہ کرام کے
ساتھ اس مقام پر لکھنا شری دریدہ و سنی اور مجاہدہ الخاتم المحمود الذی وعدہ فیکم سکر و سکر اللہ الی سکر

کیا نہ ہو۔ ایشیہ کہ عوام مجید نظر مصنف کی مشکوٰۃ پر متفق نہیں بلکہ حدیث مذکور بخاری اور مسلم میں
 بخاری میں ہے اور سات آئمہ حدیث ابو داؤد و صحیحین کی لکھا حدیث صحیح مسلم و مسلم الثبوت سے نقل کرتا تھا
 و اسقاطا اھل اس امر کے ہے کہ ہم مسلم الثبوت ہی پر ہی جو کسی ہو مشکوٰۃ و دوسری کتاب خواہ اوسمیں
 دیکھ کر کہ حدیث عبارت نقل کر دے یہ اذعان بت نہیں ہوتا آپ کی عبارت گواہی دیتی ہے کہ اگر کیا
 وہ کتاب نہ پائی نہ دیکھی ہے نہ آپکو معلوم کہ کس فن اور درجہ میں کس مرتبہ کی ہے ایسی بات کہ فلاں شخص
 چاہل ہے اور سنی فلاں کتاب بھی نہیں پڑھی کتب ماتحت کا نسبت یہ لی جاتی ہے شاید آپ روپ او سے
 ابتدائی کتابوں میں سمجھیں صحیح برین عقل و دانش باید گریست + بلکہ ہمارے نزدیک مسلم الثبوت پڑھنا اور وقت
 تجویز فرمائی کے اور کما پیش نظر ہونا شرط اختیار خدا جانے تمنی یہ نام کس چیز کا رکھا ہے اس سمجھہ مسلم الثبوت
 پڑھی اور سمجھ کا دعویٰ کب زیب دیا ہے صحیح ہے **۵** اگر اسیطریقین عقل منعموم گرد و بجزو گمان نہ
 پہنچ کس کتاب نام + مسلم الثبوت وہ کتاب نہیں جسے ہر کس نام کس سمجھ لے صحیح کاربوزیہ نیست بخاری +
 مولوی امیر احمد صاحب حسن زانی میں وارد ہوئی ہے اسے ایک طالب علم سے کہ اوں دنوں حضرت فاضل بڑو
 سے اصول مسلم الثبوت پڑھتا تھا مقالات فہم کر چکا تھا بہت لڑائی اور لاف زنی کرنے لگو اسنے
 مسلم الثبوت کا ایک سہل مقام پیش کیا ہرگز مطلب نہ بنا سکے غصہ و حید کر کے کہ مجھ اسوقت حضرت
 نہیں مولوی محمد احسن صاحب کراچی صاحب رواد ہوئے و لکنم ما قبل **۵** و بان لاف رسوا میکند
 ناقص کمالان را کہ رو بر خاک مالہ رشتانی بستہ بالان را سپر سطر **۵** صفحہ ۱۰۰ صفحہ ۱۰۱
 مولوی عبد الکریم پر اعتراض کیا کہ حدیث مذکور لکھ الاحادیث ائمہ بخاری شریف میں نہیں بلکہ موضوع ہے
 مولوی عبد الکریم کو ہم نہیں جانتے لیکن اسقدر سننا ہے کہ وہ بھی مصنف کہہ نہیں سکتا اور مولوی امجد علی اور
 تقویۃ الایمان کو مانجی بن گوا میں خاص مسئلہ میں الجھت سے موافق ہیں اگر سید علی یا طبرانی یا شاہ ولی یا بیہقی
 یا ابن عساکر یا دارقطنی یا عقیلی کی جگہ کہ روایت مضمون روایت مذکورین سموا احوالہ امام بخاری کا دیا ہو
 یا یہ امر قصد کیا ہو بعد نہیں لیکن مصنف کو انجہم مشرکون سے شکایت کی گئی ہے اور یہ جوش و خروش
 محض نازیبا ہے کہ ایسی امور اس فرقہ کے سب مشکلین کرتے ہیں بجا ہے مولوی عبد الکریم کی کیا جگہ
 صحابہ این خانہ تمام آقا نسبت + مولوی محمد احسن صاحب صدیقی نا تو قوی ذوال تختہ اشرف یہ بہرہ
 بظاہر انکار کر کے چہرہ زمینوں میں قہر غائم قرار دینے پر کدما ہماری تحریر میں نبی سے نادامی اور غامض

خاتم الماویں مراد ہی اور خطبہ سید محمد حجت حسین خان صاحب مدین تقصیر جلالتین سے جو بل علیہ السلام کا
ساتوین زمین تک ہی ایجاباً نقل کر کے لکھ دیا تو کسی بھی کی طرف لائق مومن کو اور اپنی پہلی تحریر میری
سے پانچ چھ سطریں نکال کر انتہی لکھ دیا اور پرچے چھاپے پہ ایک اشتہار مسابقتین اور زبان کرایا اور
ایسے پندرہ سو سے عقیدہ کو کفر ٹھرایا لیکن اس طرح کہ ہمارا یہ طلب تھا اوگوں نے نہایا بعدہ جناب
عاجی محمد قاسم صاحب بڑے ناف تو ہی کی تحریر ماتہ آئی تو اوسی عقیدہ کا جسے کفر لکھ چکے تھے پھر زور
ہوا سچ ہے ہر کہ باشد در جہان مشتاق ہر نگ خود ست + کاہ در پر وازی آمد چو بنید کربا + بڑے
ناف تو لیسا جتنے سب سے بڑے کہ قدم رکھا کہ اثر ابن عباس کے صحیح باختر اور چہ زمینوں میں جو چہ عالم نہیں
ماتر کو محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقتضی قرار دیا اور بالذات اور بالعرض کا جملہ آپس کیا
چشم باز و گوشتی و این دکا + خیرہ ام در چشم نبوی خدا + مولوی سید فیر حسین صاحب نو کہ مجتہد العصر فرقت
کے ہیں مولوی مسعود صاحب کفر تو ہی جو حسین لکھا ہی بجملہ اعتقاد وجود و تحقق مثل انتخاب خاتم النبیین
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم در صفات کمالیہ انتخاب گر اسی کفرست مہرست کی ہے کہ نقل اوس کی
فتاویٰ بنے نقطہ میں چینی اور مناظرہ احمدیہ میں یہ مضمون سید صاحب کی طرف منسوب ہے کہ مقتضی ہر
حدیث یعنی اثر ابن عباس سلمان صحیح الاعتقاد ہو اور کفر اوس کا فردی ایان بلا ماعتدین ہو ورنہ
ہو کہ ذات والاصفات ہی موجود اس عقیدہ کی ہے جسکے کفر پر آپ مہر فاتی سب سے یہی عنایت الہی ہے
عد و شوم و سبب خیر گزرا خدا پر + خیر مایہ و کان شیشہ گر سنگ ست + اسے طرح نام نقل اتوال
امثال
امثال سید صاحب کا تختہ العرب و الحزم مولفہ نواب قطب الدین خان صاحب ہو کہ اس فرقہ کے بڑے مستند
ہیں ظاہر ہوتا ہے خلاصہ اوسکی تقریر کا کہ نوا ابصاحب فرزند کے حال میں تحریر کی لکھا جاتا ہو اول سید صاحب
اثبات تقلید شخصی خصوصاً مذہب حنفی میں نہایت ساعی تحریر مولوی عبد المجید یوہی وغیرہ سے اسباب میں
بہت گفتگو کی ایک رسالہ حقیقت مذہب حنفی و مرجعیت مذہب غیر و سر مضامین تنویر العینین منسوب
ہو مولوی اسماعیل دہلوی کے رد تیسرے مقتدی کو سورۃ فاتحہ نہ پڑھو میں تالیف کیا اور اضافی میں اور عدم
رفع یدین وغیرہ میں تحریر کر کے رہا اور منکر ان تقلید شخصی کو شیعوں کا بھائی کہتے تھے کہین سوال کیا
کیا تقلید ایک امام کی واجب ہو یا واجب کیا بلکہ فرض ہے کہ حنفی چوتھا تو امر کا سمجھ نہ کر گیا تو اوسکا
بعض صحیح ہو گا لیکن لاندھبوں تقلید کے منکر دن نے سید صاحب کا پیما نہ چھوڑا رفتہ رفتہ اپنا ساتھ لیا

حال مولوی محمد قاسم صاحب دہلوی
حال مولوی سید فیر حسین صاحب دہلوی

پہر تو کھل گئیے اور رسالہ معیار الحق تصنیف کیا جس کے روسی تمام اولیاء و علمایہ تقدس میں و سنا خرس
العیاذ باللہ مشرک اور بدعتی اور اٹخند و اکجبار دھڑ و سرھبا لھڑا کر پامان دین
اللہ کے مصلحت ٹھہرائے اور لوگوں کو کما میں تو بیش بائیس برس ایسا ہی تھا لیکن کسی کو
نواواہ شاباش فقیہہ کہی تو ایسا ہی کرے راست گفت ہر کہ گفت ۵ تو ان شناخت بکر و فرما
مرد + کہ ناگجا جس سیدیت پانگاہ علوم + ولی زبا طش امین بابش و غرہ مشو + کہ خب نفس گرو و سب
معلوم + بھلا ان صاحبوں کی کس بات پر اعتبار کیا جاویں مولوی سعد اللہ صاحب کا حال سنئے بعد از
حضرت کی عبارت معمولی ہے کہ مسائل متنازع فیہ میں فریقین کے جوابوں پر یہ نکتہ تحریر ہوتی ہے اس
مسئلہ خاص میں بھی ہماری طرف فقہین کی تحریر فیما وی فیظیر میں چھپی ہے اور مولوی عبدالحی صاحب کے
فتویٰ و ردی لکھی ہے مولوی بشیر الدین قنوجی نے غایت الکلام میں ایک رسالہ طری منغ مولد شریفین
از نام صراف کما فی نقل کیا اس نام کا کوئی شخص علمایہ مستندین سے نہیں گذرا ہر چند مطالعہ ہوا کہ حضرت
نامہ مرفوض کون شخص اور کس نامی میں تھا اور کسینی اوس سے استناد کیلئے اسکے رسالہ کو معینہ لکھا کہ چہ
یہ جملہ اور قول معتد کو احسن محمد مصری کی طرقت نسبت کر کے حوالہ دیا جس کا معتد مولانا لکھا وجود بھی غلط
ثابت نہ ہو سکا ۵ نہ فرض میں و نہ کتابی نشان لاکھہ برس نامہ پروردہ عنقا میں حوالہ دیر سے +
بقصص حضرات فر مسئلہ مولد کی ممانعت تبذیر شرفانی کی طرقت نسبت کی حالانکہ تبذیر میں اس مسئلہ کا کوئی ہی اثر
ایک صاحب نے امام قسطلانی اور شیخ عبدالحق دہلوی کو مانعین سے شمار کیا جبکہ مجوز میں مولوی ابو علاء آ
عمل شریفین کی نہایت مدح و ثنا کرنا خواص کیا عوام پر بھی بغض نہیں یہ سب جان و دیکھو اور مولوی اسماعیل وغیرہ
اکابر فرقہ کے کفر و عنوی و فطی سے ہی قطع نظر کیجئے رسالہ ہدایت المبتدیین میں کہ مولوی امیر حوا
مولوی امیر حسن صاحب فر مطبعہ ناشی میں ایک شاگرد کے نام پر مثل توخیر الضریخ و جمہور بایہ ہر جماعہ تحریر
فرمایا ہے وہ کتابیں جدید ہو لوگوں سے لکھا ہے المود و فی الکلام مع عمل المولود تصنیف علامہ تاج الدین ناگمانی
اچہ اور انہیں القول المعتمد فی الکلام مع عمل المولود اور طریقہ محویہ اور شامی حاشیہ در مختار اور کتاب شیخ
شرف الدین احمد شیخ احمدا بلہ اور شرح المبعث و انشور تصنیف علاء الدین بن اسماعیل شافعی اور البدر و نحو
تصنیف محمد بن ابی بحر خردی وغیرہ بہت کتابیں ذکر کیں تو ان متحدہ مجمل و نام معتد طریقہ محمدیہ میں اس
مسئلہ کا ذکر نہیں اور نہ ابن حبیب ہندی نہیں مصنف قرار دیا ہے اوسکے مصنف اور نہ شامی حاشیہ در مختار میں

یَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ الَّتِي كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ فِي التَّوْرَةِ إِذْ قِيلَ لَهُمْ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ الَّتِي كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ فِي التَّوْرَةِ إِذْ قِيلَ لَهُمْ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ الَّتِي كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ

اللَّكْفَرَيْنِ ۝ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ الَّتِي كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ إِذْ هُمْ فِي التَّوْرَةِ إِذْ قِيلَ لَهُمْ اذْكُرُوا نِعْمَةَ اللَّهِ الَّتِي كُنْتُمْ عَلَيْكُمْ

یہ وہی نفل ہے ایمان کیا تو گویا بات تو رہی امام قسطلانی اور امام سخاوی کی طرف مقابل تو بن گئے عالم شہرت ہوئی گو انکار قرآن ہی نحو سہی سلطان لوگوں کو کیا کہا جاوے اور انکی کس بات کا جواب دیا جاوے ۛ انکس کبقرآن وغیرہ زور ہی ۛ آنت جواش کجواش مذہبی ۛ اور اس کتاب کے آخر میں عجیب جرات کی ہر جناب ابن عباس اور عطارد بن سائب وغیرہ جلد راویان اثر اور ماکم و بیہی بطلان اللہ سیدو ملی وغیرہم محدثین کو جن کی کتابوں میں اثر نہ کر مروی ہی ہر مستعد اور سرکار اور زمینوں میں چہ شخص مثل حضرت آدم اور ایسی ہی مثل حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم موجود و متحقق ہیں قرار دیا اور کچھ خوف خدا کیا اگر مجھ و نقل و روایت اعتقاد کو مستلزم ہو تو مسجد محدثین اور رواۃ اوان احادیث کے ہر کجا معنون باوی انظر میں یا بعد از اتمح بھی بر خلاف آیات حکمات و عقائد اہل حق ہر اور علمای دین ہمیشہ سزا و زمین مودل یا بوجہ مخالفت تطبیحات کو غیر مقبول کہتے آئے اسیاذ اللہ منکر قرآن شریف و اہل بدعت و اہوا سے قرار پاوین اور بوجہ روایت و دلائل مذہب مختلف کے عامل بالمتناہیین طہرین الاحوال لا قوۃ الا بالعدلی العظیم اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی کبر یہ اعتقاد زمین اول اسند روایت میں کلام ہر مانعیا مخالفت قرآن اور احادیث خیر الانام سے بالمشاک اگر یہ کلام ابن عباس سے مترکظ الفاہر و مودل یا اسرائیلیات سے منقول اس نسبت اس عقیدہ کو انکی طرف اقرار ہر ایک سوال قائم کر کے جواب میں حضرت رسالت صوبی وہی گستاخی کی اور لکھد یا اور یہی عقیدہ صحابہ اور تابعین اور سلف صالح اور ائمہ محدثین بلکہ جناب رسالت کا شا لکون احادیث مرفوعہ کا حکم ہر غیر ہونی اکثر ہوشون نے کر خیر و مَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ ہر پر ہی ورنہ خدا تعالیٰ کو کب چوڑتے اور بریل اس آیت کے جناب احدیت کو بھی چہ مثل کا معتقد قرار دے تیرا ہر دم دھیا کا مرتبہ اس صوبہ پوچھا یا انہیہ ہر پاسے عبد الکرم ہر ایک غلط حوالہ دینے سے اسقدر شورش و غوغا اور

یہ وہی نفل ہے ایمان کیا تو گویا بات تو رہی امام قسطلانی اور امام سخاوی کی طرف مقابل تو بن گئے عالم شہرت ہوئی گو انکار قرآن ہی نحو سہی سلطان لوگوں کو کیا کہا جاوے اور انکی کس بات کا جواب دیا جاوے ۛ انکس کبقرآن وغیرہ زور ہی ۛ آنت جواش کجواش مذہبی ۛ اور اس کتاب کے آخر میں عجیب جرات کی ہر جناب ابن عباس اور عطارد بن سائب وغیرہ جلد راویان اثر اور ماکم و بیہی بطلان اللہ سیدو ملی وغیرہم محدثین کو جن کی کتابوں میں اثر نہ کر مروی ہی ہر مستعد اور سرکار اور زمینوں میں چہ شخص مثل حضرت آدم اور ایسی ہی مثل حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت عیسیٰ اور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم موجود و متحقق ہیں قرار دیا اور کچھ خوف خدا کیا اگر مجھ و نقل و روایت اعتقاد کو مستلزم ہو تو مسجد محدثین اور رواۃ اوان احادیث کے ہر کجا معنون باوی انظر میں یا بعد از اتمح بھی بر خلاف آیات حکمات و عقائد اہل حق ہر اور علمای دین ہمیشہ سزا و زمین مودل یا بوجہ مخالفت تطبیحات کو غیر مقبول کہتے آئے اسیاذ اللہ منکر قرآن شریف و اہل بدعت و اہوا سے قرار پاوین اور بوجہ روایت و دلائل مذہب مختلف کے عامل بالمتناہیین طہرین الاحوال لا قوۃ الا بالعدلی العظیم اور ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا بھی کبر یہ اعتقاد زمین اول اسند روایت میں کلام ہر مانعیا مخالفت قرآن اور احادیث خیر الانام سے بالمشاک اگر یہ کلام ابن عباس سے مترکظ الفاہر و مودل یا اسرائیلیات سے منقول اس نسبت اس عقیدہ کو انکی طرف اقرار ہر ایک سوال قائم کر کے جواب میں حضرت رسالت صوبی وہی گستاخی کی اور لکھد یا اور یہی عقیدہ صحابہ اور تابعین اور سلف صالح اور ائمہ محدثین بلکہ جناب رسالت کا شا لکون احادیث مرفوعہ کا حکم ہر غیر ہونی اکثر ہوشون نے کر خیر و مَا يَنْطَلِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝ ہر پر ہی ورنہ خدا تعالیٰ کو کب چوڑتے اور بریل اس آیت کے جناب احدیت کو بھی چہ مثل کا معتقد قرار دے تیرا ہر دم دھیا کا مرتبہ اس صوبہ پوچھا یا انہیہ ہر پاسے عبد الکرم ہر ایک غلط حوالہ دینے سے اسقدر شورش و غوغا اور

موسیقی و حدیث مذکور کی عمدہ و دلیل احادیث صحیحہ اور سنیہ مسلمہ سے مخالفت ہو کر مع شکی زیادہ اثر بن گیا ہے
پر ہی وارد اسکے تصحیح میں اسد جہا فرما اور حدیث میں تقریبا سراسر غلط دیا ہے اور مصنف رسالہ کی یہ عبارت
اعتراضاً لعلی کو ہی اگر گڑباز ہوا تو اس موضوع حدیث کی سند نہ آتا محض تخیل اور جوش جنون کی علامت ہے حضرت سیدنا
انتصار اہل کتب و دینیہ سی نہیں بلکہ ہمارے مولیٰ و مرشد سید ذریعہ حسین صاحب کر دین جو اور مولوی عبد الکریم
الرحیم قلعہ بدون جناب مولوی ارشد حسین صاحب کے معتقد نہیں تو حدیث گو موضوع ہو لیکن مصنف انتصار اہل کتب کا دوسرا
کتاب حجت ہے یہ صحیح مصنف رسالہ فی سطر ۳ صفحہ ۱۲ سے سطر ۶ صفحہ ۱۶ مذکور تک
مولوی محمد عادل صاحب کانی پوری مرید اقدس جمایا ہے کہ اوہ نمونہ فی رسالہ منسوب بہا علی قاری رحمہ منقول فرمایا ہے

یوریا مذکورہ الامام انصاری الرازی فی قولہ تمناے کبریا الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون الخلیفہ
مکن حی الی شمل السلامہ وغیرہم ملائکہ امام الرازی رحمہ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ لکنا اجمعین انہ علیہ السلام کم کم ہو
الی الملائکہ لکنا ہوں اگر مولو یصا حسب باطلینان رسا ملا علی قاری رحمہ تفسیر کبیر سے عبارت ملاقبولگی
تو ناقص پر باین شد و مد طعن و تشنیع زیب نہیں دیتی یہ رسالہ مذکور تین تفسیر کبیر کا حوالہ ہے شاید امام نے
بدلیل آیت دوسری کتبائیں یہ عبارت تحریر فرمائی ہو غایت مافی الباب یہ کلام عمان مفسرین تفسیر کے
ہو سو دعویٰ اجماع کہ امام سے تفسیر کبیر میں واقع ہوا قطعاً صحیح نہیں وہ مفسرین لکھا ہے کہ لغت و رسا
محققین کے نزدیک ملائکہ کو یہی شامل ہے اور علامہ تاج الدین سبکی وغیرہم بہت علماء متقدمین
و متاخرین اسی قول کو اختیار کرتے ہیں اور عموم آیات با وجہ فقہان مختص مثبت اس عاکا ہے ممکن کہ
امام نے اختلاف علماء متقدمین پختہ ہو کر دعویٰ اجماع سے اور بنظر عموم نصوص تخصیص ثبوت سحر
رجوع فرما کر دوسری کتاب میں — یہ عبارت لکھی ہو اور ملا علی قاری رحمہ نے اس سے نقل کی ہو

پھر مصنف صاحب سطر اخیر صفحہ ۱۲ سے سطر ۱۴ صفحہ ۳۱ کتاب
بہو پال کی خبر سناتے ہیں نواب مولوی صدیق حسن خان صاحب بہادر کو صرف اس بات پر کہ ادبی
عبارت میں سہرا بجای مملی سید علی تحریری منصب علم سے معزول مطلق پڑاتے ہیں بظاہر کہ اس
تغییر تبدیل سے نواب صاحب مدوح کا کچھ فائدہ نہیں نہ کچھ غرض کہ عہد اسیا کرتے تو حو کو کھینچ لیا
بلکہ ان سے زیادہ تر عل میں لائے ہیں اور کسور علم میں شب و روز نوبت ملے الملائک الیوم کی بجائی
ہیں وہ سرور مکی خطا پر مواخذہ کی لیاقت نہیں کہ کتنی اور کسی کو اس جرم پر منصب علم سے نہیں لگا سکتے

مصنف اپنی اور اپنے ہمشیروں کی کارگزاریوں میں خاص اس مسئلہ اور دیگر مسائل میں یاد فرماوین اور توضیح
 مسامحت کر جو توفیق دلیں شراہین و مسدودین قائل **س** نیک می جوئی عیوب و زیان چون دسی بر
 عیب خود گوری از ان **س** عیبها ہوں کہ نگاہ سو ہزارہ انہ عیوب ہر نین ہر شمسہ کمال حیرت
 ہر کہ امتین تو اب صاحب بہادر نے رسالہ کلمہ الحق میں ایک عبارت کتاب مرقۃ الزمان جلد ابن جوزی
 سے نقل فرمائی اور اس میں بقولہ فاکہانی کا ان حمل الملوہ بعتہ مدعوۃ داخل فرمایا حالانکہ فاکہانی شب و قات
 سبط ابن جوزی میں پیدا ہو کر دو سو قشت و نین مولوی احسن امیر احمد نے عمدہ علم سے مغرول کیا
 نہ شمر لکھا **س** گرنہ بنید برز شہر چشم چشمہ آفتاب راجہ گناہ کیا در باب منع مولد السیام و مجاز
 ہین اور در مسئلہ امثال میں روانین واہ دیانت اسی کو کہتی ہیں **اب ناظر بن سفہ**
پانی پت کی کیفیت و تکمیل کہ سطر ۱۱ ص ۱۱۱ سے سطر ۱۲ ص ۱۱۱ تک قاری
 عبدالرحمن پانی پتی پر یہ چرٹ کرتے ہیں کہ قاری صاحب تخصیص تعلیم کو احکام کے ساتھ خاص اور
 رفع حکمی کا انکار فرماتے ہیں پہلی بات مختل فقر قاری صاحب فراس مادہ خاص میں یعنی اثر ابن عباس
 کے رفع کا انکار کیا ہے اور حوالہ شرح نجد و تدرب بالراوی کا مختل تعلیم عوام پر کیا ہوا ہے کہ ان
 میں اثر ابن عباس کو حکما مرفوع لکھا ہے اور مادہ رفع حکمی اسی اثر میں مختص نہیں کہ اس کے نام سے مطعون
 انکار لازم آتا ہے ایسی چوٹی اینٹیں لکھنا پھر کتابوں کا بلا وجہ نام تحریر کرنا کہ اس کا ہر دو تخصیص تعلیم کی
 کو چند قوسب مرجع ہو کر یہ اثر قطع نظر اس سے کہ کلام غیر مصدوم اور بقا بلا ایات و احادیث مختص
 ہر تخصیص اور انکی اصول فقہیہ پر نہیں کہ سکتا کہ سفصل متراخی ہر تخصیص لفظی نسخ مسلم الثبوت
 میں ہو و الحق ان المتراخی نسخ مطلقا اور نسخ اخبار میں نہیں ہوتا اسی کی عین ہو و بل بخیر نسخ و لول الخیر
 فان کان مالا تغیر کو وجود الصانع تعالیٰ فلا یخیر آفاقا و یتوخا لجمہور مثلاً پس یاد قاری صاحب کا وار د لفظ
 نسخ بجای تخصیص مناسب اور زیادتی لفظ تعلیم پر لکھا ہے صرف اس جرم پر قاری صاحب باین وجہ کہ مسئلہ
 امثال میں مابین کا سامتہ نہایت تفسیر میں رفع حکمی احادیث سے یہ خبر شرفی اور نامی گرامی علماء غریب
 ہوتے ہیں اور منصب اول کو کہ ہایت المبدعین میں کا برہندا و ان لوگوں سے جسکے سبب سلسلہ علم و شرف
 اس ملک میں جاری شمار ہو کر اعتبار مولوی حاجی محمد اسحق صاحب دہلوی کی برائ قرار پائی تاہم
 سے کہوتے ہیں واہ شاہناش ایمان داری اور دیانت ہو تو ایسی ہوا دیفر من تسلیم اعتراض مصنف

اور حق میں ہے
 نہایت غریب ہے
 ملاحظہ فرمائیے
 اسکا جائزہ لیں
 مخصوص فرمایا
 اگر اس میں
 میں جس کی وجہ سے
 پہلے نہیں کیا
 وجہ صانع تعالیٰ
 کو نہیں جائز ہے
 کہ اسکا تذکرہ
 بابر مال میں نہیں فرمایا
 اسی کا سبب
 میں یعنی اسکا تذکرہ
 ہی جاری نہیں فرمایا
 ۱۲ ۱۱ ۱۰

زیادہ جانتے ہیں ان والد مولود کی طرح اوعامی ہمدانی اور بلا واسعار میں شہرت کو چھوٹا مثل حضرت سید
 المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتے اور سات خاتم النبیین کے ایمان لانے سے حاصل ہو کر نہ کی انوشہ ہو
 ہوا یا یہ گولہ بیوں کو کسکا اسکا کام کی لیاقت ثابت نہ ہوگی اور اگر کتب درسیہ اور علوم متداولہ میں امتحان کی
 شہرگی تو بہت صائب و خوشبو و ستھارہ سائل فراموش پر مبنی نہایت وقت پر لگی مصنف صاحب یہ تو فراموش کرنا
 مولوی سید ذریعین صاحب غیرہ دو چار شخصوں کے ہدایت المبعوثین اور المومنین پر دستخط کرنا اور ایک
 عالم ہونے اور ایک غول کے سوا کسی نزدیک اور نکاح اعتبار اور کون علمائین شمار کرتا ہو قبول تصانیف
 شاہی جو ہرے بایہ کہ جو خطفان خرماری نرینی شیخ جو میں راہ اور عبدالباری مولف ہدایت المبعوثین اور
 عبدالصمد خان مخمور غفر اللہ عنہ اور محمد تہذیر مسعودی جامع مناظرہ احمدیہ اور عبدالغفور اور عبدالغفار اور عبدال
 اور عبدالکریم اور عبدالغزیز اور عبدالقادر اور عبدالرحمن اور عبدالسلام اور عبدالرحیم وغیرہ جیسے جیسے نام محض نہایت کثرت
 کہہ لوئے یا خود کہہ دیتے کہ انکے پڑا ہو عبدالصمد خان عرفہ امام حیدر خان بریلی میں لڑکے پڑھتے تھے کہ انہیں مزین
 پسینہ پڑی کچھ پڑانہ لکھا مفت ہی میں مفتی بن گئے اور عبدالغفور کو بھی ہنر بریلی میں بار بار دیکھا ہوا وہی استاد
 علمی اچھے طرح معلوم ہوا اور اہل بریلوں سے انکے مذہب کا حال بخوبی دریافت ہوا ہے مولوی عبدالغزیز جو ان صاحب
 میں زیادہ استاد کہتے ہیں اور اوعامی علم میں مابین ہر دس قدم آگے چلتے ہیں بریلی میں وارد ہوئے
 اس سکا خاص میں جابجا طلبہ شہر سے گفتگو کی اہم مرتبہ بند ہو گئے اور مولوی پرنیعلی صاحب کے
 مقابلہ میں تو ذرا بھی نہ ٹھہرے اس لفظا بہت پر فاضل بریلوی سے سباحت کا حوصلہ کیا اور ایک صاحب
 بنام حکیم یوسف خان صاحب جو مولوی عبدالغزیز صاحب کی درخواست پہنچا فرما اور جواب حاصل کر لیا اور ان
 صاحب سے محرم ہوتے تو اسباب میں ایک دفعہ زبان اردو لکھ سکیم صاحب نے بجا یا و سکو مولوی
 عبدالغزیز صاحب کی تقریر لکھ بھیجے جسکے دیکھنے سے ظاہر ہوا کہ اردو عبارت بھی ذات شریف کی سمجھ میں نہ آتی
 اور جو کوئی فقرہ قسمت سے سمجھ لے تو اسکے جواب میں ایسی کج بحثی باہر سے استدلال و لیاقت علامہ سباحت کا دعو
 انہیں حضرات کا کام ہے کہ نریمان کرتے ہیں اور اصلاً خیال نہیں کہ ان باتوں کا کیا انجام ہو
 باوا خاصک یا سترہ فی الخطر حتی بلکت نلت النمل لم تطرد لعل مکاتبا و ان صاحب لکی
 بنام حکیم یوسف خان صاحب یہ ہے جناب حکیم صاحب کرم منہ - بعد سلام
 مسنون عرض ہے - مولوی عبدالغزیز صاحب کا پیام کہ ان صاحب آپ نے بھی بار بار فرمایا ہے کہ منہ

اور سکا کوئی نتیجہ نہیں سمجھتا کہ محض برہان منشاء و سامی ہو چکا یا کیا جو کہ قبل اس کے زمان ایک افواہ دراصل
 اس مضمون سے پہنچ چکی تھی کہ مولوی صاحب مجموع نے پیام بخت بھیجا تھا اور اس جانب سے انکار ہوا
 اور نیز مولوی ہاجی علی صاحب کو غلبہ کی نسبت متواتر خبریں سن گئی تھیں آج وہ بیان مولوی عبد الغزیز صاحب
 سے منقول ہو گیا اور جناب قبلہ و کعبہ مولوی محمد یعقوب علیہ الصلاۃ علیہ وسلم کی گفتگو کا حاصل بھی یہ ہے کہ
 خلاف سنا اور نیز مناظرہ شیخ پور کا حال ظاہر ہے کہ باوجود مناظرہ تحریری کے جبکہ فریقین اپنا غلبہ بیان
 کرتے ہیں مگر بیان بھی نتیجہ مناظرہ کا یہی ہوا تو کیا حاصل امدا مناسب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب
 مجموع پیام تحریری بتوسط رسال فرمائین حسین مراتب مفصلہ ذیل بصراحت مرقوم ہونے **اول غلطی**
 کیا کیا ہیں دو مہم جیہ کہ فرمایا تھا کہ جناب قبلہ و کعبہ مولوی محمد یعقوب علیہ الصلاۃ علیہ وسلم صاحب مکمل بخت کو مقرر ہونے
 یہ امر اب بھی منظور ہے یا کچھ اور سو ہم مولوی عبد الغزیز صاحب سے جو گفتگو مولوی ہاجی علی صاحب اور جناب
 قبلہ مولوی محمد یعقوب علیہ الصلاۃ علیہ وسلم صاحب نے کی اور سکا انجام غرض اتمام فرما دینے مولوی عبد الغزیز صاحب سے
 اور ان حضرات کو سمجھا دیا یا کچھ نتیجہ ترتیب ہوا اور صورت شق ثانی اگر تحقیق حق منظور ہے تو اب
 گفتگو تحصیل حاصل ہو در صورت ثالثہ اب کیا ثمرہ مرتب ہوئی امید اور جو امور کہ بعد بخت وقوع میں آتے
 اور کیا کیا انداز اور بر تقدیر اول اثبات دعوی ضروری یا بعد بخت ایسا ہی فرما دینا منظور چہاں بعد یا
 اثنا سے بحث میں کسی قسم کی کارروائی اور اس جانب سے کار میں بھی ہوگی جیسے سوچے گی یا نہیں ضرورت
 شق ثانی طریق اطمینان کیا ہو کہ نہ کو فرق ثانی بار بار ایسی امور کی اطلاع حکام تک کو گسیطہ کی زیادتی اور
 ثابت نہ ہو پس نہ فرمائیں گے **چشم بد** و حق ماوہ بحث مباحثہ تفصیل وقت سے مولوی عبد الغزیز صاحب سے
 خاص دعوی اپنا کہ انرا اس عبا کس سے یہ ثابت ہو نہایت صاف عدالت میں لگدین کہ بعد شروع مجاہدہ
 کوئی تاویل یا تحقید مسموع نہ ہوگی جو اس سے متبادر ہوگا وہی وار بحث ہوگا اور جو کچھ قدر اہام دعوی میں
 رہے گا قبل از بحث اس کی تصریح ہو جائیگی۔ اگر ان مراتب کا جواب درغ خدشات مولوی عبد الغزیز صاحب
 اور ان کے معاونین کی جانب سے ہو جائے گا اور تحقیق حق تہذیب و اصلاح کے ساتھ ملحوظ رہے گی نہ مکارہ و
 و مجاور و نفسانیت و سخن پروری تو اس جانب سے بھی انکار نہیں جواب با جواب نہایت جلد عنایت ہو کہ بعد
 منقرض ہے یا نہ الہام سے فقط ہمارم **ثالثہ** جبری نقل جواب مولوی عبد الغزیز صاحب
 بتوسط **حاجیم صاحب** یہ ہے جناب حافظ صاحب محسن بندہ زاد و محمد کم تبیلہ الامکان

نامہ عنایت بطریق قبولیت معروضہ عاجز جو اسطری رفع تراعی فی میں اہل اسلام نہ بار و سوسہ اندازی و تفریقہ و
 کا فز نام و بنا و مجاہدہ و مبارکہ کہ خلاف شان اہل فضل و علم و کمال کے ہے عرض کیا تھا بواستہ آدم سامی پوچھا
 ستر کیا مضبوطی و ستر پر ہی مطلع ہو کر جناب مولوی صاحب مخدوم نہ کر کہ کیا اطلاع دی جواب وجہ مسئلہ حسب
 بیان مروج سبب و عامہ ہے فقط حضرت سن آپ جو ایک نام تحریر فرمایا ہے کہ جو گفتگو مولوی بہ تعلیقاً
 سی اور جناب مخدوم مولوی محمد یعقوب علییٰ نصاب سی آپ سی ہوئی سی پہلے اس سے اطلاع دیجیہ کہتا ہوں
 اچکڑوس کی کیا بحث ہو گئی تھی اور سکا کچھ ہو آپ سی جو استدعا و مناظرہ کے گئی ہے اور سکا اس سے کیا علاقہ
 اگر وہ صاحب ہی قصد گفتگو کرینگے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی ہی دینے نہوگا لیکن مقصد و گفتگوئی اس وقت آپ
 ہی سے ہے اور مولوی محمد یعقوب علییٰ نصاب کی نسبت جواب تحریر فرماتے ہیں کہ آپ سی اور اون سے گفتگو
 ہوئی یہ جواب یا اغیب لکھ دیا مینی کہ کہا تھا کہ اون سے مجھ سے گفتگو ہوئی جسکا حاصل آپ سی علم کے خلاف
 اب ظاہر فرماتی ہیں اور شیخ پر مناظرہ کیا وہ سی اگر موس اسی مناظرہ قدیمہ کی ہے جو مابین مولوی سید
 امیر احمد صاحب اور مولوی عبدالقادر صاحب کو واقع ہو پس بانیہ کہ وہ مناظرہ مجھ سے متعلق نہیں لیکن
 تاہم میں بخیر استد تکفل جو ادبی کا جناب سید مدوح کی طرف سے ہوں اور جواب نے تحریر فرمایا کہ مولوی
 محمد یعقوب علییٰ نصاب کا حکم کتاب ہی منظور ہے یا نہیں اور سکا جواب یہ ہے کہ میں کب آپ سے کہا تھا کہ میں
 اونکو حکم قرار دیتا ہوں بلکہ مقصد و خواہش اس قدر تھا کہ بعد گفتگوئی فریقین کے جناب مولوی صاحب اوپر اپنی مہر
 ثبت فرما دیں تاکہ بعد اسکو کوئی یہ نہ کہی کہ یہ امر ہی نہیں کہا تھا وہ اتیک منظور ہے اور جو یہ لکھا ہے کہ مولوی
 بہ تعلیقاً صاحب کو سمجھا دیا یا سمجھ لیا اسکی کیفیت کما فیہی اسطور سے معلوم ہو سکتی ہے کہ وہ صاحب
 پہر عادیہ کریں اور جن امور کا انہماک آپ چاہتی ہیں اسی کے واسطی مولوی صاحب کی مہر ثبت کرنا
 منظور ہے کہ وہ نہایت ادراغ اور اصدقی میں اور جو یہ تحریر کیا کہ بعد بحث یا اثنای بحث میں کسی قسم کی
 کارروائی سرکار میں تو نہوگی اور سکا اطمینان کیونکر ہو اور اسکا کیا طریقہ ہے تو فرمائی کہ کسی قسم کا
 احتمال نسبت ایک کچھ ہی ہو سکتا ہے پس فرمائی کہ اسکے اطمینان کی سبیل ہے اور جواب مناظرہ قدیمہ
 ماہہ بحث کو تفسیر وقت تصور فرماتے ہیں فی الواقع ایسا ہی ہے مگر کمال تعجب ہے کہ اتیک لکھو چل کر
 بھی خبر نہیں جو امر متنازع فیہ یہ وہ ایسا نہیں کہ کسی عاقل پر مخفی ہو عند تحریرات طرفین اسباب میں
 ہو چکی اب بھی اعتدال اس امر کا کرنا کہ انرا بن عباس ثبت کس امر کا ہے عجائبات سے ہے باقی رہتا وہاں تفسیر

بقدر میں اور اگر آپ بھی بحال ہو گا جو کہ کہ غائب الفاظ سے متبادر ہو گا وہی لیا جاوے گا اور آپ کو مقتول و قتل و قتل
کی میں سب دور از کار لغت و کجیا کی ایک ایسی سندیں اور کو پیش آتا تھا وہ آپ نے خود تحریر فرمادیا فلسفہ در کر و علیہ حکم
اب آپ کی بھی استفسار چند امور کا ہے اور اس کا جواب مفصل تحریر فرمائیے **اول** کہ اگر اس عبا کا آپ کو نزدیک
حدیث ہونا مسلم ہے یا نہیں در صورت اول کچھ آپ تاویل و تفسیر کرینگے یا نہیں اور در حالت تاویل انجراوی مع
انچہ سہ تاویل گفت همان سیکویم وہی تاویلات کرینگے جو آپ کا کیا کرے گا میں یاد دیکھہ ابکار افکار بیش کرے گا اور
در صورت ثانی آپ اس میں گفتگو کرینگے یا نہیں اس میں کوئی فرمائش کرے کہ یہ چند ہی نہیں در و حتم کہ بہت سے مقصود طبعہ کہ جو قرآن کریم و تفسیر
کہ جن سے ثبوت مقصود فقیر ظاہر ہوا وہیں بھی آپ تخصیص اور تاویل جائز کرینگے یا نہیں **یک** کہ یہ تخصیص
اور تاویل کے لئے کوئی قاعدہ آپ کو نزدیک مقرر ہے یا نہیں یا وہ نہیں یا وہ میں کہ جن میں تخصیص اور تاویل
منقول ہے منحصر تصور فرمائیے میں ان امور کا جواب تفصیل از قلم فرمائیے۔ بنظر انتظار شریف آدمی و عدم میر
آدم تاخیر یا سال جواب راہ یافت معاف دارند فقط **نقل نامہ ثانی حافظ صاحب**
بجواب تقریر مولوی عبدالغفر صاحب یہ ہے جناب حکیم صاحب کرم
بندہ زید کریم۔ بعد سلام سنون گذارش ہے جواب نیا نامہ کہ جب بیان مولوی عبدالغفر صاحب
حوالہ غامہ نما معرفت صاحب کے سہ پہچان متنازع فرمایا میں کل مراد و بصاحب کو اگر اتنا ذہب متناظر
مناسب نہ پا کر عرض کیا تھا کہ میں اور آپ ہمیں شریک سنون تو بہتر ہے کہ یہی یہی ہی ظہور میں آیا سوال آیا کہ
و جواب از رسیان پایا یہ جواب میری رائے میں مباحثہ سے تو بایں کلی بحثنا ہے کہ ان طرز تشبیہ کو انداز کہ ان
مباحثہ کا پر واز جس قصہ کو بطور نظیر بیان میں لایا اور سپا یادہ بحث ہو کہ طرز مقابل کو بہرہ کر چھو گیا مضبوط
سنوا تو مقتداؤن اور کا بر پڑنے زوری کی مع تمہید کہ کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے مگر بنظر خوشنودی مولوی صاحب
بر خلاف عادت و کلی طرز کچھ گذارش کیا جاتا ہے۔ انہا کیفیت مباحثہ علمای بریلی ان فقروں پر یا نہیں
کہ آپ کو اس سے کیا بحث اور اس کو اس سے کیا علاقہ جو غرض اس استفسار سے تھی تحریر سابق میں مفصل گذارش
ہوئی جب مجھے چچا ان کی تقریر فہم عالی میں نہ آئی تو علامہ مباحثہ معلوم **۵** تو کار میں انکو ساختی +
کہ با آسمان نیز پڑ آتی + اور یہ ارشاد کہ اگر وہ صاحب بھی قصد گفتگو کرینگے تو انشاء اللہ تعالیٰ امانت
بہی درخ ہو گا جنگ ستم و سہراب کی پیش نظر ہونی سے خبر تیا میریہ او ان صاحبوں سے دریافت کیا جاوے کہ
بہ انہی خلوص سے یہ مقابلہ کرینگے یا نہیں کہ بعد از جنگ انہی فرمائینگے اور یہ تحریر مقصود گفتگوی قبو ہے

عجیب و غریب ہرگز آپ کا مباحثہ کتب و اشعار شایہ بہکویہ معلوم ہے کہ آپ نشانہ بنایا مع زبان سبند اور نہ زبان
 خرمیون پر + اور مجدد و منامی مولوی محمد یعقوب علی بنی انصاحب سے گفتگو کا محار جو اس الفاظ مرقوم میں ایک
 کہنا تھا کہ ان سے مجھ سے گفتگو ہوتی ہے سیر کتب لکھا تھا کہ یہ مضمون ہمہ سے مولوی عبدالحزیز صاحب سے
 فرمایا جو کاش مولوی صاحب میری خبر کو سمجھتے تو ایسا نہ لکھتے انیسویں میں اور طبقات کی اردو زبان
 نیل جانتا مع زبان یار من ترکی و من ترکی منیدانم + اور ذکر مناظرہ شیخ پور کس غرض سے تحریر ہوا تھا اور
 مولوی صاحب کیا سمجھ کر یک نشد و شد یہ کسی لکھا تھا کہ مولوی امیر احمد صاحب کی حمایت اور ان کا مطلب
 ثابت کر سکتے ہیں یا نہیں جو مخم ٹھوک کر سید ہر گوئی مع آفرین باد برین بہت مردانہ اور در خواست
 اعادہ مباحثہ مولوی ہدایت علی صاحب میری بات کا جواب بنیکوئی کی علم انہار امر واقع میں ایسی اور ان کا
 تباؤ میں مع برات عاشقان بر شاخ آہوا و احتمال کار و روائی سرکار کیا جو اس جانب قائم کیا عدم بیت
 پر مبنی ہر کہ اسکا کون عادی اور کون محنت بعد تحقیق لکھنا مناسب تھا قبل از تحقیق ایسا احتمال مجرہ دم
 و خیال سے مع بد بختان وہم کی دارد و نہیں لقمان کے پاس اور مولوی صاحب فر تحریر و تخطی کسی غنایت
 فرامی جس سے ہوا و نکا کوئل جانا تو یہ عبارت تعجب ہے کہ ایک ایک کوئل تراش سے ہی خیر نہیں انہ مولوی
 صاحب کی خیر لیس سے خبر دیتی ہے نہ میری کیا اتنا ہی نہیں معلوم کہ اس مسئلہ میں مسلک بہر متنبط کا جلدی
 مع تم مجھ کو کہتی ہو کچھ اپنی ہی خبر ہے + اور لفظ اعتدال عبارت مذکورہ میں اپنی طبقہ علی کی طور پر نہیں
 آگئی کسی طبقہ والوں کا محاورہ ہے سمجھ ہی میں نہیں آتی کیوں کی بات ذوق و سکی + کوئی جانی تو کیا
 جانی کوئی سمجھ تو کیا سمجھ + اس عبارت میں کہ آپ کو مقتداؤن و جوان و ملین کی میں سب وراز کار تعلو
 کی بادیگی لفظ مقتدا سے بعض انہی زبان مراد لینا چاہا بالخصب نہیں تو کیا ہر میں فر گسوست اور نہ کیا
 کہ زید یا عمر و میر مقتدا ہو اور جو سخاوی اور متطلانی وغیرہا کا بر دین مراد میں تو او کی تاویلات کو دور
 از کار سمجھنا سر گستاخی اور بیجا مع زبان بگڑی تو بگڑی ہی خبر لہجہ و ہن بگڑ + اور جو امورات اور سونے
 استفسار فرمائی اور نہ تحقیق و طریق مناظرہ میں کمال مہارت اور استدلال و معترض میں نہایت تیز ظاہر
 مجھ کو اس سے کیا حیرت یہ ہے کہ مجھ سے استفسار کا کیا موقع تھا ارادہ کیا اور خطاب کسی سے + چہ خوش
 گفتی سہمی و زلینا + ایسا ایسا استقامتی اور کائنات و ناوہا + المختصر مولوی صاحب کو اگر مباحثہ کہ فی علمی
 سے منظور ہوتا تو جواب کل امور کا بطور مناسب دیا ہوتا اول یہ میں طنز و تشبیہ اور امور خارج بحث لکھنا

گویا در پرده در خواست سابق سر رجوع کرنا بنده دوره کو جانا ہی اگر کچھ ارشاد منظر ہو تو بمقام دورہ
تحریر یا وقت واپسی پر ملتوی فرماتے زیادہ والسلام جو کہ آپ وقت تذکرہ تحریر جرمن شریفین
جسکا ناما خاص اس مسئلہ میں سننا گیارہ یا تھاکہ وہ لوگ رب زونی علما لکھ کر سید ہی سید ہی عبارت
لکھ دیتی ہیں بندہ یوں کر لے کوئی تحریر لطافت و اشعار پر مشتمل ہونا چاہیے سواس نیاز نامہ میں انجیل
مکرم والا ملحوظ ہو ورنہ مجھ پر خلاف عادت مولو ایما صاحب کا طرز تحریر اختیار کرنے کی کیا ضرورت تھی اگر
کوئی لفظ خلاف طبع والا ہوا رہا عقلاً تقدیر معاف فرماتے فقط — اب مولوی امیر حسن صاحب
اور مولوی امیر احمد صاحب کی خدمت میں دوستانہ گزارش ہے کہ ان صاحب کو مولود و امصار بخیر اور
نہا کر لے کر سر پر کر کچھ حاصل نہو گانہ اونکو ہر دو مستحضر پر کوئی اعتبار کر کے سات خاتم النبیین اور چہ اشمال
سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤنگیا اور مولوی فزیر حسین صاحب کو پیشوا مخالف کی تحریر پر
مہر کر چکو مولوی مسعود صاحب وغیرہ ذی علم ہی جو آپ کی شریک تھی سہرگرو اور اہل نانوتہ کا نو حال آپ کو
معلوم ہے کہ درشن مناظرہ میں اصلاً دخل نہیں کہتے سو مہر و تحفظ سزاوہ علمای ہندوستان کو فساد و بے نظری
و جسام الاسلام و ارداء اعداء وغیرہ میں چپ کپڑا حضرت مولانا عبد الرحمن راج بن جناب مولانا عبد اللہ سراج
مفتی حنفیہ کامہی فتویٰ جس میں آپ صاحب کو کچھ مسلک کا رد و تبخیر موجود اور اثر ابن عباس کے براۓ اعتبار و تقدیر
ہوئی انڈین و جہ مذکور میں انگلیا انشاء اللہ تعالیٰ جہ جنسی کے نظر عالی سے گذر گیا غلامہ و سکا اس مختصر
مندرجہ میں خلاصہ فرماتے ہوا آپ دو صاحب کس کس سے سابقہ کر گئے اور تمام عرب و عجم کے علما کو کس طرح جاہل
پناہینگے اب حق کی طرف رجوع کرئیے کب مغر ہے ناحق بات پر اصرار سو آپ ہی کا ضرر ہے کاغذ کی اوکڑی
نہیں چلتی آپ کاغذی گھوڑے کب تک دوڑائے گا و چار آدمیوں کو برز زبان نظر عوام میں جاہل و براۓ اعتبار
کر دیا تو اور کئی نسبت کیا فرمائے گا سو یہی مجرور ہم خیال براۓ قبیل انیلہ احوال ہی مصنف توالیہ الضمیر فرماؤ گے
جاہل بنایا و سکر کلنے پر کسی یقین آیا اور جن صاحبوں کی مہرین عبد کے کہ چار طرز و علما اس مسئلہ میں بحث کی اور ایک
فاضل دینار نے عقیدہ اشمال کی غلطی پر مہر کر دی ششہ ہر مین کھدوائی گئیں اور فتاویٰ سند جہ نصر الدین چن
انگلی گئیں یا جن فرضی عالون کر نام لفظ عبد شہا جس نے کی طرف اضافت کر کے بنائے گئے اور نہین کسی عالم جانا اور
کسی نزدیک ذی اعتبار شجر سے آب تنویر کی چند قطرہ پانی میں اونکا بھی حال سن لیں مصنف فی اس تمام دور
میں کہ کانپور سے ٹوٹیک اور ٹوٹیک کو کانپور اور ومان سے جو بال اور ہوبال سے پانی پت اور پانی پت سے شہر اور ہوبال

برہی ہوتے ہوتے یہ کانچر ہو چکے ہر شے میں ایک دوسری علم کو عہدہ علم سزا دل کیا جب مقرر اصلی دنیا غفل
ہو تو اور جرات سفر کی کہ ہوتی اس جیسا حرکت بنیاد و عقل و ہوش کو باز سے متبلائی غم و الم و اسباب
بہتر کرتے اور بہتر شے میں سے دل کو رون باکہ دم کا غم کر دن + ایک میں کس کتاب یا تم کر دن +
یہ کارگزاری حضرت کی سطر اسفند ہم تک مذکور ہر سطر ۲ اسے آخر کتاب تاک یہ عبارت مسطور

فتویٰ مولوی عبدالحی صاحب خلیف مولوی عبدالحکیم صاحب در مولوی محمد سعید صاحب در مولوی نور علی صاحب
اور دیگر علما کا طبع ہو چکا ہے وہ اثر ابن عباس کی تحقیق کے لیے کافی ہے اور جو کچھ لکھا گیا شتی منہ از خود اس
ورنہ غلط اس فتاویٰ میں بہت ہیں فقط قلیلاً آخر کا حال تو دل سے چکا کر ان بہرہ و اعراضات میں تہت
تطویر لا طائل کی اگر کوئی اور بات فتاویٰ بنظر میں سوچی تھی تو کس کے لیے اور اشار کی باقی اس کا حوالہ
مولوی عبدالحی صاحب غیرہ کا سوا ابو الحسنات مولوی عبدالحی صاحب اپنی ہمار فتویٰ میں کہ کلام مبرم کے ساتھ
تحریر فرماتے ہیں اسکا اصل حدیث مذکور صحیح ہے اور عقیدہ موجود ہونے اشغال خاتم الانبیاء افضل مخلوق اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کا باطل ہے اور اس حدیث سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا ہے بلکہ عدم مماثلت اس سے ثابت ہوتا ہے مقام افسوس
و تعجب ہے کہ از زمان وجود نبوی تا این جزو زمان مدت قریب تیرہ سو برس کے گزریا و اس میں ہر مہر و مصداق
اور محدثین اور بزرگان اعلیٰ اور صحابہ کرام اور تابعین کی نظر سے حدیث مذکور گزری مگر کسی خیال مبارک میں نہ
اشغال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نہ آیا تو اس صاحب عقیدہ کی خاطر مایل میں آیا انا للہ وانا الیکہ راجعون
لقد صدق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذا الدین غریبا و سیدا غریبا تا زم برین عقل و دانش اگر شیوخ جبل کی
یہی کیفیت رہی تو دیکھا جاسکتا ہے کہ کسی کیسے عقائد فاسدہ حدیث صحیحہ سے انہام ناقصہ متنبہ کر سکے اور کیا
فساد عالم میں پرا کر سکے والی اہل المشکی ومنہ البدو والیہ الرحمی اور افع الوساوس میں نامکین بالامثال کو
اس بیان سے جا مل اور مخالف اہل اسلام شہر اتے ہیں اور اثر ابن عباس سے یہی مثل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ہونا ہرگز ثابت نہیں جو اسکا دعویٰ ہو قول اسکا باطل ہے عقیدہ مثل محمدی مخالف اہل اسلام و جاہل و بڑی
اہل اسلام آنحضرت کی ذات افضل مخلوقات و اکرم الممکنات ہے کسی مخلوق کی شرکت کی صفات منقصہ کما یفرز
از قبیل مستحبات ہے ہر گز نہیں اور یہ کہنا کہ مراد عالمین یا خلق سے فقط اس طبقہ کی مخلوق ہے قول باطل و باطل
ہی الی قولہ پر نقد و بحث محمدیہ عام ہے اور غایت تہذیب حقیقی سے شامل ہر خاص عام جو اسکا اصل حدیث ابن عباس
صحیح و معتبر سمجھا جاسکتا ہے اور عقیدہ اسکا ظاہر ثابت ہے بغیر چون و چرا کے اسکو تسلیم کرنا چاہیے اور قول وجود

امثال محمدیہ کو باخصیص نسبت احمدیہ کو بلا دلیل و باطل اندر کرنا چاہیے نہ یہ کہ حدیث کا باطل ہوا میں مجیب کہ ایک
 غلط فہمی نے کیا اور نہ یہ کہ اس امثال محمدیہ نسبت کرنا یا قصہ من نسبت کرنا ہی کہ خواہ مخواہ غلط فہمی میں مجیب کہ ایک
 شاعر نے کیا اور آخر کتاب میں رسالہ سابقہ کی نسبت تحریر کرتے ہیں اور اوہ علمین قرینہ صحیح کر دی کہ میں تعدد
 خواہم اضافہ کیا کہ سابقہ ظاہر حدیث کے قائل ہیں اور خصوصاً نسبت نبویہ کا قائل نہیں ہیں اور غلط و موصوفہ سید
 حامد علی بن تحریر کرتے ہیں فی الواقع درستی سابقہ لفظ خاتم صحیح واقع شدہ نہ محبت عوام را متوشی رہ و دادہ
 مگر تا زمان تحریر ان استفتاء اگر کیفیات قوال را با سلف مطہر بودم درہ ضرورت تفریح میں خاتم تبدیل لفظ خاتم با کمال
 مولوی عبدالحی صاحب خاتم نبوت کو خاتم حقیقیہ نسبت جملہ کلمات اور دیگر خاتم کو محض انسانی نسبت اپنی طبقہ خاص کے
 اور نسبت خباب نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم شامل کرتے ہیں اور باوجود اسکے اطلاق لفظ خاتم کا بھی مناسب سمجھتے
 ہیں تو امثال اور خاتم حقیقی اور خصوصاً نسبت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے قائل کے نسبت کیا اعتقاد ہو اور انہیں
 اچھا جانتے ہیں یا برا اور وہ لوگ کون ہیں جنکو مولوی عبدالحی صاحب ان امور کا قائل اور مخالف اہل اسلام میں
 لکھتے ہیں اور جنکی دین پر پلا فتویٰ تحریر کیا ہے اور فی عقل اور فہم عقیدہ باطل فرمایا ہے اور انکو حال نبوت یا فسوس
 کیا ہے اور اگر مصنفان و مفسرین تو را باب فتاویٰ لی نظیر را بہ قدر شور و شغب کی کیا ہے اون لوگوں کو انکی کیا کیا
 ہے اور جو صرف انکی خطا کا اظہار منظور ہو تو مؤلف ترا چہ نسبت خاص سئلہ امثال میں عوی کیا ہے کہ مثل مذکور ممکن یا نہ
 و متنع بالغیر ہے اور لکھا ہے دعوی امتناع بالذات کا کتا جمالت قائل قول پر دلیل ظاہر و برہان بار ہے کیونکہ لائل
 و برہان ساطعہ سے اپنے موضع پر ثابت ہو چکا ہے کہ مثل مذکور ممکن بالذات و متنع بالغیر ہے اور ہم ہی اسکو دلیل لائل
 تعلیہ اور محلل برہان عقاید کرتے ہیں باوجود اسکے کہ یہ کہ **وَإِنَّ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا هُوَ خَلْقًا آتِيَةً وَمَا نَزَلَ**
إِلَّا بِقَدَرٍ مَّعْلُومٍ اور اثر ابن عباس رضی اللہ عنہما جو موجود مثل پر قائم کلام ہے اور ملاحظہ احمدیہ سے ظاہر کہ مولوی امیر احمد
 صاحب فر نسبت افادات تراجم کے اقرار کیا ہے کہ مضامین اس کے میری نزدیک صحیح و درست ہیں تو مؤلفین تراجم اور
 مولوی امیر احمد صاحب کہ متنع بالغیر کو واقع ٹھہرتے ہیں اور باوجود اقرار امتناع عقیدہ متحقق نشان پاسد وصرہ اصرار
 فرماتے ہیں اور لوگوں سے زیادہ تر مستوجب ہواخذہ ہی تحقیق مفتی سعادت صاحب کی
کیفیت ملاحظہ صحیحہ کہ انہوں نے ہر چند مولوی عبدالحی صاحب کو فتویٰ دہر کی ہو مگر ایک
 عبارت جسکا حاصل یہ ہے کہ تشبیہ میں شبہ اور شبہ نہ کی صرف وجہ میں مشارکت کافی ہے اور امور میں ثالث ضرور
 نہیں اپنی بجائے کے لہذا لکھدی ہے اور فتاویٰ و نظریہ میں نقل مہر مفتی صاحب مولوی عبدالحی صاحب کو فتویٰ پر

چھپی ہو جیسی قول الباطل پر نہایت نیک کی ہے اور تعدد خواہم کرد اور اثر میں عباس بن سیرین سے
 کلام کیا ہے انیسویں کہ مصنف تنویر نے فتاویٰ میں نظر بھی اچھی طرح نہ دیکھا اور خواہ مخواہ مولوی نے
 وغیرہم پر اعتراض کر نیکو تیار ہو گیا اسکی مستند تحقیق مفتی محمد سعید صاحب تحریر مولوی عبدالغفار صاحب
 کی تصدیق نہیں کرتے اور انکو جواب پر بغیر الجیب نہیں لکھتی اسلیج مولوی انور علی صاحب دہلوی
 محمد جمیع صاحب فریجی عقیدہ امثال کو رد کیا ہے اور مولوی محمد جمیع صاحب نے تو حدیث کو بھی صرف بحقول
 حاکم جبکی تصحیح محدثین کے نزدیک معتبر نہیں سمجھ لکھا ہے یہ تحقیق مصنف کے مفید نہیں بلکہ اسکی مستند
 محققین نے عقیدہ امثال کو تصحیح مردود ٹھہرایا ہے گو باعتبار نفس الامران تصرف انکا کلام بھی خلش سے خالی
 نہیں لیکن مصنف اور انکی پیش روں کے رد کو لے کفایت کرتا ہے و آخر دعوانا ان الحمد لله

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَالْعَالَمِينَ عَلَى رَسُولِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَحُجَّتِهِ أَجْمَعِينَ
ابناظرین وراق مولفین سائلہ تصحیح المؤمنین
فی رد قول اہلین فی کارگزاری ویمین صفحہ ۲ و ۳
 ایک فتویٰ معلق مسئلہ قدرت تحریر کرتے ہیں ہر چند یہ مسئلہ ماہرے بحث و خارج ہو لیکن جواب دہ نہیں فرماتا
 پر مشتمل ہے جن پر وجود امثال بہ تحقیق خاتم کا مارا ہے لہذا تعرض ان سے مناسب قولہم یہ کہنا زید کا غلط
 ہو کہ اللہ تعالیٰ کو قدرت نہیں اور باطل ہے بالاتفاق اور یہ اعتقاد رکھنے والا کافر ہے اقول سوال میں
 تصحیح ہو کہ زید جنابا حدیث کو دوسرے خاتم النبیین کے مدیا کرنے پر قادر نہیں ماننا اس طرح کہ العیاذ
 باللہ قدرت الہی کو قاصر جانتا ہے بلکہ اس کے نزدیک متنوع و محال ہے اور صلاحیت مقدوریت کی نہیں جیسو
 مثل خدا کا غذا سچا کی قدرت میں داخل نہیں اور قدرت ممکن ہی متعلق ہوتی ہے اور جسطرح اجتماع نقیضین
 جس کے داخل نہ ہو کہ مولوی امیر احمد صاحب نے بھی بحجواب سوال مولوی عبدالقادر صاحب تصحیح کی ہے اسے غلط
 سے زید پر کافر نہ ہو گا مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر محمد صاحب اس قول کو بطلان اور قائل کی
 ستغیر پر اجماع و اتفاق ثابت کر دین و دوزخ و خطا و التقادیر و البتہ فقی قدرت مطلقہ کی کفر ہے سو زید بجا ہے
 اسکا قائل نہیں ہے جواب میں قدرت کو مطلق رکھنا اور اسی کا حکم کہنا نری سہٹ دہری ہے کہ یہاں
 سوال کہ خود تراشی ہے بھول گیا اپنا لکھا آپ نہیں سمجھتے اس سببہ پر مجیب بن مہر بن مہر بن عقل و
 دانش مابید گریست کہ خود گفتہ کو خود و زائد کہ حدیث قولہم اور یہ قول اسکا کہ جو کوئی کسی اور بت

دلیل
کیا ہوگا
از پیکر
بہرین
کا
ادین
ہون
بہرین
سے
غائب
بہرین
بہرین

دوسرا خاتم النبیین تجویز ہے اقول تجویز سے تحقق و وقوع بالفعل مراد جیسا کہ عقیدہ
اس نبی امت کا ہے تو قطعاً نذر اور سخت بڑت ہے اور ذکر اور طبقہ کا خواہ حصول کہ لامل امتناع عام شامل
ہیں قولہم اور یہ کہنا اور سکا کیونکہ منکر عموم نصوحی ہر باطل ہے کیونکہ اول یہ ثابت کر چکا کہ امت لام
النبیین میں استغراق کو لیے ہے جائز ہے کہ عہد کے ایہ ہوا قول اس فی شعور نے کسی سے سن لیا ہو کہ
لام عہد کو لیے بھی آتا ہے اس قدر نہیں جانتا کہ عہد خارجی کسی کہتی ہیں اور کسی وجہ سے اس سے استغراق پر مقدم کر کے
ہیں کاش تلوح بھی پڑے لیتا تو ایسی بات نہ لکھتا بلکہ یہ تاہو سے کہ آیت میں وَلَکِنْ تَسْئَلُ اللّٰہَ
خَاتِمَ النَّبِیِّیْنَ سے پہلے پیغمبروں کا ذکر کہاں ہے اور قرآن مجید میں دوسری جگہ اگر ذکر آیا ہو تو ذکر
تفصیلی کس قدر انبیاء کا ہے کیا جناب ختمی آیا اور نہیں انبیاء کے خاتم میں اور پروردگار عالم نے اس کلام امت
نظام میں صرف انہیں پیغمبر کا نام فرمایا ہے انکار اس عقیدہ کا تو کلام اکثر فی الفین میں بھی تصریح پایا جاتا ہے
اور ذکر اجمالی اور کمال الفاظ عموم و استغراق وارد اس صورت میں مال عہد و استغراق کا دام تو مطالعہ ثبوت
استغراق زید سے بھی اور تجویز عہد سے اس میں لیا آیت سے متبادر استغراق ہے علما کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر
زمانہ میں کوئی نبی مبعوث نہو آئے مبعوث ہوگا جب حضرت عیسیٰ شریف لائینگے تو اتباع شریعت محمدی
صلی اللہ علیہ وسلم فرمائینگے خود مناظرہ احمدیہ میں بحوالہ البوداؤد قد زیدی مروی وانا خاتم النبیین لانی بعد
اور خصوص مفسرہ جمیع تاویل و تخصیص کا اصلاً احتمال نہیں عموم محبت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم میں مسیح میں
با اینہمہ یہی استغراق ثابت نہیں اور مطالبہ باقی ہے کہ نہ بنید بروز شہر چشمہ چشمہ آفتاب راجہ گناہ
سبحان اللہ آج تک تو یہ حضرات عموم و استغراق تسلیم کر کے تقییدات فرسودہ و تخصیصات بجا کرتے تھے
اب اصل استغراق ہی سے منکر ہو گئے کیا مناظرہ احمدیہ میں طاق نسایں پر رکھ دی اور یہ عبارت ہی مقلد
اولیٰ معنی خاتم النبیین کیا یہ میں کہ لیس بعدہ نبی چنانچہ حدیث شریف اور اقوال علما ثابت ہو یا ورنہ
یادہ حدیث اور وقت حشر ہی معاذ اللہ اب بے اعتبار ہے اور تفسیر علما سے بھی عار ہے شاید پہلے صحت کفران
رسالت مقصود تھی کہ جب شخصوں کو خاتمیت میں شریک ٹھانے پر قناعت کی اب تصدیق مسلمانوں و مسیحیوں
و علیہ بن خولید و غیر ہم در بیان نبوت منظور ہوتی اور اس کے ساتھ خود نبی یا خاتم النبیین بنے یا امیرین کو
بنانی کی بھی ٹھہری قولہم اور بر تقدیر تسلیم استغراق جائز ہے کہ استغراق عرفی کے لیے ہوا قول محبت انبیاء
جناب کو ساتھ یا باہر طبقہ یا دیگر طبقات میں اس سے دلیل سے جو مقابلہ عموم آیت کو مضحک نہ ہو

ثابت کر دی ورنہ ان خرافات سے باز آوے **قولہم** اور بر تقدیر حقیقی کے جائز ہے کہ عام مخصوص بعض میں **اقول**
 بر ان ظہور مخصوص مجرد احتمال خارج عموم و قطعیّت نہیں اور قول شاذ ابن عباس میں ہرگز تخصیص کی صلاحیت نہیں
 خصوصاً اس جگہ کہ است فی آپ کہ آخر النبیین ہو فیہ اجماع کیا ہے اور آیت کریمہ استخراق حقیقی سمجھا ہے یہاں تک کہ نام
 غزالی رح: آخر کتاب الاستعداد میں تصریح فرمائی کہ اس آیت کی غیر متناول و غیر مخصوص معنی پر امت و اجماع کیا ہے
 موصول و مخصوص کی نسبت مکمل کفر جائز قرار دیا اور شفاعی قاضی عیاض رح میں ایسے شخص کو جو آپ کو ساتھ یا آپ کو
 بعد بعثت کسی نبی کی مافیہ کافر لکھا ہے پس شق استخراق عرفی و عام مخصوص بعض کی کفر ہے اور جس کا عقیدہ ایسا
 اس کی نسبت حکم زید کا جہاں **قولہم** اور ہی عام کے قطعی ہونے میں بڑا اختلاف ہے اکثر علماء عام کے ظنی ہونیکے
 قائل ہیں چنانچہ مسلم الثبوت میں کہ مہول کی بڑی معتبر کتاب ہے یہ بات موجود ہے **اقول** جب غیر عصب کو
 کسی نبی سے کہا دیا ہے یا بتقلید کا بر فرق اول و آخر چہوڑا ایک فقرہ چچ میں سے لیکے سنا اطلہ دیتا ہے تاکہ علم مجاہدین کے مہول
 کی بڑی معتبر کتاب میں ظنیت عام کو قول اکثر اور معتبر شراہج مالاکہ مسلم الثبوت میں طبعیت عام کو اپنا مذہب قرار دیا
 اور اس قول کو نقل کر کے رو کیا ہے عبارت اس کی یہ ہے **موجب العام** قطعی فلا یجوز تخصیص بخبر الواحد والقیاس الا کثر علیہ
 ظنی فیمیز لہذا ان موضوع للعموم قطعاً فهو مدلول لہ وثباتہ قطعاً کا خاص الا باللیل الخ ص ۳۷ دلاوریت و ذکر کی کف
 جرائع وار و **قولہم** اور حدیث بنی کنسکیم سچ ہے الخ **اقول** سب مقدمات کبریات و مرآت خرافات احمدا و احمد
 تحقیقات محمدیہ اور فتاویٰ بر نظیر میں رد ہو چکی ہیں اور فتاویٰ و رسائل مذکورہ منطبع ہو کر موافق و مخالف کی
 نظر سے گزرے ہیں ہم تطویل زیادہ نہیں کرتے اور کما اعادہ نہیں کرتے مقلد گھنٹہ اند **س** سخن گر چہ دلیہ بند
 و شیرین بود + منرا و ار تصدیق و تحسین بود + چو یکجا گھنٹی مگو باز پس کہ حلو اچو یکجا بار خور و نہ و پس چہ حضرات
 بار بار از نہیں خرافات کو پیش کرتے ہیں + نہ خالق کا خوف ہے نہ تشنیع خلایق سے ڈرتے ہیں ایک قول شاذ
 کی تصحیح اور عقیدہ فاسدہ کی ترویج پر بہ اصرار ہے کہ آیات صریحہ اور احادیث صحیحہ اور اجماع امت و عموم ثبوت
 صاف انکار ہے + کوئی نثر حضرات نہیں جس میں اس قسم کی دوچار خرافات نہیں ہر چند علماء سمجھاتی ہیں + اس نے
 عقیدہ کو دلائل قاطعہ و فراماتے ہیں + بھوای **وَ اِنْ تَرَوْا كُلَّ آيَةٍ كَا بُرُوءٍ مِنْهَا اِصْرَار**
 برستور ہے + تمام عالم ایک طرف ہوں یا عقیدہ چہوڑنا کب منظور ہے سچ ہے **س** نہ کند زخم زبان بچران را
 بیدار و پامی خواہد چہ پروای مخیلان وار و + چہوڑنا کسکا اور تو کہ یہی ہمیشہ ایک نیا مضمون ایجاد ہوتا ہے
 مواہر علماء کے مقابلہ میں کیا عمدہ طرز سوچا ہے + لڑکوں اور شاگردوں کی مہرین ششہ ہجری کی گمدی تیار ہیں

۴
 حکم عام قطعی
 ہے نہ جائز ہے نہ
 اس کی تخصیص نہیں
 اور قیاس میں
 اس میں ہرگز
 زہنی و فاعل
 ہوگی ہادی ہے
 دلیل ہے کہ عام
 وضع کیا گیا ہے
 عموم کر کے قطعاً
 و عموم اسکا مدلول
 اور اس بات پر
 قطعاً شریک خاص
 کہ کسی ایک سے

جس تحریر پر چنانچہ لکھنا چاہیے کہ حاجت ہوئی تو دوسرے دن اور آشنائوں اور دو ایک ذوالحجین قال بالمتناہین
 کی جو ترقیوں کی تحریرات پر مہر کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذالم کسبح فامسح
 اب علمای دین سے التماس ہے کہ اسکا کیا جواب آپ کو پاس ہے کسی بھی فکر کے بغیر بات پر صوطی اللہ سے ہاتھ نہ ہونے کی
 دو بار جابل تو مہر کی جابل میں نہیں ہی جائینگے آپ کس کس کو سمجھائینگے اور جو آپ کی ہر تحریر پر آیت و سہرین
 علمای عصر کی ثبت بھی ہوئی تو کیا نئی امت کو اسامی حسنی یا اضافت لفظ عبد کی اونکی طرف معلوم نہیں سوا
 او نہیں عالم کہ جابل کہ دنیا بھی آتا ہے اسکا علاج آپ کی پاس کیا ہے ایسی علمائے جہل و جاہل نہ بنا سکیں کہان
 میں اور اونکی طرح فرضی مولوی کسی نام نہ لکھیں القبا اگر عبد کئی الذی لایوت اور عبد رب الفلق اور
 عبد رب الناس اور عبد فی الجلال والا کرام اور عبد الرحمان الرحیم العلم اور عبد الملک القدوس
 السلام المؤمن المہمن الغزیز الجبار المتکبر اور عبد الخالق الباری المصور وغیرہم اشخاص طبقات زیرین کا کہیں
 تباہ لگے تو مقابلان مواہر اور دستخط و نگاہوں سے یا امیرین اور طبقات کی سمجھا دین تو یہ حضرات راہ پر آدین
 کہ آہن بآہن توان کر درم + سو یہ ہونا معلوم + لان المفروض ہو السعدوم صدق اللہ علیہ احوالہ و صحبہ و رضی اللہ
 فیما لہ من عہادہ ایک امر اور قابل تماشا ہے کہ یہ فتویٰ مولوی امیر حسن صاحب اور مولوی امیر محمد صاحب
 مہر دستخط سے مہر ہے کیا اونہوں نے تو یہ کر لی وجوہ مثال و تعدد و خاتم سے منکر اور عموم نسبت کو قائل ہو گئے
 یا وہ ہی علماء سے خارج جہلا میں داخل ہوئے یا باوجود عبد الکریم عبد کئی عبد الرحیم عبد الصمد عبد العزیز عبد الجبار
 عبد القادر عبد السلام عبد الحمید ملا صدیق علیم الدین اسحق الطاف محمد زبیر ذوالفقار احمد تراز علی غلام اکبر محمد یوسف
 سبط احمد وصیت علی زین الدین کے لیاقت مہر دستخط کی نہیں رکھتی یا اقوال مختلف و پریشان کہنی سے اعتبار نہ کیا
 کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فضیلت مطلقہ پر مہر کر دی اور مولوی عبد کئی صاحب لکھنوی کا اور اپنا مسلک ایک
 قرار یا سارا گری کہ مٹی یا یہ اونکی چالاک اور عیاری ہے کہ چند جاہل جمع کر لیں اور انکی نام سے مسائل خرافات و
 کلمات کفریہ مشتمل کتبیں بنیں اور انہیں کے مہر دستخط کر کے مشہور کرتے ہیں تا آپ علیحدہ دین مٹی کی بلان اور اون
 سے بہرین خبر یہ جملہ تو ختم ہوا و سہر فتویٰ مولفین نصر المؤمنین نے علمای دہلی کی طرف نسبت کیا حالانکہ
 اصل مجیب سید امیر احمد سہسوانی ہیں گو چار لکھنوی کے بیچ میں مولوی ذر حسین اور مولوی مسعود اور مولوی حفیظ
 کے ہی نام ہیں کیا دہلی سہسوان کو کہتی ہیں یا مولوی امیر محمد و سرے طبقات کی دہلی میں رہتی ہیں تمام جواب
 مرالسبب انکار سے خالی ہے بار بار عجز و سطر وہ کہ عبارت خرافات و وہ ہیں پیش کرتے ہیں شرم نہیں آتی یا حکم

ایک نئی وجہ نکالی ہے کہ تخلیط عوام کے لئے قول شاذ کو حدیث مرفوع منقول و یکرا اور اسے احادیث منقولہ یا نصوص قطعیہ قرآن مجید سے اور اسکے مضمون کو ضروریات دین سے سمجھ کر فتویٰ کفر کا رد بیجا پسے ماری ہے لیکن مجیب بیان سے شکایت نہیں کہ وہ صاحبزادے ہن اور علم میں بھی مہارت نہیں ہو سکتا۔
 قزیر حسین صاحب نے یہ فتویٰ کس طرح گوارا کیا اس قدر بھی سمجھا کہ منکر ایسے قول اور اسکے مضمون کا بغرض صحت ہرگز کافر نہیں ہوتا اور باوجود اسکے کہ مرد جہانگیرہ گرم و سرد زمانہ چسیدہ ہن سائل کی کار سازی اجربہ بازی کو بھی نہ دیکھا کہ مضمون حدیث کو اس حدیث سے کہ مضمون حدیث سے کفر اور اسکے معتقد کو اس حدیث سے کہ معتقد حدیث ہے اور ناقصین روایت کو کافر کون کیسکا جو لوگ خاتم النبیین موجود متحقق ماننے کو کفر کہتے ہیں اس روایت کو حدیث مرفوع صحیح معتبر نہیں جانتے اور ہر تقدیر صحت اسرائیلیات سے اور بعد تسلیم رفع مشرک الظاہ واجب التاویل سمجھنے میں یاد لالت اسکی مضمون کہ نہیں جانتے سائل متفری کذاب عوام کو فریب دیتا ہے کہ طرف ثنائی منکر حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور مکفر ابن عباس رضی اللہ عنہما وغیرہ اکابر دین کا ہے مجیب اور مصدقون نے اسکی تزویر پر تنبیہ تو نظر ثانی بلکہ اور تیز کردی سان پر چڑھائی اب یہ حضرات ہمارے قریب میں کوئی عالم یا جاہل اسباب کا قایل تبارین یا اپنی نابوٹ اور تخلیط خواہ ایسے امور کی تائید کا اقرار کر دین ۵ بار است بیان چھو سحر بادیہ بود یا معترف فتنہ و شر بادیہ بود۔ ورنہ بجنین حلیت و کیا دی خویش + دو چشم پر از خون جگر بادیہ بود +
پہراستفتای سوم ملا صدیق پشاور کے نام سے لکھا ہے اور اسے علامہ رام پور کی تحریر کا رد قرار دیا ہے اور کہیں نئی است نے پرانی کار ساز یون اور شعبہ بازیون کے ساتھ جواب سے عاجز ہو کر اس قدر زماں درازی کی کہ آج تک مضمون میں دیکھی نہ سنی فی الواقع ۵ نابذلک جاہل نشان آن باشد + کاؤ خشک و ماغی حجت آب نیافت + زبان درازی سنگ را چنانکہ شناسی کہ کام تشنہ او خشک ماند و آب نیافت + رد اسکا تو مولوی نور الدینی صاحب اصل مجیب استفتای رامپور نے تحریر فرمایا ہے ہم اس جگہ صحت اون باتوں سے جو نئی است نے تحریر نہا میں ایجاد کیں تعرض اور باقی غرافات مردودہ و خرافات مطرودہ سے جو پہلے دونوں فتووں اور مناظرہ احمدیہ وغیرہ میں ہن اعراض سنا سمجھتے ہیں **قولہم** انا بعد اہل ایمان اور اہل انصاف پر غصہ نہ ہے کہ تحقیق حق اور قبول صراط مستقیم طریقہ زندگان خاص خداوند تعالیٰ ہے اور موجب رضای الہی چنانچہ قول حق تبارک و تعالیٰ فَبَشِّرْ

۴
 عربی
 مذکور
 در ذیل
 غیبت
 اہل بیت

عباد کے الذین یستقیمون الشکل فیثبھون احسنہ اسیرال ہے اور حلال
اسکا موجب وبال نکال اقوال حکام ان کذب قد صدق اللہ سبحانہ و تعالیٰ ہے۔ لیکن یہ دیکھنے والا کہ
میں کیا ہوتا ہے، دل سے اعتقاد ہو اس پر عمل ہی ہو کار ہے۔ سوان حضرات کو تو ان باتوں میں عار اور
ار کے خلاف براہ راست ہے۔ استغفر اللہ من قول باطل + لقد ثبت فی سلا لک عقم۔ ایک قول شاذ و غیر معمول
کا جس میں علمائے متقدمین و معاصرین نے طبع طرح پر کلام فرمایا اور اسناد و سند لال اس میں سے بدلائل قاطعہ
وہ اس میں ساطعہ باطل کر دیا کہیں سن لیا ہے یا کتابوں میں دیکھ لیا ہے اس میں در ذیل قرآن و حدیث و اجماع
امت سب بالامی طاق ہیں واہ یستقیمون الشکل فیثبھون احسنہ یہ کیا خوب عمل کیا ہے
ایسا تحقیق حق و قبول صراط مستقیم پر مثال سید المرسلین علی الذین علیہم السلام اور سات خاتم النبیین جانشین سر عمارت
یا یہ عقیدہ بوجہ مخالفت کتاب و سنت و اجماع امت و تمامی اہل ملت موجب وبال و نکال دنیا و آخرت ہے
سے من انچہ شرط بلاغ ست باتو میگویم + تو خواہ از ختم پذیر گیر خواہ ملاع قو لہم خیر ان ایام میں ایک
فتویٰ لکھا ہوا علمائے رام پور کا کہ اکثر ایسے علم محقول مستقول و دونوں سے بی برہہ ہیں اقوال اگر
مجیبوں کو علم و عقل سے کچھ ہی برہہ ہوتا تو علمائے رام پور لکھ کر انہیں محقول و مستقول سے بی برہہ نہ
ٹراتے افسوس یہ جاہل کندہ ناتراش علماء کو جاہل کہتے اور اونکا دیکھنے پر دم و تیر ہیں اور لفظ علما
بھی معنی نہیں جانتے ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ وقت تحریر تنویر العزیز حرارت و کلفت مدقرفر کا غالب تھا اب معلوم
ہو کہ خیر طینت و شریطیبت کا مقتضی تھا اگر بیٹھے ہی فاضلون کو جاہل بناتے ہیں اور خالق و خالق
اصلا نہیں شرم کے بہلا کوئی ان حضرات کو خرافات پر اعتبار کر گیا اور مضتیاں رام پور کو ہمیں جناب
عمدہ المتکلمین مولانا محمد حمید علی صاحب معنی منتہی الکلام اور مولوی سعید الدین خان صاحب خلف
زبدۃ الفقہاء و المحدثین حضرت مولانا محمد رشید الدین خان صاحب اور مولوی عبد الحق صاحب سب اب میں لکھا
جناب مولانا محمد فضل حق صاحب اور مولوی سید حسن شاہ صاحب مکتب اور جناب مولانا محمد علی صاحب
مکتب حریم محترم اور مولوی عبد العلی صاحب مدرس اور مولوی محمد عبد الکریم خان صاحب اور مفتی محمد
ریاض الدین صاحب میں جاں سمجھ گیا کہ جب سطر کے بعد یہ عبادت ہی لکھی جو کوئی عبادی اس طرح نہیں
غور کر گیا ان مفتیوں کی جہالت و نفسانیت اور سیر بخوبی کہل جا چکی اور آگے بڑھ کر خوب تصریح کی کہ ارباب
سوا ہر کی کیا تمکبات کی جاوے کہ سب جاہل ہیں ان حضرات عبد الغفور حبیبی نہیں کہ اسی سال میں تمام

شرح حقیقی شروع کی اور استاد مخرج مائتہ عامل مجتبیٰ کی بھی نہجی نہ عبد الصمد خان غلام جبریل خان کی طرح میں کچھ کل
 بریلی میں لڑکے پڑھاتے تھے کانپور پہنچتے ہی مفت ہی عین غنی بن جیسے اور سب کو جاننے دیکھتے تھے جو جبریل صاحب
 کے نام سے وہ اونوں نے کیا پڑا ہے مولوی اسماعیل نے تو اپنی رسالہ کی نسبت اس قدر دعویٰ کیا تھا کہ میں ایک
 میں لکھا ہے اس خیالی سے رسالہ کفری اور سکنا نام شہر ایمان ذات شریف نے علمی و اس پر جواب تین ساعت
 میں لکھ دیا اور یا جو اس فضل و کمال کے حضرت کو کوئی بھی نہیں جانتا اگر اس تعلیٰ کی کچھ بھی اصل تھی تو کس قدر
 کیونکہ نہ ہوتی و نعم باقیل سے لاف دانش گرز و سپو ستہ نادان دور ستیہ خفہ و ائم خویش ابدیاری میں بخیر
 قولہم اور تقویٰ و دیانت سے ستر اقول لاحول و لا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم تقویٰ و طہارت اور بات ہے اور تو
 لکھنا اور بات محمد امین بی امت کہان کے قلمی میں جو اردون کے افعال پر مواخذہ کرتے ہیں انا مومن الناس
 بِاللَّهِ وَتَنسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ تَنْتَعِدُوْهُ نَحْنُ اَعْلَمُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ اور انکی ترویج کر کے غلط حوالہ دینا سب
 علما میں مغلوب ہو کر اپنا غلبہ ظاہر کرنا شہرت کے لیے تعلیٰ اور نظر عوام میں فاضل متوجہ بنا جا ہون کو نام سے بہرین کمد و اگر
 فتون پر لگانا اور اس طرے کے حد تک مدد کر دین میں کرتے ہیں اور معاملات کی کیفیت اہل میرٹھ اور سہو ان سے درپیش
 کیا ہوے دیکھو تو وہ کیا کہتی ہیں قولہم اقول بحول اللہ و قوتہ اول ہم مورد نزاع متعین کرتے ہیں اور تفسیر و تشریح
 اور سب کہتی ہیں اس بحث نزاع خوب پہلی دیکھا اور تلبیس و تلبیس مفتی کی سب پر موبدا ہو جاو گی بیان اس اجمال کا یہ ہے
 کہ ایک شخص نے باغوالے شیطان کو بر ملا جمع مسلمانوں کے دعویٰ کیا کہ حضرت کا مثل اللہ تعالیٰ کی قدرت میں
 داخل نہیں کیونکہ حضرت خاتم النبیین ہیں اور خاتم النبیین نہیں ہو سکتے اور سب کے جواب میں اہل علم اور دین نے بہت
 کچھ لکھا اور اس عقیدہ کو مردود اور اس قائل کو مطرود قرار دیا اور اسکی عجیبے ناز پر سننے کو منع کیا ایک عالم فریاد دیا
 کہ خاتم النبیین باعتبار دوسرے عالم کے اور شخص بھی ہو سکتا ہے دیکھو دوسرے طبقات میں بموجب حدیث صحیح حضرت
 ابن عباس کے اور خاتم الانبیاء بھی ہیں اس مستفتی نے نہایت چالاک اور خداعی اصل بحث چھوڑ کر انی غرض نکلتا
 کر لیے اس حدیث میں بحث شروع کی اقول لیون اللہ و توفیقہ یہ سکار و خداع خوب جانتے ہیں کہ بریلی میں جو
 مسئلہ قدرت خواہ امتناع بالذات و بالعرض اشال حضرت ختم الرسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ ہرگز بحث نہ تھی بلکہ مناظرہ
 امدیہ میں نافو تو لیماسب کی طرف نسبت کیا تھا کہ وہ بھی مستند ظاہر مضمون حدیث ابن عباس میں اور اسکی مکر کو کافر
 اور بے ایمان کہتی ہیں جب انسی سوال ہوا تو انہوں نے اثر ابن عباس کو صحیح شہر اگر سات خاتم تدرارویہ
 سائل اس مضمون کی نسبت حکمرا سپور سے سوال کیا اور علمائے اوس کا جواب دیا سوالیہ وجوہ بیان شرم و تکرار میں

موجود ہی دیکھا ہے ہر سطح پر مور و نزع مسئلہ قدرت قرار دیا ہے اور جو پہلی تقریر محض تعلیقات ہے مسئلہ تحقق خاتم
 ہی گو مور و نزع ٹھراتے ہیں تو مستغنی پر ناحق کیوں نہ آتے ہیں اور سننے کیلئے نہ گولہ لاجر ہر سطح پر تم میرے پیار اور
 بناوٹ کرتے ہو اور نہ کو بھی ایسا ہی سمجھو ہو **و** و انوال العداۃ لایم یصلح + الا ولینزہ کذاب اشتر + وکیلو سبک
 بھی کار سازی اور شجہہ بازی سے باز نہ آتے تقریر جواب عالم میں یہ الفاظ لکھ دیے کہ خاتم النبیین باعتبار دوسرے عالم
 و شخص بھی ہو سکتا ہے حالانکہ وہ جبل مرکب میں مبتلا چہ خاتم طبقات زیرین میں موجود ہو یا تحقق یا شاہی سچ ہے
 خوی بد و طبعیتیکہ شست + مذہب و بوقت مرگ از دست **قولہم** اگر سچے ہو تو کسی مجتہد سے کہ تو لا و سکا کتب
 مستندہ میں منقول ہو ائمہ **اقول** امام غزالی نے آیت کو غیر مؤید و غیر مخصوص ہونے پر جماع امت نقل کیا ہے
 تو ایک مجتہد کیا سب مجتہدون کو طرہ پرچی امت کا کفر ثابت ہوتا ہے اگر اس عصر میں کوئی تعدد و خاتم کی تصریح
 کرنا مجتہد بھی اور سکر کفر کی تصریح فرماتے اور سبط اور علما کو جاہل بالیقین ہیں اس طرح اگر امام غزالی اور انکی تالیفات کو
 بر اعتبار کھدایا تو اسکا علاج نہیں **قولہم** اور مؤید اسکے ہے جو کتب عقائد میں مرقوم ہے اول الانبیاء آدم
 علیہ السلام و آخر ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم **اقول** ان سوسان حضرت کو عقل و شعور پر کہ مضر و مفید میں تمیز نہیں
 کرتے خلافت اسی محققہ کا جب پر علما نے دلیل و لکین **رسول اللہ و خاتم النبیین** اتفاق کیا ہے ہی امت
 کے زندیقہ اور احکام پر دلالت کرتا ہے **و** من عدم الانصاف انک لا تدری + و انک لا تدری بانک لا تدری +
 اور جو ہر جگہ استغراق و انکار اور عہد تسلیم کیا جاویں تو بہت احکام الہی عام نہیں گئے اور محدود و زندیقوں کو ٹہری
 دستاویز ثباتہ آویگی کہ قرآن و حدیث و اقوال علما میں جو مذکور ہے اہل بحر میں اہل عرب یا اہل زمانہ کے ساتھ مخصوص ہے
قولہم اہل سنت و جواب دیا کہ بر تقدیر تسلیم تا بید سے مراد تا بید اس عالم کی ہے اس سطح استغراق بھی نسبت بعض
 چیزوں کو قرآن و حدیث میں مستعمل ہے **اقول** یہ تقریر کو بطور تشویش لکھ دیے اس احادیث کی دلیل نہیں ہو سکتی
 کہ عالم آخرت اور ازمنہ اکملہ عالم دنیا میں فرق یہی ہے اور احکام تکلیفیہ تا بید یہ عالم آخرت کو لیے نہیں کیا وہ اسوجہ
 بعض ازمنہ و اکملہ کے لیے بھی مخصوص ہیں **و** نے فروعت محکم آورنے اصول + باریت شرم از خدا و از رسول +
 اور پہلا فقرہ صریح کفر فرمودہ عیسویہ وغیرہ کفار کی کھلی حمایت ہے جس حالت میں استعمال استغراق کا قرآن و حدیث میں
 نسبت بعض چیزوں کے ٹھہرا بلکہ باوجود الفاظ تا بید و تاکید بھی تخصیص کی گنجائش ہے تو کسی کافر و ملحد پر کہ کسی قرآن اور غیر
 تمہارے سچ ہیں مگر پر وی او کی مجاہد لازم نہیں کچھ الزام نہ رہا **و** مر مرابا برنی آید زدی اعتقاد + چھپن بد گفتن
 وین سپر دانشن + صاف صاف کیوں نہیں کہہ کر کہ لقب اسلام گردن سے نکالنا اور خود مختار و بی تقلید ہو جانا اس مباحثہ

بہار
 تبیین بحال امام باقر علیہ السلام
 باب اول
 فی بیان امامت
 علیہ السلام

تقصود میری کہ ادعائے نبوت کی وقت کام آوی اور جو مسلمان ہر سب سے رہو گے تو لوگ تمہاری پیروی پر یقین کریں گے
 کہ خواجگی باندگی راست نیاید **قول** ہم جو کہ ہم پوچھتے ہیں یا **قول** ان حضرات کو مثبت و نامی و سبب
 و محرمین میں تشریف نہیں چہ خاتم النبیین **سید العالمین علی الد علیہ وسلم** کے تو آپ ثابت ٹھہرتے ہیں اور
 نامیوں سے ایسے خرافات و اسیات سوال کرتے ہیں جنہیں سن کر اطفال خندہ سالان بھی ہنستے ہیں **قول** ہم
 ہر ایک زمین میں بموجب حدیث صحیح کے پانسو برس کا تفاوت ہے یہ احکام جو حضرت کی شریعت میں ہیں ان کو
 وہاں کون لے گیا اور طبقات و اشخاص کس کس کتاب حدیث اور فقہ پر چلتے ہیں آیا یہی کتابیں جو اس
 طبقہ میں مروج ہیں ان پہنچایا وہاں اور کتابیں ہیں **قول** قطع نظر اس کے جو ہی حدیث کی صحت کا غیر قابل
 ہے اور تفاوت و فاصلہ طبقات بھی مجمع علیہ تین آسمان زمین میں بھی تو اس قدر فاصلہ ہے وہاں یہ بیان
 احکام کس طرح آئے کیا اس طرح بواسطہ جنات کو اور طبقات میں نہیں پہنچ سکتے کاش یہ حضرات سوز
 پڑتے تو اجنبہ کے قرآن سنی اور اپنی قوم کے پاس خبر لیجانیے پر ایمان لاتے اور آپ کا رسول الثقلین اور شریعت
 محمدی علی الد علیہ وسلم کا اجنبہ کو عام ہونا اس آیت اور دیگر دلائل سے باجماع علما ثابت ہے لیکن ان
 لوگوں پر تو بہت چڑھ بیٹھا ہے جس کی انہیں ہر دین کے سوا اثر ابن عباس کے کچھ نظر نہیں
 آتا **۱** گرنہ بنید بروز شہر شہر چشم چشمہ آفتاب را چہ گناہ + راست خواہی ہر ارشیم خپان + کور بہتر
 کہ آفتاب سیاہ + اور فقہ حدیث کی انہیں کتابوں کا وہاں پہنچنا یا دوسری مروج ہونا و نہ انہیں ممکن
 کچھ احتمال لازم نہیں آتا ہمارے لیے اس قدر کفایت کرتا ہے اور ہی تسلیم سکے کہ ہمیں مدعی قرار پائیں تو عدم
 وصول احکام اس وجہ سے کہ اہل طبقات زیریں مکلف ہی نہیں یا مکلف ہیں مگر کوئی طریق وصول کا نہیں
 تو حد شریعت میں سرج اور تعدد کو ثابت نہیں کرتا اور بعد ثبوت تو حد ان خیالات و توہمات سے بھی میں
 نقصان نہیں آتا مگر کج نتیجی کا علاج کیا ہے راست گوئوں نے سچ کہا ہے **۲** کج را بستکلف نتوان
 راست نمودن + کے تیر توان ساختن از چوب گماندا + اور احتمال وصول بواسطہ اجنبہ بلکہ ثابت ہونا
 اس کا بھی کافی علاوہ ازین علم طریق وصول احکام خواہ کتب متداولہ کا ضرور نہیں اور نہ عدم علم علم باند
 کو مستلزم ہے اس لیے جو لیا سے کیا حاصل **۳** جزانکہ طعنہ زندقہ و خندا اطفال اور اس طرح کے سوالات
 تو اس طرف سے بھی ہو سکتے ہیں کہ وہ کتابیں جو ان چہ خواتم پر او ترین کس زبان میں اور کس قدر بڑی ہیں

اور اودن میں کیا احکام اندرون کر گیا کیانم میں اور اودن طبقات میں کون کون کتب حدیث و فقہ و روایات
ایک علمائے سوات کو لکھو وہ یہ بھی کہ نہیں کرتے سہے کیے گھنڈہ بیہودگی دریا میں جال عقیل کہ سالاکا
دنیاں اگرچہ ملک بابت گزیدہ و قولہم چھپے یہ کہ ہم ان کے قطعی ہر نہیں ہر اختلاف ہر امام شافعی وغیرہ
عام کے قطعی ہوتے کہ تاویل میں ال تو اور ایسے علمائے فہم اندر مذہب ائمہ کا قرار بایسے کمالاں علی بن طالب
والمعتزلیہ پس نصرت قطعی کما او سکا بعض غلط بیان نابرد مذہب بعض علما کے البتہ صحیح ہے و مولانا فیضیہ
اقول یہی امت ہرگز امام شافعی وغیرہ ائمہ کے اصول خواہ فروج میں معتقد نہیں ہوا شافعی میں یا خود
مجتہد یا محض لاندب بر تقدیر اول مذہب صحیح معتبر حنفیہ کا قطعیت عام ہے تو حنفی یہ قطعاً حجت اور
دوسری شیعہ پر مذہب تقریر شافعی یا مہر اپنی محل پر ہے اور اعتراضات ان حضرات کو جواب دہ ہر سبب اول
ہو گئے اور بر تقدیر ثانی قطعیت عام سطح ثابت ہے کہ کسی لاندب کو اوس میں محل سخن نہیں لیکن اگر کوئی
آفتاب روشن کا انکار کرے تو یہ مرض لاعلاج ہے **۱** اذالم یکن للعرضین صحیحہ فلا غرو ان یرتاب
و البصیح مسفرہ قولہم ہم اپنی اجتہاد و رای سے یہ بات نہیں کہتی بلکہ حضرت ابن عباس جو رئیس مجتہدین
تھے اودن سے نقل کرتے ہیں ان کے قول کے معنوی ہیں جو ہم سمجھتے ہیں **اقول** یہ اوس فریب بخلافہ سنار
احمد کا اعادہ ہے نقل و روایت اور بات اور رای اور مذہب ہونا اور بات صحیحین تفادت رہ
اگر حجت تا بحجت ابن عباس کا یہ مذہب ہرگز نہیں اگر یہ روایت اودن سے ثابت ہے تو اسرا ئلیات سے منقول
ہے معجزہ متروک الظاہر و جب تاویل یا عالم مثال کے حالات سے ہے انی غیر ذلک من الاستحالات اور
اگر معنی اوس کے وہی ہوں جوئی امت فی سمجھ تو بوجہ مخالفت آیات صریحہ و احادیث صحیحہ محمل و مرد و بین
ہر چند یہ فریب بدار و مہر چکا مگر حضرات کب چھوڑتے ہیں مخالفت ہی اور تلبیس تدلیس کے کب منہ مٹوتے
ہیں **۲** اگر باندرو و دربر و باز آید ناگزیریت گس درگم حلوانی را **۱** **۲** **۳** **۴** **۵** **۶** **۷** **۸** **۹** **۱۰** **۱۱** **۱۲** **۱۳** **۱۴** **۱۵** **۱۶** **۱۷** **۱۸** **۱۹** **۲۰** **۲۱** **۲۲** **۲۳** **۲۴** **۲۵** **۲۶** **۲۷** **۲۸** **۲۹** **۳۰** **۳۱** **۳۲** **۳۳** **۳۴** **۳۵** **۳۶** **۳۷** **۳۸** **۳۹** **۴۰** **۴۱** **۴۲** **۴۳** **۴۴** **۴۵** **۴۶** **۴۷** **۴۸** **۴۹** **۵۰** **۵۱** **۵۲** **۵۳** **۵۴** **۵۵** **۵۶** **۵۷** **۵۸** **۵۹** **۶۰** **۶۱** **۶۲** **۶۳** **۶۴** **۶۵** **۶۶** **۶۷** **۶۸** **۶۹** **۷۰** **۷۱** **۷۲** **۷۳** **۷۴** **۷۵** **۷۶** **۷۷** **۷۸** **۷۹** **۸۰** **۸۱** **۸۲** **۸۳** **۸۴** **۸۵** **۸۶** **۸۷** **۸۸** **۸۹** **۹۰** **۹۱** **۹۲** **۹۳** **۹۴** **۹۵** **۹۶** **۹۷** **۹۸** **۹۹** **۱۰۰**
الرسول مسمی باسم الرسول ہو کر واسطے تلقین کے پاس اودن لوگوں کو جو اس طبقہ کے ہیں جانا ہو اور
قسطلانی کے منسوب کرنا محض غلط ہے اسو علیکہ قسطلانی نے لکھا ہے یہ بعد نقل عبارت قسطلانی کے
لکھا یہ بات کہ اودن کے پاس رسول ہو کر جانا ہے عبارت قسطلانی میں نہیں کیونکہ تبلیغ کے لئے رسول اور
نائب کا جانا اصل رسول کے پاس سے کچھ ضرور نہیں **اقول** اس مواخذہ لفظی کے لئے کہ اصل مطلب
محض بار علاقہ جو نقل عبارت قسطلانی کافی تھی پہلا جملہ محض منقول لکھا و سہو دلیل سے عوی کی کہ یہ منقول

عبارت تسلطانی میں نہیں تھکرانا نہ خون ہر راہ دوسروں کو موانعہ اور اپنا یہ حال کہ دعویٰ و دلیل بھی نہیں
 نہیں کہتے مع عدم جملہ کتب و کچھ لکھی خبر ہے قولہم دین یکہ صدقہ بعین مثل مولانا **اقول** است
 مولانا بلا دلیل شرع ثابت لیکن ان حضرات کو یہ مقصد استغناء کہ ان جو سمجھیں **مع** غامضہ ہر چند وہ دیکھ سکیں
 سعی کا یہی نکتہ چون غور استغناء و انکار امام مسلم الاہتمام و مولوی اسماعیل دہلوی کے جملہ علماء و استاذ الاستاذ
 اور شیخ المشائخ شاہ ولی اللہ صاحب محدث کا حاضر ہونا مجلس تبرک میں کہ روز ولادت مولانا الرسول صلی اللہ
 علیہ وسلم میں منعقد ہوتی ہے اور دیکھنا انوار ملاکہ اور انوار رحمت الہیہ کا اس مجلس میں فیوض الحرمین میں نہ کہ
 ہے اور مجتہد صاحب کتب علم برزگوار اور شیخ الشیخ اور استاذ اور استاذ الاستاذ حضرت شاہ عبدالغفور صاحب نے
 اقبو کا لہ کی تخصیر میں درباب فاتحہ صلیہ وغیرہ جو لکھد یا جو ان حضرات کو تسکین کے لیے کتب کفایت کرنا ہر لیکن
 کچھ کتب اور نہ مانتو کا علاج کیا ہی اور نا کچھ کی نسبت تو خود مجتہد صاحب فرماوا استقیمہ میں تصریح کی کہ اجتماع
 اعلیٰ و تہذبات بہتر ہے پر و مرشد کی بھی نہ بایں گا تو پھر کس پر اعتماد اور کون سبتر ہے قولہم دوسوین یہ کہ
 شیخ بلال الدین سیوطی نے جب کو یہ اپنا امام جانتے ہیں ایک رسالہ لکھا ہے **انہم** **اقول** امام جلال الدین
 سیوطی کا خاص پس امر میں جس کو انکی معاصرین نے رو کیا یہاں تک کہ خود انہوں نے بھی رجوع فرما کر تقلید اختیار
 کیا جو الزامی محض خطا اور یا غلطی اور جملہ لوگ سیوطی کو امام جانتے ہیں لیکن مصدوم نہیں جانتے ہیں کہ ان کے
 سب کلام کو خلاف جمہور علمائے دین اور اولاد شرع سیدین ہوں واجب التسلیم سمجھیں اور ان کے مقابلہ میں قرآن
 حدیث و ائمہ مجتہدین و علمائے دین کا اصلا اعتبار نہ کریں البتہ یہ بھی امت مولوی اسماعیل دہلوی کی نسبت بھی
 دعویٰ کرتے ہیں **انخذوا احبارہم و رهبانہم و کبراہم** **اقول** اللہ انہی اور و نکو بھی قیام
 کرتے ہیں قولہم حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قسم کی روایت نہیں کرتے تو بلکہ ان کو نبی اسرائیل کا
 اعتبار نہیں تھا اور انکی کن کن کو محرف جانتے تھے چنانچہ صحیح بخاری میں تین جگہ اس کا ذکر ہے اور شرح الفیہ
 میں بھی مصرح ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسرائیل سے لینا اور اخذ کرنے سے منع کرتے ہیں یہ ابن کثیر کی ناواقفی جو جویسا
 لکھتے ہیں **اقول** کتابوں کو محرف جاننا اور اس وجہ سے نبی اسرائیل کو بے اعتبار سمجھنا دلیل عدم اخذ نہیں ہے بلکہ
 تو انصوح قطع قرآن سے ثابت ہے کیا حضرت عبداللہ بن سلام اور عبداللہ بن عمر بن عباس رضی اللہ عنہما
 جن کے اخذ کا نہی امت نے کتب متاخرہ احمدیہ میں اعتراف کیا ہی العیاذ باللہ ان قصص کو نہیں جانتے تھے
 اور کتب نبی اسرائیل کو محرف نہ جانتے تھے چون ندرای تو عقل پریشان ہے کہ زبان در زبان کہہ رہے تھے

کہ ان سے اس کے لاجرم کسی نے ثابت کیا اور دلیل موعبت مخالفین کے بارے میں آئی لا اقل اضطراب میں
 تو شک نہیں کہ روایت مصدرہ باقسط و معتز تکم سے ثابت کہ آپ نے تفسیر اس آیت کی بیان نفرانی اور دیگر
 روایات میں بیان ہوا و حضرت بیان ہی مختلف تو ایک سے بھی احتجاج درست نہیں کہ مستطاب قابل اعتبار
 دست لالہ نہیں ہوتی گما موسیٰ بن جعفر بن علی بن محمد بن اسماعیل سے نسک کرنا قبول پریشان نہ ہو بخشد و چہ سرور
 افتادہ اور دست و دوی پریشان را + اور اس مقام پر ایک تقریر نہایت نازک اور باریک جو کہ نئی است
 اور اسکے سمجھنے کی استعداد و لیاقت نہیں رکھتی لہذا اسی طور پر کفایت کی ہے ایکہ میگویم بقدر فهم نسبت
 مردم از حضرت نعمت درست + ان مدہوشوں سے جو بوجہا چاہے کہ تسمین مفید اور مضر من تفسیر نہیں باریک
 یہ روایت پیش کرتے ہو اور اس روایت میں اسی تفسیر کے بیان سے جس پر قرآن و حدیث چہرہ کر ایمان
 لائے اعتراض قرار دیتے ہو اس قدر نہیں مجتہد کہ یہ روایت تمہاری ایمان و ما منتہم کے منافی اور سارا گھر
 دھانے کو کافی ہو سچ ہے بے بصیرت یا قبا شد فرق در سرور زبان + کو ریک و اندھ صامی ہو موسیٰ
 و مار را + ہلاک ہے پر استنباط عقائد اور ملا سے مباحثہ تقلیدائے سزا کار اجتہاد کا دعویٰ لا حول ولاقوۃ
 الا بالعدلی بہائیو ہوش میں آؤ رسائے لکھنؤ علما کو جاہل بنانے جاہلون کے دستخط و سوا پرانی
 تحریات پر کراؤ کر و غریب کرنے ایک بات کہ سچے پڑ جانے کو کوئی مجتہد نہیں جو مانہ کسی کا عقیدہ صحیح تھا
 ہے بلکہ ایسی باتیں جو سند و یکتا ہر نفرین و ملامت کرتا جو شبہات و توہیات تہمیش کر کے علماء
 جواب حاصل کر لیتے اور بعد فحاشی کے نائب ہونے اگر توفیق میں فیق نہوی ان خرافات کو سکوت بہتر تھا
 لوگ بر عقیدہ کمتر استعداد کی کیفیت تو نہ کہ ہلکی خراب بھی کہہ نہیں گیا دروازہ تو بد کا کلامی ماہر ہی نصیحت
 مانو و غطر پند کو عداوت نہا تو ہستی نہیں سیدنا راستہ بتایا بری راہ سے بچایا + و تقدیر تک اگر
 و عساکر + و تقدیر تک عن بنات الادب + ہمارا کام تبلیغ بلوغ تھا سو ہو چکا ماننا تھا ہمارا اختیار
 ہے ہند و ادیم و حاصل شد فرغ + ما علینا یا اخی الا البلاغ + اگر دو یونین کفریہ تنگ ہو گیا جیسا
 ہمارا تحریات ہی ظاہر کہ کوئی رسالہ دو چار کفریات ہی خالی نہیں تو کہل جاؤ اور کافر و نکاح کسی نے
 کیا کیا جو تمہارا کر نیگا یہ سب جہلاد دعویٰ اسلام کے ساتھ ہو اگر اس غرض سے نہیں کہلے کہ دو چار جاہل
 ان بھی پہنچ جاویں تو اب لوگ واقف ہو گئی کسی پر ہمارا فقر نہ چلے گا یہ دو چار ساعت کا اعتبار تھا
 اب کوئی تمہاری بات پر اعتماد نہ کرے گا + اعتبار بہت فطرت کید و سافیشیت گرو آخرت نشین ہو دیکھ کر ہلاک

قولہم پس تعریف بنی کی جزد کو برہمنی اون کو گوون کر ترویک صحیح ہوگی جو نبوت کو انسان کا یہ سبط
 خاص کرتے ہیں اقول یہ دہوش بلا دریافت حقیقت حال جو دہمین آتا ہے کہ بدیہ میں تھن پیری کو
 نرسکت کہ علیحدہ تھن میں ۵ بند سکت ہجگاہ از لب فی ہر مجو قابل مہر کے شود شمشید کہ لب شراب شہ
 کچہ ہر نہیں کہ زہر جیسہ عنای را سپور فو طعن کھیا ہی مخالفت جہور کی اس مسئلہ میں گوارا نہیں کرتا اسے
 تو بعد و کہین اس فتوے کے اعتراض مجیب تسلیم کر کے صدان لکھد با جو کہ بنی بخر انسان کا اور کوئی نہیں
 ہوتا اور باقی طبقات کی مخلوقات جنس بشر نہیں تو اون میں انبیاء کو ہونے سے ماورین کا ہونا مراد آتا
 اور خاتم سے غرض خاتم الہادین پس جو کوئی خاتم النبیین حقیقی سوا ذات پاک آنحضرت صلی اللہ علیہ
 والہ وسلم کے دوسرے کو جانے وہ بیک خارج از دائرہ اسلام اور کافر اور اسپر مہر کردی ان عقلا
 کی حیات کا انتظار نہ کیا یہ تحریر ان حضرات کی حماقت پر شہادت نزدیکی ہے کہ یہ پتہ دہرہ دہرہ
 میں + رعیت ست و تو فی حبت و چاق + تو بروی در پے تقدیق او + وان فی تغلیط قاین الوفاق +
 قولہم مخفی نہ ہے کہ یہ سب سنا زعت علما کی اسی زمین کے ساتھ مختص ہے علی التحقیق اقول کسی
 ایک عالم ستر کے کلام میں بھی تصریح اس امر کی کہ یہ بنا زعت اسی طبقہ کے ساتھ مختص ہے و کہا دین
 ورنہ اپنی منقری کتاب ہویکا اعتراض کریں ۵ گفتہ فاروقی با تو کار + و لیکن چو گفتی بایشان یا
 ایسی تخصیصات کو جائز ٹھہرانا دائرہ احاد و زندقہ کو وسعت دینا یہ کہ یہی اصل مقصد اس نئی امت کا ہو
 اور نیز اس تقدیر پر یکے کوئی کلام پر نقص وارد نہوگا کہ وہ کہہ سکتا ہے یہ کلام اس کے ماورامین ہے
 خوب چٹپی ملی سستے چھوٹے + قولہم اور یہ اعتراض اس مفتی کم علم کا اس کے امام جلال الدین سیوطی پر
 کہ انہوں نے جعدن میں انبیاء موقوف اس حدیث کو تائید مذہب صحاک میں تراردی میں اقول قطع نظر
 اس سے کہ امام جلال الدین سیوطی فرمایا کہ قول صحاک فرماتا ہو یا نہیں یہ نئی امت خاص مسئلہ متنازع
 میں ہر امام سے استناد کر چکے اور انہیں امام لکھہ چکے ہیں اور ہر اسی مسئلہ میں تاویل اور کئی قبول نہیں
 کرتے بلکہ مؤولین پر طعن و تشنیع کرتے ہیں جو ان کا امام مستند جلال الدین سیوطی پر بھی وارد ہیں اور وہ
 یہ مخالفت مستند سے اعتراض کرنا اور خود خاص اسی مسئلہ میں مستند یہ مخالفت کمال حیا جرأت ہے
 قولہم اہل اسلام کہ بعض فرقے ختم نہ ہوئی کہ فاکل نہیں اقول شاید سن لیا ہوگا کہ بعض فرقے
 شیعوں کہ بعض ائمہ کو بنی مانتے ہیں لیکن اس قدر کون سمجھ کر امامیہ اور اثنا عشریہ بھی انہیں مسلم

غیر جانتے اور جو بعض فرقوں کی بنا پر فرقہ مراد ہے تو پہلے اپنا اسلام ثابت کر دین پر اس خلاف کو خلاف ملکر
 ششستین سلج بابت ساختن۔ در اسب بر غازیان تا حسن کوئی فرقہ منکر ختم نبوت نہیں چلا مسلمان
 جانیں پر اس جھوٹ کی بھی عرض ہے کہ لوگ باوجود انکار ختم نبوت میں مسلمان سمجھیں جو یہ سونا حلیہ کہ جب ختم
 نبوت کا انکار اور بسط طح اور کفریات پر اصرار ہے تو ایسا کیا مسلمان کہی اور بعض تابعین میں اہل اسلام کی تقلید
 و پیروی کرنے سے کوئی مسلمان نہ کہی کہ اسے طبع و ذوق ازہ تقلید نہ کیا نہ رسد با اگر خواب کند
 چشم خود اندازد + **قولہم** اور بعض قائل ختم نبوت تشریحی کے ہیں نہ مطلق نبوت کے **اقول** اگر
 مراد یہ ہے کہ کوئی پیغمبر صاحب شرع جدید آپ کو عصر میں اور بعد آپ کو مبعوث نہوا اور نہوا کا جو مبعوث ہوگا
 یا ہو گئے آپ کی شریعت پر عمل کرینگے اور اوس کی مطابق خلق کو ہدایت تو ہی خلاف نصوص اتفاق آ
 ہے کیا یہ نئی شریعت نکالنے کی تجویز موقوف رہی صرف دعوی مطلق نبوت پر فصاحت کی اور جو
 مطلب ہے کہ انبیای سابقین علیہم السلام و علی نبینا الصلوٰۃ والسلام کا وجود زمانہ باوجود میں اور باقی رہنا
 اور انکے آپ کو بعد ثابت لیکن شریعت انکی نہ رہی اور عیسیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بھی واسطے اصلاح و نظام خلق
 کے تشریف لائینگے عمل آپ ہی کی شریعت غرض کیا و پر فرما دینگے تو اسمقام پر اسی بیان کرنا نافرین اور
 متعالیہ ہر معنوم ختم نبوت سے یہی ہے کہ آپ کو ساتھ اور آپ کے بعد کوئی پیغمبر مبعوث نہوا نہ یہ کہ
 اگر پیغمبروں سے کوئی زلفہ نہ رہیگا تمام عالم اوس سے یہی مطلب سمجھتا ہے اور نہ یہ مضمون مراد
 ختم نبوت کا رکھنا ہے + ہم مہملت و سمہ بے رہی + مقالات ہیچودہ طبل تھی + پر اس کے ذکر
 میں نہوا اسکے کہ جاہل لفظ تشریحی کا مطلب نہ سمجھ کر اس کلام میں دوسو کا کہا دین کہ انکار ختم نبوت کا
 بعض طریقوں میں جائز ہی ہے اگر نئی امت نے اس طریق سے کہ ختم نبوت باعتبار اس طبقہ کے ہے
 نہ باعتبار دیگر طبقات کو انکار کیا کیا یہج ہوا اور کچھ فائدہ نہیں **قولہم** مولوی فضل حق صاحب
 پیکے کسی امکان ذاتی صدیق خاتم النبیین میں انکار کیا تھا اور کسی شخص نے اسکو مقدرات باری
 اخراج کیا تھا اور یہ عقیدہ خلاف اجماع کیوں نہیں اگر دو ایک اہل علم کی مخالفت سے یہ مسئلہ مختلف ضمایا
 ہوا تو اس مسئلہ کو جس میں ابن نزاع ہے باوجود مخالفت صدیہ علماء کے تم کہیں مخالفا اجماع بتاتے ہو
اقول بحمان اندر اپنے انسان سیکند بوزنیہ ہم + ان کند کرد مرد میند و مبدم + او گمان ہزدہ کہ
 من کردہ چو + فرقہ راسکے میدان استیزہ جو + مولوی فضل حق صاحب مرحوم واردان کے نقلین

اسیے دعویٰ کے ثبوت میں بہت دلائل پیش کرتے ہیں اور اسے کلام سابقین سے بھی بالکل کر مٹاتے ہیں جس سے الزام مخالفت اجماع کا اوپر قائم نہیں ہوتا بخلاف اس نئی امت کے کہ سوا علیہ و ابوبکر و عمر و عثمان و ایک علمی و متقدمین کے کلام سے یہی ثابت نہیں کرتے کہ اہل بیت صحابہ علیہ السلام اس طبقہ زمین کے ساتھ مخصوص ہے اور دوسرے طبقات میں اور انبیاء خاتم النبیین میں اور چہرہ مثل جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ان میں موجود و تحقیق میں مقتضای حیا تو یہ ہے کہ آدمی جب دوسرے پر عدم ثبوت دعویٰ کا اعتراض کرے تو پہلے اپنے ادعا کو ثابت و مدلل کر کر لے کہ اگر برودعو نشینہ از جلفی + و اگر خلاف کندیش بجنبک بر خیزد + علاوہ برین مطلب شرع اعتقاد امتناع سے حاصل یہ بات کہ امتناع بالذات ہے یا بالغیر و حقیقت فلسفہ سے ہے شرع اور اہل شرع کو اس میں بحث کی کوئی ضرورت اور عرض معتد بہ نہیں اور نہ موجود ہونا و سکی تصریح کا شرع اور کلام اہل شریعت میں کسی کے مفید و مضر نہیں بخلاف تحقق و وجود اشیا خصوصاً انبیاء کے شرع اور اہل شرع اور اسکا بحث میں لکر کر کہ **وَإِنْ هُوَ شَكٌّ لَّا يَحْتَدُّ فَآخِرُ آيَةٍ** سے امثال ثابت ہوتے تو مفسرین و متکلمین ضرور تصریح کرتے اور عقیدہ ٹھراتے یا یہ اثر اس عقیدہ فاسدہ کے اثبات میں کچھ پڑھتا تو باوجود اسکے کہ اکثر متکلمین موجود ہر ضرور عقیدہ امثال یا خواتم استخراج کرتے اور جہنوں نے اس اثر سے لغو و تفاوت طبقات زمین پر استدلال کیا اور انہوں نے بھی یہ لکھا کہ چہرہ مثل چہرہ خاتم بھی دوسرے طبقات میں اس روایت سے ثابت ہیں یہ عقیدہ روز ازل سے نئی امت کو لئے خاص تمام آج تک سب عوام و خواص اوس سے محروم گئے اس کیفیت پر دوسروں کو خلافت اجماع کا الزام لگانا مری حیا و جرأت ہے اور یہ کہنا کہ باوجود مخالفت صدائے علما کے تم کیوں مخالف اجماع بتاتے ہو کیسی جھوٹی بات ہے اسے اپنے منہ آپ ہی میان مٹھو + مولوی محمد رفیع و مولوی مسعود و مولوی حفیظ السد و غیر ہم دہلوی جنکے مواہیر و دستخط پر پراناز تمام مخالفوں کی تحریر پر دستخط و مواہیر کر چکے + بشوای خسرو مندازان و دست و دست + کہ با دشمنانیت بود نشست مولوی عبدالحی صاحب کہ یہ کوفاتم حقیقی حضرت کے سوا نہیں مانتے امثال پر سخت تکرار کرتے ہیں عموم معتبت کے قابل ہیں اور مولوی محمد نعیم صاحب بھی تمہارے موافق نہ تھے صرف مولوی عبدالحی صاحب کے فتوے پر از انکی مہر ہو گئی تھی سو وہ بھی عبارت لکھ کر کی تھی جو تمہارے مفید نہیں

بلکہ سر امر مضر ہے و لد در سن قال س سوز کر عقل ہے ہر دم زبان تیغ کہتی ہے + بنایا پہل کسی نے
 علیہ دشمن میں آنے سے اور مولوی سعد اللہ صاحب جنہوں نے مولوی عبد کی صاحب کو فتویٰ
 کی تجھی مخالفین کے استغاثہ پر مہر از کی موجود ہو اور وہ قائلین بالامثال کے کیس وقت شریک ہے
 تو مولوی امیر حسن اور امیر احمد کا علماء سے کون شریک رہا عبد الغفور عبد الباری عبد الحمید
 وغیرہم کی شرکت سے کام نہیں نکلتا آپ مہرین کمد و اعین اور اسکے نام سے رسائل و فتاویٰ
 کہیں لیکن ادنیٰ کوئی علمائین شمار نہ کرے گا پیران کیا دیون اور حلیہ یاز دیون کا کیا انجام
 ہے وہ چار جاہلون کے پیسنے کر لیے مطعون خلایق ہونا کس کا کام ہے بکسر اطماع حمین
 المذل تکسبہا + القدر مقتصد + القدر مخفوض قطع نظر اس سے یہ سب تقریر اس نہی است بر واث
 ہے کہ مولوی فرح حسین خواہ مولوی امیر حسن و امیر احمد سے پہلے کون تحقیق امثال اور قدر خواہم
 حقیقیہ اور تخصیص لعنت محمد علیہ السلام کا قائل ہو اتھا اور کس نے باوجود حاجت لعنت
 حضرت کے نبوت سے ادب بقا کو خارج ٹھرایا تھا اور یہ عقیدہ خلاف اجماع کیوں نہ ٹھرا اگر
 مولوی امیر حسن اور امیر احمد کی مخالفت قاذب اجماع ہو تو مولوی فضل حق صاحب اور ادون کے
 موافقین کی مخالفت سے کب اجماع قائم رہیگا جو تم مسئلہ امتناع بالذات کو مخالف اجماع بناتی
 ہو اور جس حالت میں مولوی امیر حسن و امیر احمد خواہ مولوی نذیر حسین کی راسی کہ مخالفت ایک جان
 کے ہوا ثبات حقیقہ میں کافی تو مولوی فضل حق صاحب اور مذکور موافقین کی کس طرح کافی نہوگی
 شاید اسوجہ سے کافی نہیں کہ زید عمر و بکر خالد دیدہ و نہافتوا شیر امیر انیسر لکے و تخط او کی تحریرات پر
 ثبت نہوتے یا ایسے لوگ ان کے ساتھ تھے قولہم ایک وجہ میرے خیال میں آتی ہے کہ یہ مسئلہ
 سلف سے منقول ہے اور اگر محمد شمس زاد کو غلط ٹھہر گیا اور تاویل نہیں کی اور جس تاویل کی وہ متاخرین
 سے تھے تاویل ان کی غلط اور چونکہ اسمین عظمت اور شوکت حق تبارک و تعالیٰ کی تھی اس واسطے
 خلاف اجماع قرار دیا بخلاف مسئلہ انکار قدرت کے کہ نہ موافق سلف کے ہے اور نہ ادنیٰ عن عظمت
 خدا تعالیٰ کی نکلتی ہے بلکہ حقیر اس وجہ کی پائی جاتی ہے اس واسطے مخالفت اجماع اہل بعثت
 قرار نہ دیا گیا اقول بس غلط ہے اور اسکی غلطی پر اس تحریر اور دیگر تحریرات علمائین تنبیہ موجود
 اس نہی امت کی تندی سے کیا ہوتا ہے و ای بر فریقہ کہ بہت شان + جملہ کیا دی و دغا باشد +

انچیز بنیاد صواب و غلطہ انچہ گویند نازا باشد و در تحقیق موجود امثال خواہ قد و خاتم عظمت و شوکت
الہی پر دلالت اور عدم تحقیق و تشدد با وجود و عدم قدرت او کی عظمت و شوکت میں ہرچہ نہیں کرنا خدا
ان حضرات کو کیا ہوا ہے کوئی تعد و خاتم کو عظمت الہی کا موجب کوئی تعظیم محمدی صلی اللہ علیہ وسلم
مکرر دیتا ہے اور او سے مقتضائے محبت آنحضرت سمجھتا ہے ع کس خیال غرضیں ضبط داند و عوام
بھی اس خرافات پر بہت دین اور جو ذرا بھی عقل رکھتے ہیں کہتی ہیں کہ یہ لوگ حکم امر تقییس علی نفسہ
اور نہ مگر بھی اپنے پر قیاس کرتے ہیں تمام مہمت اس فرقہ کی کمرشان جناب احدیت اور تو میں حضرت
انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ و التعمیہ میں مصروف ہے جو باقی اپنے زعم فاسد میں منافی حجابات نشان
و عظمت مقام سردار نام و دیگر انبیاء عظام و اولیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام نظر آتے ہیں گو واقع
میں مطلب سربے علاقہ محض ہوں مالا لاش کر لاتے ہیں اور اوپر سربے سرو پا حاشیہ پڑاتے ہیں کہ
پیر و مرشد شیخ المشائخ محمد العصر امام المظاہف اسمعیل دہلوی نے تقویۃ الایمان و مراط المستقیم میں
کوئی دقیقہ تو میں و تحقیر کا حضرات انبیاء و اولیاء میں او ٹھانہ رکھا اور جب عنایت جانب جناب علیہ
منہ جہ ہوتی تو اوپر بھی کچھ لکھنے رکھا جا بجا خباثت و شیطاں کے اسماء خبیثہ کے ساتھ نام نامی ہر
عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسبطرح دیگر انبیاء و اولیاء کرام علیہم السلام کا ذکر کیا اور او علیہم السلام
میں انبیاء و اولیاء برقرار دیا تقویۃ الایمان میں لکھا ہے اور یہ یقین جان لینا چاہیے کہ ہر مخلوق
بڑا ہوا چھوٹا اللہ کی شان کے آگے چارے ہی دلیل ہے و فیہا ایضاً سب انبیاء و اولیاء کے درجہ

ذکر کیا چیز سے بھی کمتر میں و فیہا ایضاً دوسرے یہ کہ ہمارا جب و خالق اللہ ہی ہے اور اوس نے مجھ کو پیدا
کیا تو مجھ کو بھی چاہیے کہ اپنے کا مونہ پر اسی کو پکاریں اور کسی سے ہلکوا کیا کام کہ او سکونادین جیسے
جب کوئی ایک بادشاہ کا غلام ہو چکا تو وہ تو اپنے ہر کام کا علاقہ اسی سے رکھتا ہے دوسرے
بادشاہ سے بھی نہیں رکھتا اور کسی چوڑی چار کا کیا ذکر و فیہا ایضاً اس آیت سے معلوم ہوا کہ تمام
آسمان و زمین میں کوئی کیسا ایسا سفر ارضی نہیں کہ او سکونائے اور او سکون پکارے تو کچھ فاکوہ یا ففصا
چونچو انہ و فیہا ایضاً جو ان کا مون کا مختار ہے او سکونام اللہ سے محمد یا علی بنین اور جن کا نام محمد یا علی
ہے وہ کسی کام کے مختار نہیں و فیہا ایضاً لیے ان آپس میں سب بہائی میں جو بڑا بزرگ ہودہ بڑا بہائی
ہے سو او کی بڑے بہائی کی کسی تعظیم کچھ و فیہا ایضاً ہر کسی بزرگ کی تعریف میں زبان نبہا کہ کچھ

جو بشر کی سی تصویریں ہو سوسے کو لکھا و سبب یہ بھی اختصار کرو دنیا ایسا کوئی ہی بخش نام گنا سب کوئی اہم بخش
کوئی پر بخش کوئی عبد الہی کوئی بنو علی کوئی دار بخش کوئی سالار بخش کوئی بہوانی بخش کوئی انکا بخش و دنیا
ایضا یعنی اندکے سوا جو اور کوں کو پکارتے ہیں سوا اپنے نیالی میں عورتوں کا تصور از بتین میں ہر کوئی
حضرت بی بی نام شجر الیقین ہے کوئی بی بی آسیہ کوئی اوماولی کوئی لال پری کوئی سیاہ پری کوئی سیتلا اور سنا
کوئی کالی اور بہوانی اور اسکو سوا بہت کلمات تعبیر سے کہ ذکر انکا موجب تطویل ہے اور سلمان کو زبان پر
لانا تقبل اعراض کیا جاتا ہے **۵** اندکے پیش تو غنیمت غم دل ترسیدم کہ دل از درہ شوی در غنیمت
اب جہلا المستقیم ملاحظہ کیجیے اور میں کہتے ہیں صحت ہیوی شیخ و اشال آن از عظیم گویا رسالت
باشند بچیدن مرتبہ بتر از استراق در صورت گاو و خر خود است پانچ صید جدید کے نشان میں لکھا از بسکہ
نفس عالی حضرت ایشان بر کمال مشابہت جناب رسالت آب علیہ افضل الصلوٰت و التسلیمات در بدو نظرت حقوق
شدہ بنا علیہ لوح حضرت ایشان از نقوش علوم رسمیدہ راہ و اشمنان کلام و تحریر و تقریر مصفی مانورہ بود و زیہ
بسبب برکت بیعت و میں تو جہات انجناب و ہایت آب روح مقدس جناب حضرت غوث الثقلین و جناب حضرت
خواجہ باباؤ الدین نقشبند متوجہ حال حضرت ایشان گردیدہ و تا قریب یکماہ فی الجملہ نازشے در بامین روحین مقصود
در حق حضرت ایشان مافہ زیر اگر ہر واحد ازین ہر دو امام نقاشی جدید حضرت ایشان تمامہ بسوی خود میفرمود
تا ایک بعد انقضائے زمانہ تنازع و توجع معصاحت بر شرکت روزی ہر دو روح مقدس بر حضرت ایشان جلوہ گر شدند
و تا قریب یکپاس ہر دو امام بر نفس نفیس حضرت ایشان توجہ تو می و تاثیر زور آور میفرمود و نہ ایک در ہمان یکپاس
حصول نسبت ہر دو طریقہ نصیبیہ حضرت ایشان گردید و فیہ فیضا ہر دو در تہ ازین واقعہ روزے در مسجد اکبر آباد
واقعہ مدہ و ملی حرمہما امدتعالی عن آفات الزمان در جماعت از مستفیدان خود نشستہ بود و نہ پنج کتب بحوث
ہم در سلک عقبہ بوسان آن محفل ہایت منزل منسلک بود و بہرہ حضار آن محفل شرح مجیب مرقیہ فسر بردہ بود
و حضرت ایشان بر بہرہ مستفیدان توجہ میفرمود و بعد انقضائے آن مجلس ملائکہ مائس بکاتب بحوث مقویہ شدہ
فرمود کہ امر و حق مل علا بعض عنایت خود بلا واسطہ امدی اعتماد نسبت پیشدہ بہا از زانی داشت و فیہ ایضا
روزی حضرت جل و علا دست راست حضرت ایشان را بر دست قدرت خاص خود گرفتہ و چیرہ از امور قدسیہ کہ پس
ذنیع و باریع ہو پیش روی حضرت ایشان کردہ فرمود کہ ترا ہمچنین دادہ ام و چیرہا سے دیگر خواہم داد و نہ فیہ
شخصہ جناب حضرت ایشان استدعای معیت نمود و حضرت در آن ایام علی العموم اہم نسبت میکند و نہ با علی

ملتسک ان سے نہ رہا۔ بسم قبول کر دینا ان شخصوں کو اور شہرہ کجاہ کر حضرت الشان میں شخص فرود کر کے
 روز توفیق ہاں کہ بعد از ان ہر چند سب وقت خواہ شدہ ہاں ہاں خواہد آمد ہر چند تائید ان بانیان
 و مستدیان بجا حضرت حق متوہم ہند تو عرض نمود کہ نبرد از میان تو است و امید کہ محبت میں تمام
 و تو بیت و اگر نہ ہر کہ میں عالم دست کسی را میگردد و پاسن استیاست بہتہ میگردد و اسات تر با حق
 مخالفت ہر چند ہی نیست پس بدان و حالہ چہ منظور است و انا نظر حکم شد کہ ہر کہ دوست تو بیت خواہد کرد
 گو گو کہ کجا باشند ہر یک را گفتایت خواہم کہ و اور ابھی اس قسم کہ کلمات اس کتاب میں باقی ہیں مگر
 انونج و نمود کے لئے امید کافی ہیں و در میان سب اش کہ صفوں نمازہ است و صدال میتوان
 سخن از زلف را گفت و دیکہ تقویۃ الایمان میں بناب احادیث کو انبیاء و اولیاء علیہم الصلوۃ والسلام کے
 باب میں صرف قمار مطلق قرار دیا کہ کوئی خوف کے مارے اس کے سامنے بات کر سکتا ہے نہ اس کے
 کسی کی خاطر واری نہ اس کے دربار میں کسی کو عزت و وجاہت بلکہ سب اس کے آگے چار سے زیادہ دلیل
 اور زور و تاثیر سے بھی کمتر ہیں اور ظاہری سے زیادہ کوئی رتبہ نہیں کہتا وہی خدا کہ سیدہ امرو کے ساتھ کس
 لطف و کرم سے پیش آتا ہے اور ثناء میں مانتہ کچھ کے بے تکلفی کی ملاقات اور صلاح و شوریہ اور ان
 مریدوں کے حقیقی اپنی کلمات کا وعدہ کرتا ہے اور تحفہ عالم قدس کا پذیرش کیش کرتا ہے پس تو یہ ہے
 کہ مصنف کو اپنی اپنی کافرہ مقدم ہے جب خدا کی عظمت بیان ہوتی ہے تو جناب احادیث کی عظمت اور
 میں کوئی و دقیقہ نہیں چھوڑتے اور جب پیر جمیوں کی عظمت بیان ہوتی ہے تو جناب احادیث کی عظمت اور
 بڑائی کا اصلا خیال نہیں رکھتے یا ان شورا شوری یا مابین بے نیکی کہ بہت شکنی گا کہ مسجد فی اکثر
 از مذہب تو گرو مسلمان گلد و اور دھما جو ذرا انصاف کیچہ تعصب کی نہ بھیجے یہ کلمات حضرت ربوبیت
 و جناب رسالت و انبیاء و اولیاء امت علیہم الصلوۃ والسلام کی شان میں گستاخی اور جہ غاتم دیگر
 طبقات میں نانا اور انگوشتل سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا جانا سرے اوبی نہیں تو کیا ہے
 آپ ایک امر کا التزام اور دوسرے پر بجا الزام برائے خدا و اگر مابین میں نونہ و الہ و خدا رسول سے
 شرم کر دے اگر روز جزا پیش نظر اور محرم و خلاق کی بھی خبر ہے تو ان افعال و اقوال سے توبہ ہر سے
 صاحب عرش تعالیٰ شانہ توبہ قبول کر نیوالا غفار ہے و یہ انصیحت بجای خود کہ ہم ہر شخص کو
 اپنے کام کا اختیار ہے و نہ نچہ شرط بلاغت باتو میگویم + تو خواہ اور ختم نہ گپ و خواہ ملانی

وَلَقَدْ صَبَّحْتَ لَكُمْ وَالْعَصَا قُلُوبًا وَلَقَدْ صَبَّحْتَ لَكُمْ وَالْعَصَا قُلُوبًا
 عَلَيْكُمْ مَقَامِي وَتَذَكَّرِي يَا بَيْتَ اللَّهِ فَعَلَى اللَّهِ تَوَكَّلْتُ يَا فَاجِئًا
 أَمْرَكُمْ وَشَرُّكَ كَانَكُمْ تَمَّ لَا يَكُنْ أَمْرَكُمْ عَلَيْكُمْ عَمَلٌ فَضُولًا
 إِلَيَّ وَلَا تَنْظُرُونِ ۝ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِنْ أَجْرِهِ إِنْ أَجَرِي
 إِلَّا عَلَى اللَّهِ وَأَمْرُتُ أَنْ أَكُونَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ۝ أَلْبَعَثْتُ أَبَاتَ
 رَبِّي وَأَنْصَحُ لَكُمْ وَأَعْلَمُ مِنَ اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ ۝ وَهَلْ يَفْعَلُكُمْ نَصْحِي
 إِنْ أَرَدْتُ أَنْ أَنْصَحَ لَكُمْ إِنْ كَانَ اللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغْوِيَكُمْ هُوَ ذَاكُمْ
 وَالْيَهُ تَرْجِعُونَ ۝ وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ آمَنَ بِالَّذِي أَتَيْتُ بِهِ وَ
 طَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ
 الْحَاكِمِينَ ۝ وَانْظُرُوا إِلَيَّ مَعَ كُمْ مِنَ الْمُتَشَكِّكِينَ ۝ إِنْ أَيْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ
 عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ وَلَدَيْتُ كِتَابٌ يَنْطِقُ بِأَحْتِ ۝ وَهُمْ لَا يُطْلَمُونَ ۝
 وَإِنَّهُ لَشَدِيدُ الْحَقِّ لِلْعَاقِلِينَ ۝ وَأَنَا نَعْلَمُ أَنَّ مِنْكُمْ مُكَذِّبِينَ ۝ وَ
 إِنَّهُ لَحَسْبُ عَلَى الْكَافِرِينَ ۝ وَإِنَّهُ لَحَقُّ الْبَقِيَّةِ ۝ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ
 الْعَظِيمِ ۝ وَآخِرُ دَعْوَانِي أَنْ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ وَأَنْ فَحَمْدًا
 هُوَ خَيْرٌ مِنَ النَّبِيِّينَ ۝ وَوَسَّيْتُ الْمُرْسَلِينَ وَالْكَرُمَ الْأَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ ۝
 عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ۝ صَلَوَاتِي دَائِمَةً إِلَى يَوْمِ الدِّينِ ۝

مثنوی

اگر نیکن بسبلا از رنج و غم ای قمر از غم خسته شود می‌داند چهره صریح از اشک خویشین بپوشد داغ شمای ناگزیر تو غمین کفین	پاک کن ای گل گریبانم من صنوبر خیزد و فریاد می‌کنم خون شمای غنچه زمان نیستند خونم عیشت بسوزایم بر قیتر	سنبه از سینه برکش آه سرو طوطیا خزانه ترک هر سخن پاره شمای سینه من همچو من ای زمین بر فرق خود خاکساز
--	--	--

آفتاب آتش غم بر سر نو اسما اجاره نامم بپوش + کن مظهر ای مهدی غالی بیاب آه آه آنفس خرد کام آه هر که نفسش رفت راسته از پل سرقدم کرد و نمودش امتثال آن کی گویان محمد آدمی ست من برادر خود را بشم و کلان که بود مرعلی را بفضل و شرف بش لیل و خوار و کاره همین و آن دمی که خلقی نه بودی جسد با مهتاب پاک از شش تناسل مشک از فرجی را بخشد سر و هم سطر ز قصبای موشان کار پاکان را قیاس از نو گم که بود شایان آن قدر رفیع مصطفی نور جناب امر کن برزخ بحسبین امکان و جبر راحت دل قاصد زیبای او از دعا گویان غلیس محبت بزدگانش جور و غلمان ملک بچه گمنامات اسرار ازل رشی زان بحر زعفران دست او	شب رسید ای شمع روشن خشک شوائی قلم از نو بجا برزمن آعیمی گردن تبا مردان شهوات را درین یافتند نرک دین گفت و نمودش اقتدا هر که گفت آنچنین کن ای فلان چون من و دو دمی ادا بر تو این زاندا از عمی آن ناسترا که بود هر سنگ و سنگ و نجر لعل با شذریب تاج سرور که بفضل مشک از فرج میرسد او دیم مسکونی خوش همچو بوی سنبلی گیسوی حور مولوی معدن را ز نهفت گرچه اندر روشن شید و شیر لعل چه بود جوهری با سرخیه آفتاب برج علم من لدن باد شاه عرشیان و شریان هر دو عالم والد و شیلای او گشت موسی و طوی جویان چاکرانش سبز پوشان نلک دوره زان محسوس بودی وید تا کلیم اندر اسفاده ستاد	همچو برای بحسب در گریه برش جوشن ای چشمه چشم و کا آه آه از ضعف اسلام آه آه صد هزاران ز غم انداختند بحسب کاری هر که گفت لعل گفت لبیک و پذیرفتش بجان خبر رسالت نیست قریب بدین یا خورست این شکر و ختم خدا آن خرف افتاده باشد بر زمین زینت و خوبی گوشتش دلبان بوی او کرده بریشان میاشام رحمت مشک الطیب الطیب شانه از بوی او رشک خبان حمد الله علیه خوش بخت نه گفتنم آنچنین شبه تیغ مشک چه بود خون ناف میخیه معدن اسرار عالم الغیوب جلوه گاه آفتاب کن فلکان جان اعلیل بر روشنی خدا هست عیسی از خدایان او مهر تابان علوم لم نزل گفت من باشم بعلم اندر فرید بس در ازین قدر شده دنیا
--	---	---

لیک مجبورم ز قسم انجیا
 لذت دیدار شوخه سیم تن
 رشک گل شیرین ادا کن
 ناکشیده منت تیر حرف
 بر لبش نازد ز هجران یار
 گرمه خورده اند اسیر دلربا
 لیک من بارو گرفتیم ز بوش
 زمین گرفتیم و عجیب مانده ام
 مدد اید پامان رودا و همچنان
 خامشی شد مهر لبهای میان
 بر سر خود خاک ذلت ریختند
 در دل شان قصه تازه فتنها
 حق فرستاد انبیا و مرسلین
 همدارنا شش چو ختم الانبیا
 در کمال باطنه و ظواهر
 الحمد برای دل ز شعله زادگان
 منتشر نورش بد طبقات زمین
 گر چه یک باشد خود آن مهر گشتی
 الا مان زمین هفت میان لانا
 گوئی از حیرت عجیب امریت این
 یک نایده ماه تابان یک جواب
 ای برادر دست در احمد زن
 احوال بگذر سوگند خدا

و صف از قدرت انسان در
 با هر وسعه و ابر است خیر بین
 گریز ای فم او مردی کند
 لب بغیر یاد و نفعان
 مرغ عقلش بپر و بالی شود
 از کجای این لذت بشک کجا
 ماسن از تمثیل می کرد و طلب
 حیرت اند حیرت اند و حیرت
 نیست پایش ای یوم التنا
 باز گردان سوی آغازین نشان
 فرقه دیگر از اسمعیلیان
 بر لب شان این کلام را سزا
 شش بود شش چو شش
 مثل احمد در صفات احمد
 پاره شد قلب و جگر زمین گنگو
 پای از جبهه شرع آزادگان
 مستنیر از تابش یک کتاب
 احوال نش نعت بنیند کجا
 چشم کج کرده چو منی ماه را
 خواجده و شد ماه روشن چیت
 راست کن چشم خود از بر خود
 بر کجی نفس بد دیگر متن
 پند و اویم و ماحل شد فراغ

عاشق مدینه و مدینه
 فتنه که کشیدند این فتنه
 گوز فتنه حسن اگر بود
 دل نشد غمناک با هر
 باز که گوئی چون شکر شکر
 زمین مثل آینه شدی زینش
 باز فتنه سوی تمثیل می عجیب
 این سخن آخر نگرد از میان
 ختم کن و ابد اسمعیه را
 اینچنین مدافعان گنجینه
 بسته بر تو بر این سلطان
 که پیشش طبقات زمین زمین
 شش طویل شش نوح نجیب
 با محمد مرکیه را و مرکیه
 احمد و ابی ایمن الناس احمد
 مصطفی مهریت تابان بالیقین
 عاشق و اهل علم با بصواب
 و دومی بنیدیک را احوال
 ز احوالی نبی و آن کیمیا را
 راست کرد چو نیم و شاد رنج
 هفت مین کم باش ای برادر
 روضه شبت کن بذیل مصطفی
 ماحلیه نایا اسخه الالبانغ

در دعا نم گفت شل اگر شاه را
 برتر است از دی خلایق است
 و در این عظمت ظلم و غلو
 خداوند متعال خاشع شود
 و گفته بخواست اندر مع او
 در جسدان این بی بصر ارباب
 ابرار که گشت همه سیراب کرد
 که لیکن نازید بهب جسدنا
 و حشمت تمام است بهر گمان
 که شوی از بحر غیضش منش
 چون به بنید آن ساربانان
 ارسلت ریح تعذیب الیم
 خرنش کس نیست بر حق غلط
 حق بتزین سیدین صفش نمود
 عجیب از ذلوع کالامه المین
 در رخشان آمدن ترجم
 بحر و آخر شرع پاک مصطفی
 زانکه او کل بود و شان از برای
 قصد کاری کرد و آن شاه جواد
 خود بود این کار از برای اسلام
 و آن حق گو زبان آفتاب
 تیغ دین بست جواد و علی
 بست احمد بن مست ذر و کجا

در فضیلت سواد در غرب خدا
 انبیاء سابقین از حقش هم
 مستقیم از نور هر یک نورم او
 نور حق از مشرق به پیشانی یافت
 از زبانها شور لا مثل له
 چشمها بود و غراین ربانان
 نخبهانی شک را شاداب کرد
 بارش او رحمت رب العلی
 ایک فضلش خاص بهر سو
 نیست فضلش بهر قوم بی او
 عار حق و محض بگویند از غرور
 فیض شد با غنظ گرم اختلاط
 گفت قرآن السقر مشوی له
 قل کرزج اخرج الشیطانی
 که غنظ الکافر من الظالمین
 قطره کز و س چکید از در صدق
 و آن صدق عرض خلافتش
 بر گامی آن گل زیبا بوند
 هر یک انبی که گویان ستاد
 ان عتیق الامم المستقلین
 منطلق الحق علیه و الصواب
 نیست گردست نبی غیر خدا
 ابد از بهجت و از وقت حال

اسوی الیحدیث فقلل از کت
 شمعها بود و در زریل و ظلم
 آفتاب غایت شد لبند
 عالمی از تابش او کام نیست
 ایک شیر نازدیرقت از اعتماد
 مزرع دل بهر مایه از غنیش
 حق فرستاد این سحاب با صفا
 شود در عدش رسته مهله انا
 چون نمی بینایش را متصرف
 بخلف ابصار رسم سرق العصب
 بل هو استعجاو اخری غلیم
 جزا ابره عجب خوش از باط
 مزرع کش آب و آن بحر
 از نفاست غلط شرم استوی
 از نسیان ستاین ابر کرم
 گوهر خشنده شد با صفا
 قطره آن جایز بر آری او
 رنگ و بوی احمدی می داشتند
 جنبش ابره تکلیف کلام
 بود قلب جاشع سلطان بن
 بود و غماض شریکین چشم خرم
 چون بعد از اتمام آمد مرورا
 سگدیزه در نزد دست خراب

ما از صفت اذمه صفت آینه
 شرح این معنی بر آن از گشت
 جز توحید نبوده حاصل
 گفته گفته چون سخن ایجا رسید
 دانم گرفت کاش آتش زبان
 اصفا هم اندرین جا باشند
 لیک افشا کردنش و شورت
 در دل شان گنج اسرار
 ختم کن آن لطف اتمام
 الغرض شد مثل آن علی بن ابی
 سنیان و بر عیان ستم
 و ادراک کرده این قوم ضعیف
 تا بکس بدین دفعه گرس
 ساج سبزه گوید از عناد
 ای طعنه قان فلک سکان
 یک زبان گویند نه زای کریم
 از آنست غایت بی پایان
 سقر آید بر جسم و جفا
 شمس شش چشم و باطل
 پرده ما بر چشم افکند و بود
 وای بر ما و بنادانی
 سخت روزی باشد که زان
 ایام الوان شمایا

و من اهل جمعیت آمد ای رشید
 پانادان اندرین راه بر سجت
 رجا بجنک لبس است
 خانه گوهرشان دامن کسید
 در غور قیمت تابش این سخن
 از می کلت لسانه همیشه
 هر کجا گنجی و ولایت داشتند
 بر لب شان قفل امر افتاد
 نفر گفت آن مولوی مستند
 سایه سان معدوم پیش آفتاب
 متنوع بالغیر و اندک ذریع
 خرق اجماع برین قول جدید
 مصطفی و خدیج سوره الادب
 انهم یخلفونکم یوم القنادر
 هیچ می بینید در ارض و سما
 کس عدلش نیست با خدا عظیم
 لاجرم آن روز زین قول و نیم
 سعادت کرد پیش کسریا
 سرتا آنا ظلمنا جسم کن
 رحم کن بر ما بلان جسم ای دو
 عذر ما در حشر باشد نا پذیر
 باخته هوش و حواس در سنا
 زنده بود باخته افلاکیان

نوبت ایام ایام ایام
 تا ابد گشت شرح این سخن
 علمه شیخ غیب از غفلت
 ملبس غیبی سرورش راز دان
 بس کن و بهوده و شامی کن
 راز بر قلب شان نشوریت
 قفل بر در جعفرش بسته اند
 روز آخر گشت و باقی انیکلام
 رازدار روز که گنجا بود
 مستحق بزی همه سلام
 متمنع بالذات دیگر ای رفیق
 الله الهی جویان عب
 اینقدر این شد باز کرد
 روز محشر چون خطابید و شمر
 مثل و شبه ما بنما مصطفی
 آنچنان کا در ازل نادر و اح
 قوبه ما ظاهر کنسید از ترس و حیر
 کا بحد افضل او غافلیم
 ما بلان گفته بودیم این سخن
 نفس ما از غایت ما در بلا
 تار یا بر خوان الم بات اندیز
 و امید قمار باشد و غضب
 رنگه ایچره بریده خاکیمان

دو گروہ باشند سعود و لیکم شور نفسی بر زبان اویسا اعتراف جرم و توبہ ای ایب هم بر لب الیک دوزخ افت ناج شکست گوی بر بند گاه بالغرض آمد بخیل خام اندین فن هر که استادی بو شقه مغرولی از پیغمبر سے از نبوت و ذرول جبرئیل سوح عمان شرح نسرین بون الغرض سیاه و ش و حاضره لیک راه مخلصی کم چستند جند اسر و عیان و دانیان قرن پایش از وجودش درجی او فتادواز ملالت درجی بر دعا کن خستام ایر بیان ای خدای مهربان مولای من حائیم الاحسان شہ بندہ نوا ای که نامت راحت جان و دم صبر و جان من خدای نام تو الصداء زمین طرعت جرم خطا خیر و انیم شہ از گھر ہی از طیفیل ان مراط مستقیم	کل فرق کان کا لظود العظیم بر لب آمد نام آن روز سیاه در حسین روز سیه ناخبریب شان یکجا سے زمان گیر و جا که خطاب غایت می دند نونیازان کت با مضطر که بچندین قلبها قانع شو که فداحت کن که رشتہ از طبع نقد ما بودست ارشاد البقیل آهوی چین است مقصود از ما صد تمپیدین کردین قوم عجا من خدای علم آن کینا شوم جند از ب من و مو لکس احوالنگر که انبان چون زدند پے نروند از عمی سوئی را نال کن مہر و فح این فساد ای اسیر غلوت شہای من ای بایوت نال مرغ سحر ای که فضل تو کفیل مشکلم ما خطا آرم و تو بخشش کنی الصداء از انطسہ فدا جرم خطا تو فرستادی بیمار و شکیب تو سے اسلام روده اسے کریم	رب سلم التجا ہے امیسا سوی بر تن خاستم یارب سیاه کین جہولان از طبع دور باد بچو پاسے سوختہ نام و قر گاه بالذات ست کن ختم ای ہام انجینین گرد و مددا انقلاب سیر سداوی بجز غرضی بنے بر ہدایت حسب عذر من فح منعی شمس ست برگ نستر رجا بایل المہرجا چند دور کوی جبل ایشافند جند و اناسے ملاز مکتتم گردا میاسے برین نقشہ گری مہر تو امثال از کھنہ نژند تا بکے گوئی دلا از این دکان از تہ دل دوزخ و القت ای کریم کار ساز بے نیاز ای که ذکر ت مہر زخم جگر ہر دو عالم بندہ اگر ام تو نعرہ اسے غصہ و ریسہ زہر را خواہیسم و تو شکر دہی سکندہ نابا با حکامت خطا بہر سلا سے ہر لایق تنہا
---	--	--

یکمه و صد داغ فریاد ای خد
 یحرم روان تر بت ای بی نیل
 به شورش خنده طاعت کینان
 به جویب پاک عشق نام را و
 از تو پذیرفتن ز کار کن عا
 بلکه کار نیست اجابت ای محمد
 فغسل تو دل داد ای رب و دو
 یحیی که بر رب کرد عهد استمان
 حسنا السدر بنای نعم الومیل
 آخسانه مسک گویند بلعین

ای خدا بهر جناب مصطفی
 مردمان دفعه اسب و ایش ان نماز
 بهر اشک گرم دران او گما
 بهر خون پاک مردان جساد
 ای سچ می آید ز دست عاجزان
 دین و عا بهر محض توفیق بود
 ذره بر روسته خاک افتاده بود
 اوست بس از ملاقوستان
 چون بدین پایه رساند منو
 ز انکه مشک است انکلام مستبدین
 ختم شد و الحمد اعلم بالصواب

چار یار پاک قال با مصفا
 بهر آب گرم تر در استان
 کهر آه سر و سجده ان نیل
 پر کن از نقد تسی دامان ما
 خرد عا بهر شیب استخوان
 ماک بودیم ده عانی ما چینه
 آفتاب آه در روشن نمود
 کیست مولای به از یسیریل
 بهر شمس بر کلام مولو
 چون نشاد از روزن مل افتاب



تہذیب و جمال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس وقت ایک مضمون تیار کیا اور کتابت ہو جاوے گی یہاں کیا بیان کیا حضرات و بابہ کی جہاں
 اور عادات شائستہ و خصال اہل کتبہ میں ہر خوبی و فضیلت میں شائق ہیں و ایسی ہی فطرت اور
 اتباع سنت و نہایت دیانت میں طاق ہیں فطرطوب کی کیفیت سنی تہذیب میں معلوم تہذیب میں کو مقہوم
 تھا کہ تہذیب میں ان حضرات کی جناب رسالت علیہ الصلوٰۃ والسلام کی توحید میں مصروف ہیں ہر فرد و شہر
 انکھا امانت انبیاء و اولیاء میں شغوف ہیں ایسی کوئی بات نہیں جس میں تحقیر کے کلمات نکلن مگر یہ خیانتی
 تہذیب کہ تہذیب میں نہایت کو بہو بخائی عظیم خدا کے عزیز میں کو معاذ اللہ بعض ناخبر سمجھا ہوا ہو کہ
 محمد قاسم صاحب اس گمان کو دفع کر دیا شائبہ تعظیم کا احتمال کہ ان لوگوں کی نسبت تہذیب کو دیا
 ہر چیز غیر حشمت اثر تہذیب شہرت کو بہو بخائی تہذیب مگر اوکھا جبہ و دستار ہو گا و رہا تہذیب تہذیب
 نہ ہوئی تہذیب جب مولوی عالم علی صاحب فی تقدیر فرمائی طبیعت ظن جہڑا یقین پرانی
 حضرت فی اکبار ملو آباد میں و عطا فرمایا آیات مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اثر ادا و خضایا
 بخدا دل کا نیا جاتا ہی اللہ کا غضب یاد آتا ہے کہ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے کلمہ گوئی اس
 جناب پاک میں کیا کیا کسی سید الاولین کا خطاب دیا کسی لیلو نکاسر دار تہذیب کے حق میں
 یہ کلمہ زبان پر لایا وہ کون اللہ کا پیارا بنی ہمارا پیغمبروں کا پیشوا و جہان کا مقتدا عزت و الوکھا
 سترج صاحب اسرار و معراج جسکی خاطر قلبی آدم ہوئی بنائے و عالم عوئی بنایا اسکو و عا کو خدا
 او سکا رضا جو بھی چاہیے کہ ایسی بات نہ ہو نہ پاوی جس میں جیسے ول ناگزیر پریل آدم خاتم النبیین
 سرور و سروران باغ عزت کا سرور و روان یاد شاہ انس و جان شائع محشر صاحب کو فرمود محمد مصطفیٰ
 احمد تقی صلی اللہ علیہ وسلم و شرف و مجد و عظم اللہ ان آسمان کیوں نہ بٹ گیا عرش کیوں نہ کمان و ٹھکانا
 پیار کیوں نہ ٹھیکے ہو گئی تہذیب کیوں نہ ٹوٹ پڑی قیامت کیوں نہ گئی نفع حد میں کہ ہر کسی کی تہذیب
 فرمان تہذیب و عمل کے کہ تو نے ہر مقام کا ایک وقت مقرر فرمایا تو یہ یقیناً اللہ اس وقت اللہ
 کو اس کا کام کرے تہذیب اس پر نیا طہرہ سننے جب علما نے اون کی تہذیب فرمائی

اور اس کلمہ ناشائستہ پر سخت وارو کر دینا ہی جو بے سید الاذنین سے سید العباد میں مقصود ہے
کہ جس نے ذلت مقصود عبادت میں موجودی اعلیٰ تو اس مقام میں تاویل ہی کو نہ سنبھالے یہ تو صدر
کتاب میں گوش گزیدہ ہو چکا ہے دوم عبادت مستلزم تدلل ہی نہ لازم ذلت اور فرقی ذلت و تدلل
میں بالبدست سبحان اللہ جو غیر دونوں جہان میں موجب غرت ہو و ہر مستلزم ذلت ہر چہ عبادتی
صاحب تو خاتم النبیین سے خاتم الہادین مراد لیا عقل و دانش کا مرتبہ انہما کو پہنچا دیا یہاں
نفراتی تو بڑے بہانی کیسے کہلاتی اتباع سنت کا یہ حال ہے کہ قبل ایجاد اس عقیدہ کے
ماں تو یہاں جب ہی ایک عالم نافرمان تھا اقتدا کرنے کی سکیو یہ انقباض تھا عید گاہ جائیگی نہایت
ترغیب و دلالت خود عبادتی اور دلوں کو بھارتے کہ نذر عید شہر کے باہر رہنا مسنون ہو جب اہر غیر ممنون
جب اس عقیدہ کا اظہار ہوا اور لوگوں کو ملو او کیے اقتدا سے انکار ہوا وہ سنت نرسہی اس پر سنت کی
حاجت نرسہی شہری میں نماز ادا کیجاتی ہی لوگوں کو عید گاہ نہ جانے کی ترغیب دینا ہی ہے جو کہ نامائے
غبار و رتہ اتباع و امجد بھارتے ہیں جس طرح بن پڑتا ہی لوگ عید گاہ سے روکے جاتے ہیں ایک تو
ترک سنت خیر الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام دوسرے تفریق جماعت تیسرے سنت سے باز نہ ہونا
نروچ و عت بہت سی ثواب کافی میں اسی پر اتقیا ہی زمانے سے گئے جاتے ہیں سبحان اللہ الحمد
للہ ہو ا و کان کھڑا فرحاً اتباع سنت اسی کا نام ہی کہ سنت ہی فرحت و اور سکاء قابل کیجی و دوسرے
برعنی خطاب و تہنیکے خیر الامت تو سلامت رہی گو ترک سنت و تفریق جماعت و منع خیری ہی نہ ہی
لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم نہایت و پاست کی کیفیت سنی ضیاء و زہر ہونے کے لکھنا اور
جاوہر سے ایک سولی حضرت فاضل بریلوی کج خدمت میں آیا و ہمیں تقویۃ الایمان کی دو باتیں
دیگی جانب نسبت کر کے استفسار تھا کہ جو شخص ایسا کہے کیا ہے اور حکم اوسکا کیا ہے
افضل الامثال والاقران مولوی احمد رضا خان صاحب سلمہ اندر العلیٰ خلت الرشید
حضرت فاضل بریلوی نے جواب تحریر فرمایا یہ ترشیع بلوغ کی اور مغولات کو کلمات
کفر سے شہر ایام مولوی محمد کھنجر علیہما نصاحب و مولوی نور البنی صاحب وغیرہما علمائے
تقدیق فرمائی اور دھوکے بدلائل ساطعہ و برہین قاطعہ ثابت کر دیا تھا تا تو ہی صاحب
ہو کیچہ دین پڑا چار صبح الجواب کی شہرانی نقل استغنا ذیل کتاب میں درج کیجاتی ہے

لاحظہ ناظرین کے ایسی کہی جاتی ہے ابھی بجای زید مولوی سمیٹ لکھنؤ ال کجی بھینہ سی الفنا زید کردہ
 یا اسے ہی برائے بدتر تفسیر الایمان میں لکھا دیکھ عذرات لاطاف و نایبات باطل کے اندر کھینچ کر
 بقا لہ جناب صفا علیہ السلام مولوی اسماعیل کی حمایت جیسا برتاؤ جو جاننے کے خدا باز و بدیہ پارتے
 انکا کیا بکا لہ ہے کہ جب اسکی زبان سے وہی الفاظ نکلیں زہر گھل جائے ادا نام لفظانہ ختم
 الصناغہ فرامین تو انکلمن مذہبون نایبات رکنیکہ کا دروازہ کھل جائے غیر وہ لاکھ مذکرین کیا
 ہوتا ہے ع خوشین کردہ راجا جے نیت یا قول عقلا ہے اس تقریر سے یوں امر قناب نیروز
 کی طرح روشن ہو گئے ہر مقلد نفع کر نزدیک برین ہو گئے انکا لکھ حضرت ابی مقالات
 مولوی اسماعیل کو کلمات کفریہ سے جانتے ہیں یا انہما و ثمنین امام مجتہد اور ان کے کلام کو
 معاذ اللہ مثل قرآن حدیث مانتے ہیں اگر تفسیر الایمان مضمین دیکھی تو اس پر بیان بالعبت
 کے کیا معنی اور اگر دیکھی ہے تو اس فتویٰ پر چمن او سے از پنج برکنہ کردیا مہر کیسی دوم لکھ
 و محبت جناب رسالت علیہ الصلوٰۃ و التحیۃ ان حضرت کر و لون میں اس قدر ہے کہ مقابلہ مولو
 اسماعیل اس جناب سے کچھ غرض نہیں انکی حمایت جیسا برتاؤ ہے سو ہم انکا انصاف بنی نہایت ہے
 دیانت بدرجہ حمایت ہے اور نہیں کلمات کی وجہ سے زیر پر بیان بشدہ مدعا عرض ہوا اور مولوی
 اسماعیل کلام آجائے تو تاویلین ہونے لگیں یا جواب سے اعراض ہوا امتحان کی کیا حاجت ہے
 عیان کو بیان کی کیا ضرورت ہے یہ سب واقعہ گذر ہی جو چکا مولوی غلام امام شہید کے بعض کلمات
 بیان کا کہ سے کہ او نہوں نے اپنے زعم میں براہ مدح کہی تھی سوال ہوا دکان ان حضرات کی طرف
 دیکھی کسی بلند پروازان دکھاتے ہیں سب راہین مسدود فرماتے ہیں کوئی تاویل سنی نہایت دیکھی
 کفر کا حکم لگایا جاتا ہے بے تامل قبل کا سختی شیر آیا ہے مولوی رشید احمد لکھنؤی کہتے ہیں ان
 الفاظ کا بولنا اگرچہ معنی حقیقی خرا نہوں گستاخی اور اذیت اور اذیت خدا و رسول سے خالی
 نہیں اور وہ کفر ہے قال فی الشفاء و النکان الفاظ غیر فاصد لکھنؤ و لکنہ تکلم بکلمۃ الکفر سن
 اذافانہ مانا ایچوز علیہ تحکمہ القتل دون تلعمثم ان کلمات کفریہ کے کہنے والے کو اگر تو یہ نہ کرے
 قتل کیا اگر مقدور ہو تو ضرور سے ورنہ ترک سلام وغیرہ مرتد بن کا سامنا طو ادن کی کو سے
 لکھ رشید احمد لکھنؤی عفی عنہ اجاد و من افاد

محمد عقیل الرحمن
 علی شہید

اصحاب التحقیق

محمد احسن

دیکھیے اسی تحریر پر نا تو ہی صاحب فیہی مہر کی اور ادسی کے قریب حاجی محمد ناسم صاحب نے تقریر کی
 جب انی جناب رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم کو سید الاولین کہا تا اولین ہونی لکھیں مراد وہ صوفی تفسیریں
 ہونی لکھیں اب وہ حکم علی الاطلاق کہ ہر گناہ دین کا راستہ کسی کہول یا داغی ان حضرات کو خدا و رسول
 کجہ کام نہیں تا کم کو دل میں ملاوت اسلام نہیں وہ جو شہ و خروش ہی محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 کی وجہ سے نہ تھا بلکہ مولوی غلام امام شہید اسماعیلی نے یہ مانی تھے لہذا عظیم غضب سے کام لیا جب
 اپنی زینت آلی صفات پر بیٹھے خدا بانی نے کیا کچھ کہنے لگو اب نہ ادب نہ تعظیم حضرت سے
 نہ حمایت و معیت ملت ہے اِنَّ اللّٰهَ وَاَنَا اللّٰہُ وَاَحِبُّوْنَ لِقُلِّ شَفَقَیْ نَدِکُوْرِیْہِے
 یسبحہ اللہ الرحمن الرحیم کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص رسول اللہ
 صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم بڑے بہائی کے برابر جانے اور کہو کہ ہم میں اور آپ میں فرق ہی ہے
 کہ اللہ نے آپ کو بزرگی بخشی آپ بڑے بہائی ہوتے ہیں اکی اطاعت کا حکم دیا ہم چوتھے
 بہائی ہوتے اور کہو کہ اب کی طرح و ستائش بقدر چاہیے کہ جہد رہم آپس میں ایک دوسرے کی
 کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی کم اور اس جہاں کو جو قرآن مجید لانے کے ایک چر پس ہی تشبیہ و
 جو فرمان شاہی رہا یا اس لایا ایسا شخص کافر یا مبتدع ہے یا نہیں اور ان سب باتوں میں حضرت
 رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور آپ کی شان کی تحقیر نہ ہوتی یا نہیں اور آپ کی توہین و تحقیر کرنا
 کا کیا حکم ہے اور نماز اذ سکے پیچھے جائز ہے یا نہیں اور اذ سکے جنازے کی نماز پڑھنا
 یا نہیں اور جو کلمات جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقام تواضع میں فرماتے ہیں
 مثلاً فرمایا مجھے یونس سے افضل مت کہو یا ایک شخص سے جو صورت اہل و عیال کے سبب بیت
 حق کا اپنے لگا تھا ارشاد ہوا خوف کہ میں تو ایک قرشیہ عورت قدیدہ خوار کا بیٹا ہوں اور اسی
 قسم کے کلمات اپنے ظاہر پر محمول ہیں یا وہ نہیں کلمات تواضع تصور کیا جاوے گا اور جو شخص
 انہیں کلمات شریفہ سے سزا لاکر یہ کہے کہ آپ یونس علیہ السلام سے کچھ افضل نہ تھے یا
 آپ سے خوف کا ہے کا آپ تو ایک قرشیہ عورت سو کہا گوشت کہانی والی کی بیٹی تھو اور اس
 مثل اور باتیں بیان کرے وہ شخص کافر ہے یا بدعتی یا مسلمان صحیح العقیدہ اور یہ
 کہنا اور سنا توہین و تحقیر شان جناب رسالت اب صلی اللہ علیہ وسلم ہو گا یا نہیں نیز جو

الجہاں

باب اور پادشاہ کی تعظیم کرو اس جناب کی تعظیم سے کچھ نسبت نہیں اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے لَا تَحْمِلُوا دُعَاءَ الرُّسُلِ بَيْنَكُمْ كَدُعَاءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا اور ارشاد
ہوتا ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَقْذِفُوا بَيْنَ يَدَيِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَأَقْبِلُوا
اللَّهُ ط إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ اور لایہا الذین آمنوا لا ترقفوا أصواتکم
فوق صوت النبی ولا تجھروا بالقرآن لعل بعضکم لبعض ان
تخطأ أعمالکم وانکم لا تشعرون بعد ان الذین ینادونک
عن ویراء الحجاب الذھم لا یعقلون ولو انھم صبروا
حتی تخرج الیھم لکان خیر الھم واللہ غفور رحیم
اخرج الامام البخاری نے صحیحہ قال حدثنا سعد قال حدثنا یحیی عن شعبۃ قال قال
نصیب بن عبد الرحمن عن جعفر بن عامر عن ابی سعید بن المصلی قال کنت اصلی فی المسجد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم اجب فقلت یا رسول اللہ انک انت اصلی فقال اللہ تعالیٰ
اَسْتَجِیْبُوا لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ اِذَا دَعَا لِمَا خُذْتُ وَحْشِیَ التَّزْدِیُّ عَنِ النَّاسِ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج علی اصحابہ من المهاجرین والانصار
وہم جلوس و فیہم ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما فلا یرفع احد منھم الیہ لیسر الا ابوبکر
وعمر زمانہما کانما یظن ان الیہ ینظر الیہما یتیمن الیہ یتیمن الیہما اور شفای
قاضی عیاض میں کہ جناب شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما بعد نزول کرمہ یأیہا الذین
أَمْنُوا لَا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَ کُمْ الْاِیَّکَ جَنَابِ کَے حضور میں اسطرح کلام کرتے
جیسے سرگوشی کرتے ہیں اور اوسے میں اسامہ بن مہرک سے روایت ہے کہ میں
آپ کی خدمت میں آیا اور آپ کے یا اگر دبیٹے تھے گویا اونکے سروں پر بڑے
ہین اور حضرت عمرو بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب سال حدیبیہ قریش نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا اور انھوں نے اصحاب کو تعظیم
آپ کر سامنے دیکھی کہ آپ کے آب وضو پر دوڑ پڑتے ہیں گویا کٹ مر رہے اور

آپ جب ہنوکھتے یا ناک صاف کرتے ہیں اپنے ہاتھوں پر لیتے ہیں اور جب آپ ہاتھیں
 کچھ کم کرتے ہیں تو تعمیل ارشاد پر وہ دھڑ پر پڑتے ہیں اور جب آپ کلام کرتے ہیں
 اپنی آواز میں آپ کی حضور رزم کر لیتے ہیں اور جناب کمطرت تیر نظر سے ہنسن دیکھتے
 بوجہ نظم کے توجہ عروہ قریش کمطرت بوٹ کر گئے کہا امی گردہ قریش میں
 کسری و قیس و نجاشی کے پاس اونکے ملکوں میں گیا خدا کی قسم میں نے کسی بادشاہ
 کو نہ دیکھا اور سکی قوم میں مثل محمد کے اونکے اصحاب میں صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت
 براہ بن مالزب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں چاہتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 سے کوئی آخر دریافت کروں سوا دس مین برسوں تاخیر کرتا تھا بوجہ انکی ہیبت کے +
 ابوابہم بھیجی کہتے ہیں ہر مسلمان پر کہ آپ کا ذکر شریف کرے یا سنے خشوع و خضوع
 و توقیر و سکون اور آپ سے ہیبت اور آپکا اجل و ادب جس طرح آپ کی زندگی میں کرتا
 واجب ہے قاضی عیاض ابو الفضل رحمہ فرماتے ہیں سلف صالح اور ائمہ با فضیل
 قتالے عنہم سلم معین کی بھی سیرت تھی امام مالک رحمہ جب آپکا ذکر شریف کرتے
 رنگ اور نگاہ بدل جاتا اور پیٹھ اونکی جبک جاتی اور جب کوئی حدیث دریافت کرنے
 آتا غسل کرتے اور خوشبو لگاتے اور نئے کپڑے عمدہ پہنتے اور عامہ بانہرستے
 اور تخت پر بیٹھتے اور خود سلگاتے اور نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ حدیث بیان
 فرماتے ایک روز حدیث بیان کرتے تھے سولہ بار چھپنے ڈنک مارا رنگ زرد
 ہو گیا مگر حدیث قطع نہ کی اور فرمایا انا صبرت اعلالا حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 محمد بن منکدر وقت تھریٹ کے اس قدر روئے کہ لوگ اوپر جم کرتے اور ابو جعفر
 کارنگ بول جاتا میں سب بیٹھے تھے کینی حدیث پوچھی اور شہ بیٹھے اور لیٹ کر حدیث
 بیان کرنا کر وہ سب جھانپتا وہ با وضو تھریٹ مستحب جاتے آج عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما
 نے پیڑ پر بیٹھنے کی جگہ حضرت کی مانند سے مس کی پیر اپنے منہ پر ماتہ رکھا ان کے
 سوا صحبت حالات و ادب اکابر دین اور ائمہ و علمای ملت سے شفاعی قاضی عیاض
 وغیرہ کتب معتبرہ میں منقول ہیں باوجود اسکے جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم

بڑے بہائی کی تعظیم کے برابر جانتا ہے قرآن و حدیث و سیرت صحابہ و تابعین و مشائخ و علماء بن
سے جاہل اور عظمت مقام سید الانام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حقیقت نبوت و رسالت اور
اوسکے حقوق سے غافل ہے کیا اس قدر بھی نہیں جانتا کہ اگر باپ یا پادشاہ یا مہدی یا جانشین
حکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کریں تو مافرائی اوسکی اور اطاعت حکم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی فرض ہے اور استدلال اوسکے مقتداؤں کا لفظ اگر مواخا کم سے محض جہاں اگر
پادشاہ تو امتناعی رعیت سے کہو تم سب میری بہائی ہو تو کہو کہ تی عینی پادشاہ کہو یا مقتدا کہہ سکتا
یا لگہ سکتا ہی آیا صحابہ کرام کہ مخاطب اس کلام کے تھے انکو بہا نہیں صاحب کہا کرتے تھے عاشق و کمال اکثر
اوقات فدک ابی و امی اور اسیر طرکے کلمات جس آپ مین اور مان باپ مین بدین آسمان کا
فرق غائب کہتے ایک صحابی نے اپنی ایک طرف اس جرم پر کہ حضرت کو جناب مین ایک کلمہ صحیح
کہا تھا قتل کر ڈالا اور جناب صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پر اعتراض فرمایا کہ اے نبی اللہ
الشفاء عن ابن قانع علاؤ الدین و ازواجہ اقصاھم غلبی تو قرآن عزیز مین دار و پیر لوگ سرگرم
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہوٹے بہائی کس طرح بن بیٹھی خود پروردگار تقدس تعالیٰ کے طرے صحر
اچکا ادب لوگوں کو سکھاتا ہے اور فرماتا ہی ہمارے رسول کو یوں نہ بکارو جیسے آپسین ایک
دوسرے کو بکارتے یہاں اور ان کے ساتھ چلا کر بات نہ کرو جیسے باہم کہتے ہو ایسا نہ ہو ہمارے
عمل خطا ہو جائیں یہ لوگ کہتے ہیں کہ اوسکی بڑے بہائی کی ہی تعظیم چاہیے بات مسرکہ و احادیث
صحیحہ و سیرت صحابہ و تابعین دائرہ و علماء سے دین سے انکے سب ذکر اور اس شمس کے
الفاظ کو گو کہ یہی ہی موقع پر وارد ہا جو بہ معارضہ قرآن و حدیث کے متردک
الطہار واجب التاویل مہول دارا اعتقاد و عمل ٹھہرانا سورہ عقیدت
و خدا باطن کی علامت ہے اور جو شخص حدیث لا انفصلو نے علی یونس بن علی
اور انجیل و نسطور سے اور فدک ابراہیم وغیرہ احادیث سے کہ مٹول یا
تواضع پر محمول مین آئی فضیلت مین کلام کرے کہ کتب عقائد مین مصرح ہے
اور باتفاق علماء سے محققین بلکہ ایک قول پر یا جمہل است ثابت مخالف عقیدہ
اہل سنت و جماعت ہی اور جو جناب کی نسبت یہ کلمہ کہو کہ انجیل خود کی کچھ اپادشاہ یا ایک مشیر

سو کما گوشت کھانے والے کو بیٹے متوے اوب و گستاخ ہی یہ کلام انات پر دلالت کرتا ہے
 اور یہ قدر کہ جناب نے اپنی نسبت فرمایا مقبول نہیں کہ علما از الصواب تواضع میں نہ کر لیا اور جوابات
 آپ براہ تواضع فرماوین دوسرے کو انکی نسبت کما جائز نہیں ہوتا اور شاہ گرامر و قائل اس قول سے
 کہا کہی مع محتاش اسقدر چاہیے جسقدر ہم السیدین ایک دوسرے کی کرتے ہیں بلکہ اس سے بھی کم ہے
 کہ تشریح معاد اور تعداد و محاسن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ چاہیے حالانکہ پروردگار عالم فرماتا ہے
 میں طرح طرح سے پی حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مع و ثنا کی اور معاد و محاسن آپ کی بیان فرماتے صحابہ
 تابعین تکثیر مع شریف اور ائمہ محدثین اوس جتنے کہ جمع فضائل اور نشر کمالات و خصائص میں اتمام
 بلیغ فرماتے رہی حدیث و سیر کی کتابوں میں و ہزار نامعجزات و خصائص و کمالات انکی تذکرو اور انکی
 احوال شریفہ اور اوصاف کریمہ کے بیان میں ابواب موضوع صدائے نبی خاص انکی حالات و
 فضائل و کمالات میں تصنیف ہو سکتی اور ایمان میں جو ن محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
 کامل نہیں ہوتا اودہ تکثیر ذکر محبوب کو مستلزم تو تکثیر مع و ستائش و دلیل کمال ایمان اور اسیر
 محبتی ضیعت ایمان کی علامت ہی اور یہ بات کہ انکی مع و ستائش اوس سے بھی کم چاہیے جسقدر
 ہم السیدین ایک دوسرے کی کرتے ہیں مرض تعلیمی فساد باطن کی دلیل بلکہ اوس جناب کی توہین
 و تحقیر ہی نہ وہ بالبدن و دلک باقی رہا یہ امر کہ جناب کو لوبہ قرآن شریف لاف کے چیرا سی سے
 جو فرمان شاہی رعایا یا اس لایا تشبیہ و تالکسا ہی سوچی و بھول نمبر نہ منسوب بلکہ خلیفہ محمدی جسکی
 اطاعت و فرمانبرداری رعایا پر فرض ہوتی ہے اور اوس کے احکام اور نفاذ اودہ فرمان
 جہا و سکے ساتھ ہوتا ہے بمنزلہ فرمان تقرر اور دستور العمل کے ہو کہ وہ واسطہ اجرا اور تعمیل کے لایا
 اون احکام کے متعین ہو کر آتا ہے چیرا سی کے کام کو اس منصب عمدہ کی کسبت خصوصاً منصب
 آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ جو تمام مہربان بارگاہ احدیت کو سر دار اور شفاعت گہری اور وسیلہ
 اور مقام محمد و غیرہ ائمہ اصحاب عالمیہ و مراتب رفیعہ سے سرفراز ہیں اہل زمین و آسمان
 سے کوئی شخص اون کے درشتہ کو نہیں پہونچتا ایسی ذات جامعہ انکمالات
 کو جسے پادشاہ و ممالک کا وزیر اعظم ہم صفت لائق و عجب بمنزلہ ایک
 چیرا سی کے ہر انا اور چیرا سی کے ہر

کہ زمان شاہی رعایا پاس لایا تشبیہ دینا صریح تنقیص و تحقیر شان ہے ہر اگر یہ کلمہ قائل سے
بعضہ تنقیص و تحقیر جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم و جمعہ بن سسر و ہوا جب کہ سوال
سے ظاہر اور کثرت وقوع ایسی باتوں کا جو آپ کے مرتبہ عظمیٰ اور منصب رفیع کے خلاف
ہیں اور جسے جث باطن و فناء و نیست اور عیا کی و گستاخی پر قرینہ ہے والدہ اعلم بحقیقہ احوال
تو اس کے کفر میں کلام نہیں اور حکم اس کا یا اتفاق علماء حکم مرتد کا ہے مگر مسئلہ توبہ میں کہ
ایسی شخص کے قبول توبہ قضاء و امین آئمہ مختلف ہیں فاضل جلی کہتے ہیں قد تمت الامتہ
صلی اللہ استخفاف البینہ صلی اللہ علیہ وسلم و بائیں بی کان من الانبیاء علیہ السلام کفر و توبہ
فاحمل فلک استحقاقہ ام فعلہ مستحقہ و نہیں برہ العلماء خلاف فی فلک و الذین قتلوا بالاخراج
قیمہ فی تعاقبہ لکثرت من ان خصیوہم امام الحرمین و غیرہ قاضی ابوالفضل شافعی ان کے کفر و
قتل پر جامع نقل فرماتے اور محدثین بخون سے روایت کرتے ہیں جامع العلماء ان شاکلہ لنبی
صلی اللہ علیہ وسلم المتفحص نو کا فرد الوحید جابر علیہ تعذیب اللہ و حکم عند الامتہ القتل و مر شاک
بے کفر و مذہب فقہ کفر اسی کتاب میں ہے تو قال ابن القاسم فی العقبۃ من سیدنا و شہتہ
او عابہ او قصصہ فاقول و حکم عند الامتہ القتل کالزندق و قد فرض الحد و غیرہ ویرہ و انصاف
فید و منطلہ قال ابو حنیفہ و اصحابہ و الثوری و اہل الکوفہ و لا و داعی فی المسلم لکفرہ قال ابو حنیفہ
و الثوری مثلاً و لو لم یمن المسلم عن مالک و علی الطبری عن ابی حنیفہ و اصحابہ مثلاً فیمین تنقیص صلی اللہ
علیہ وسلم اور بری نہ او کہ نہ خطابی کہتے ہیں لا و علم احدہن المسلمین انہ قد قتلوا و جوب قتل اعدا
کان مسلماً شیفاً من ابن عباس سے نقل کیا اکتساب و اسنہ سوغیان ان من قصصہ لنبی صلی اللہ
علیہ وسلم باذی اللہ نقص سر ضا و مضر عار ان قتل قتل واجب اور حبیب بن ربیع قروی
سے نقل کرتے ہیں تہ جب مالک و اصحابہ ان من قال فیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام آئینہ
نقص قتل دون امتیاز بیان ملک کہ علماء نے ایسے شخص کی نسبت جو آئی جا و شریف کو
سیلا اوس جناب کو خیال و تہم ان لالاب یا غن حیدر یا رنگ ان کو سیاہ یا ناخن
انہ کس کو دہلے گئے قتل کا فتوہ دیا اور اس سے کافر کہا اور اوہیں شاک نہیں
کہ آپ کے منصب اور مرتبہ کو اس طرح گستاخانہ باتوں سے بھرا جاتا ہے ہر سے

جو بقصد تو میں نہیں تاہم حکم اولیٰ کا یہی قتل ہے مائل اور تکفیر مختص فیہ ہے فی الشفا
 حکم ہذا الوجہ حکم الاول القتل وول تعظم اول العذر اعم فی الکفر بالکمال ولا بدعو
 ذل اللسان ولا بشیء مما ذکرناه اذ کان عقلہ فی فطرۃ سلما الا ان الزلۃ وقلوبہ
 صلتہ بالایمان ویزد اسفۃ الاذنی علی ابن خاتم فی نقبۃ ان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
 علیہ وسلم الذی قدماء ویزد البیضا وعن محمد بن زید لا یغذر احمد بن محمد سے زل اللسان
 نے مثل ہذا واسفۃ ابو الحسن القاسمی نے من شتم البیضا علی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیسکو بقتل و فیہ
 البیضا قال صیب بن الزبیر لان ادعاء النقا ویل سنہ لفظ صراح لا یقبل لانه استہان
 و ہر غیر مغرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولا سوغتہ کہ فوجیب اباحتہ و بدو فیہ یغفر
 ویرل علی قتلہ من جہۃ النظر والاعتبار ان من سبہ او تنقصہ علیہ الصلوۃ وایہام
 نہ نظرت علامہ عرض قلیہ و برمان سور مطوبہ و کفرہ ولسنا ما حکم کہ کثیر
 من العلماء بالردۃ و سجد وایۃ الشاہین عن مالک رحمہ اللہ تعالیٰ والا وراعی
 و قول الثوری و ابی حنیفۃ و الکوفیین رحمہم اللہ تعالیٰ فی القول لا یغفرانہ
 و یسل علی الکفر تعقیب ہذا ان لم یحکم علیہ بالکفر الا ان یکن متماذیا علی قولہ غیر منکر لہ
 ولا قطع عنہ نہ کافر فاقبل علیہ لکنتہ من ولو قال شتم البیضا صلی اللہ علیہ وسلم
 شیعہ کفر عن بعض الشیخ رحمہم اللہ تعالیٰ و عند البعض لا الا اذا قال انک
 بطریق الایمانہ و لکن لہذا بالتصغیر تعظم لا یکفر فی قیادۃ الامام قاضی خان
 لو قال شتم البیضا صلی اللہ علیہ وسلم شیعہ فکفر عن ابی شخص الکبیر رحمہ اللہ تعالیٰ
 من عاب البیضا صلی اللہ علیہ وسلم بشعر من شعراتہ فقد کفر و ذکر فی الاصل
 ان شتم البیضا صلی اللہ علیہ وسلم کفر انتہی ہذا ما اعتنی بہ الفوائد
 الجواب بتوفیق اللہ للثلث الوہاب ولو شئنا لاطنبنا الکلام
 فیہ کل اطباب و اسہبنا المقال جل اصحاب و قیما ذکرنا
 کفایۃ لا ولی الا للباب واللہ الہادی الی سبیل الحق والصواب
 والیہ الا باب فی کل باب والیہ تعالیٰ المرجع والباب بہ

تَقْتِي وَالْبِهِ ضَابِ سِيَهْدِي اِنَّهُ عَنِ الْبِيَةِ اَنَابَ وَيَتُوبُ اَللهُ عَلٰى مَنْ
تَابَ حَرْجًا لَا نَزْعَ قُلُوبًا اَعْدَا اِذَا هُمَا وَهَبَ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ

رحمة الله عليك انت انت الوهاب
عبدك عبد الله احمد بن محمد بن محمد المصطفى
هذا هو الحق الصراح والصدق
الصراح والله القادر على الى

محمد اقصی علی خاں
امجد رضا خاں ولد مسعود

سَيَبْلُغُ الْحَاجَّ مُحَمَّدٌ عَلَى عَفْوِ عَمَّةٍ
الضَّرْحَ وَأَنَّ اللَّهَ الْعَاقِبُ إِلَى

صحیح الجواب
محمد احسن اہل سنت

اصدار المحمدية
مكتبة
١٩٤٠

محمد احسن

۱۳۹۴
میر تقی علی خان و کد

سيد محمود

محمد لا اله الا الله على

بیشک تعظیم جناب سرور کائنات علیہ وسلم کی اہم الحقیقت والصلوۃ کی اہم حقیقت کے
بعد سب سے زائد سے امانت اور استغناء ایک مومن کو کفر سے چھینا تو صاحب مہجور
نے سچ تفسیر قبول اللہ تعالیٰ ان تجزئہ انما الکفر کے لکھا ہے لان فی الکفر والزم
استغناء فاقدر کوئی اے الکفر محیط و لک اذ الصلوات علیہ وسلم الاکثرت وعدم
البرالۃ اسے محمد نور الدین عفی عنہ

محمد حسن

اس عقیدہ دار کے پیچھے نماز و رستہ نہیں اور نہ ہی کچھ فرما ہے نوحہ یا بدعت من و تک محمد مصطفیٰ
 هذا واحسن ما تحتم به الكلام حمد الملائكة والصلوة والسلام
 على سيد الانام واصحابه العظام وآله الكرام وتابعيه
 يوم القيام

کتبه محمد عباس مہوئی عفاۃ اللہ عنہ

اصلاح کلامی و ادبی از حضرت مولانا محمد علی قزوینی

بسم الله الرحمن الرحيم

تقریظ و قطعہ تاریخ طبع این کتاب مستطاب

خالق کینا و معبود بے ہمتا کالاکہ لاکہ شکر جسے انبیاء و مرسلین کو منصب ہدایت دیا اور
خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس امر و جمیع فضائل میں سب سے ممتاز کیا
علماء اہل سنت سے رہنمائی عباد کا کام لیا چراغ رشاد و ارشاد و ان کے ہاتھ میں دیا تاکہ
ارباب طاعت کو راہ و گمراہی میں سے کشن اور مفسدون کو پروانہ و ارطامین میں لاندہ آری توبہ
و فساد میں ایک نیا ایجاد ہو انہما مسئلہ شش مثل و ہفت غنم ایجاد ہو انہما اسٹی شمع غنی
ایک نور افشانی فرمائی اہل سعادت کو راہ راست و گمراہی لمحوہ کے سبقتہ و فساد و مہم میں شاد
نرمین حالت و فضائل بزرگ ماعنفہ شعلہ لہر جلادے یعنی کتاب بمثال قاطع عرق ضلال سہمی
تنبیہ اجمال الہام الباسط التعالیٰ مطبع و پوزیرا یعنی بھارستان کتب خانہ
چھپو گواہ کیا کہ کتاب طبع ہوتی ہی طالع ہوا کہ ظلمت فطال و اضلال و فتنہ مردہ زوال میں ہی رہی
قطعہ تاریخ طبع و خلاصہ فصیح النصحی شاعر عربی بہت متخلص و فی کا بر بلوی

کیا سالہ کی رحمت کا قابل کہیے	کیا قبائل کی جہنم میں بھی رہو اگر	مسنی و معنی کو نظر فرمات کہ بول
نقطہ ذہن کا یہ نہیں فصاحت کا	کیا بافت کی طرح بھانپنا خوش کیا	کیا عبارت کہ تقریر کا مظهر ہو
وہ جلالت کا امیر کہ یہ شہر زما	وہ جلالت کہ عدو ملک و جسم مگر	یا امی گلشن گلداغ و حنفی کہے
یہ آئینہ بمثل حسن سرور	کیا گلشن کہ غنم باغ خزان کہیں	کیا آئینہ کہ نور چھیا مرچ ہے مگر
ہر عقل طبع نے عجیب ہے اسرار و صفات	ہر ورق نور ہے کہ روشن غرض و مقصد	فکر تاریخ میں ہی طبع و کا گرشتہ
انہی میں مردہ کثرت دہی ملو آنا نظر	سجرت سورت و ہی حضرت باغ و فرا	دفع اس کے گنج منافع و کیے انہی سر
قطعہ تاریخ مجتہد قلم نشینی محمد انور	حیدر صاحب تہذیب و تمدن بلکہ سہولت	فصل طبع و تاریخ
گفتہ ناطق جواب مافوق بخش	کار و بین زمین قوام گرفت	سخنی کہ پند و روشن کرد
تکلیف انوش بود نام گرفت	طبع شہرچون کتاب سہل طبع	گفت تسلیم و تقاضا گرفت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصنف کو بدگوئی اور کسی عیب جوئی سے غرض نہیں نہ کیے معاملات دیوی اور اعمال و افعال کی کیا
 بری سے تعرض صرف وہ امور کہ مباحہ مذہبی اور بیان مسائل و متخالفہ دینی وغیرہ امور میں ہیں
 حضرات مخالفین سے واقع ہو جو بیان کئے کہ تعرض ایسی حفظ مذہب و دین کے لئے ضروری و نہی
 امر دین میں جو چاہو کرے دوسری تعرض نہ کریں علوم خود بخود اسکی بات مانیں گمراہ ہو جائیں تو
 تو ہمیشہ ایک نیا عقیدہ ایجاد ہو دین اسلام زقہ زقہ بڑا ہو سپر عوام کو بھوکا باکہ اس کتاب میں کیا
 مسلمانوں کی غیبت کی ہے محض نا انصافی کا مقصدی اور جس حالتیں خرابی اور برائی اور نا تو کوئی
 چر مخالفین سے واقع ہو ہیں اہل اسلام کے نزدیک بری بات اولیات سو ہو اور وقوع بتواتر و مشاہدہ
 ثابت اور اکثر امور کا ثبوت تحریری موجود جسے شک ہو دیکھ لے با انہم چون و چرا سر نہ زدن
 اور سفسطہ دیکھو حضرات مجتہدین وائمہ محدثین نے صرف اس غرض سے کہ کوئی شخص
 حدیث کو اس کے مرتب سے زیادہ نہ جان لے ضعیف کو حسن حسن کو صحیح نہ ان لے احوال
 رواۃ کی کس طرح تصحیح فرمائی کیسے کیسے احوال رجال ظاہر کئے کس کس کتاب کی نہ تصریح فرمائی
 حتی کہ علم حرج و تعدیل اہم علوم سے قرار پایا علم نے بلا خلاف احد سے اسکی خوبی پر
 اجماع فرمایا یہ کسی نے نہ کہا کہ اسمین مسلمانوں کی غیبت اور عیب چینی ہے بلکہ کشف حال
 ایسے لوگوں کا جنکی وجہ سے دین میں فساد ہو مسلمان دہوکا کھائیں جسے نزدیک امر دینی
 ہر غور کیجئے صرف تصحیح حدیث کے لئے یہ امور مہات سو سطرے یہاں تو اصلاح عقائد
 و دفع مکائد اس سے منوط اور حمایت حق و حیانت خلق حق باطل سے مربوط
 کہ لوگ جسو اپنے زعم میں منبع سنت صاحب تقوی و طہارت جانتے ہیں اسکی بات کو کسی
 ہی خلافات ہو حق مذہب و اعمال میں خواہ مخواہ متعبد اور صحیحہ مانتے ہیں کہ اس زمانہ میں
 دار اعتماد اعتقاد پر ہے ذہن سلیم و فہم ستقیم کہان کہ بات کو جانچو اور حق و باطل میں
 تمیز کرے اتبویہ پٹھری ہو زریا اور ایسا جوہر کہدو عین صواب ہو حقیقت کلام و یافت کرنا
 تو درکنار اسقدر بھی سمجھو والا کیا ہو کہ مذہب کے صلیح و فساد کو وضع ظاہری اور ریشہ کی
 درازی سے کیا علاقہ اصلاح صورت و بظاہر اتباع سنت و فساد باطن نہیں جانا بہت لاندہ

اور اسکی غیبت کی ہے محض نا انصافی کا مقصدی اور جس حالتیں خرابی اور برائی اور نا تو کوئی
 چر مخالفین سے واقع ہو ہیں اہل اسلام کے نزدیک بری بات اولیات سو ہو اور وقوع بتواتر و مشاہدہ
 ثابت اور اکثر امور کا ثبوت تحریری موجود جسے شک ہو دیکھ لے با انہم چون و چرا سر نہ زدن
 اور سفسطہ دیکھو حضرات مجتہدین وائمہ محدثین نے صرف اس غرض سے کہ کوئی شخص
 حدیث کو اس کے مرتب سے زیادہ نہ جان لے ضعیف کو حسن حسن کو صحیح نہ ان لے احوال
 رواۃ کی کس طرح تصحیح فرمائی کیسے کیسے احوال رجال ظاہر کئے کس کس کتاب کی نہ تصریح فرمائی
 حتی کہ علم حرج و تعدیل اہم علوم سے قرار پایا علم نے بلا خلاف احد سے اسکی خوبی پر
 اجماع فرمایا یہ کسی نے نہ کہا کہ اسمین مسلمانوں کی غیبت اور عیب چینی ہے بلکہ کشف حال
 ایسے لوگوں کا جنکی وجہ سے دین میں فساد ہو مسلمان دہوکا کھائیں جسے نزدیک امر دینی
 ہر غور کیجئے صرف تصحیح حدیث کے لئے یہ امور مہات سو سطرے یہاں تو اصلاح عقائد
 و دفع مکائد اس سے منوط اور حمایت حق و حیانت خلق حق باطل سے مربوط
 کہ لوگ جسو اپنے زعم میں منبع سنت صاحب تقوی و طہارت جانتے ہیں اسکی بات کو کسی
 ہی خلافات ہو حق مذہب و اعمال میں خواہ مخواہ متعبد اور صحیحہ مانتے ہیں کہ اس زمانہ میں
 دار اعتماد اعتقاد پر ہے ذہن سلیم و فہم ستقیم کہان کہ بات کو جانچو اور حق و باطل میں
 تمیز کرے اتبویہ پٹھری ہو زریا اور ایسا جوہر کہدو عین صواب ہو حقیقت کلام و یافت کرنا
 تو درکنار اسقدر بھی سمجھو والا کیا ہو کہ مذہب کے صلیح و فساد کو وضع ظاہری اور ریشہ کی
 درازی سے کیا علاقہ اصلاح صورت و بظاہر اتباع سنت و فساد باطن نہیں جانا بہت لاندہ

[illegible]

وَعُوْنَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ الْعَلِيِّ الْاَعْلٰى ۝

خلاصہ نامہ

صفحہ	سطر	نقطہ	صحیح	صفحہ	سطر	نقطہ	صحیح
۲	۳	۲	دمن بیتج	۳۳	۱	۱	دمن بیتج
۳	۵	۵	تقرر	۳۴	۶	۶	تقرر
۴	۷	۷	زید و عمر	۳۵	۱۵	۱۵	زید و عمر
۳	۶	۶	اسی	۳۶	۹	۹	اسی
۳	۱۰	۱۰	ختم باری	۳۷	۱۳	۱۳	ختم باری
۵	۲۳	۲۳	بیرون در	۳۸	۱۶	۱۶	بیرون در
۹	۱۲	۱۲	باہین	۳۸	۲	۲	باہین
۱۰	۳۰	۳۰	بڑی ہی	۳۹	۱۲	۱۲	بڑی ہی
۱۲	۱۶	۱۶	دیکر	۴۰	۷	۷	دیکر
۱۳	۲۱	۲۱	الزام	۴۱	۵	۵	الزام
۱۵	۱۳	۱۳	شاہ نظام الدین حسین	۴۲	۱۰	۱۰	شاہ نظام الدین حسین
۱۹	۳	۳	مقرر	۴۳	۱۵	۱۵	مقرر
۲۱	۱۳	۱۳	واہیات سے	۴۴	۱۹	۱۹	واہیات سے
۲۳	۱۶	۱۶	قلعہ قلعہ	۴۵	۲۲	۲۲	قلعہ قلعہ
۲۶	۱۲	۱۲	بسان	۴۶	۲۰	۲۰	بسان
۲۸	۳	۳	جناب	۴۷	۲۰	۲۰	جناب
۲۹	۵	۵	کلمہ مالک	۴۸	۲۱	۲۱	کلمہ مالک
۳۰	۵	۵	رحمتی کو	۴۹	۲۱	۲۱	رحمتی کو
۳۱	۱۳	۱۳	تکلف اللہ	۵۰	۱۶	۱۶	تکلف اللہ

صحیح	سطر	غلط	صحیح	سطر	غلط	صحیح
۶۰	۲۲	وجہ	وجہ	۹۸	۳	ابن حاتم
۶۳	۳	کریمہ	کریمہ	"	"	نفیر
۶۴	۲	لنج	لنج			
۶۶	۱۶	شرما کے	شرما کے			
۶۷	۲۰	بالغرض	بالغیر			
۶۸	۱	تغلیظ	تغلیظ			
۶۹	۲	گر	گر			
۷۰	۲۳	اوس کی	اوس کی			
۷۱	۱۳	زموطین	زموطین			
۷۲	۹	احراض	احراض			
۷۳	۱۳	کدام	کدام			
۷۴	۲۱	سے	سے			
۷۵	۱۱	خدا کے	خدا			
۷۶	۵	ایات	رملت			
۷۷	۸	اسن لدمی انستہ	اسن لدمی انستہ			
۷۸	۸	مشور	مشور			
۷۹	۵	مصرف	مصرف			
۸۰	۱۵	الزجاج	الزجاج			
۸۱	۱۵	باندہ ما	باندہ ما			
۹۱	۱	الفاظ مذکورہ	الفاظ			
۹۵	۲۲	اجماع	اجماع			
۹۷	۷	الاستخلافہ	الاستخفاف			